تبویب و تدوین
ادارۂ اخبار ملّی

ترکی سے اردو ترجمہ
ڈاکٹر خالد ظفر اللہ

مکتبہ اسلامیہ
بھوانہ بازار۔ فیصل آباد

جہاد

کے بارے

آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ

تبویب و تدوین
ادارہ اخبار ملّی

ترکی سے اردو ترجمہ
ڈاکٹر خالد ظفر اللہ

مکتبہ اسلامیہ بھوانہ بازار فیصل آباد

نام کتاب .... جہاد کے بارے آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ

تبویب وتدوین .... ادارہ اخبار ملی

مترجم .... ڈاکٹر خالد ظفر اللہ

طبع اول .... نومبر ۱۹۹۸ء

کمپوزنگ .... ابوالولید عسکری

کمپوزنگ سنٹر .... ارکان کمپوزنگ سنٹر، سمندری

قیمت ....

کراچی میں ملنے کا پتہ

مکتبہ نور حرم دکان نمبر 60

نعمان سنٹر، گلشن اقبال نمبر 5

کراچی نمبر 47

فون: 4965124

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۞ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۞

انتساب

فَمِنۡهُمۡ مَنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ

مجاہد افغانستان و شہید کشمیر

ابوطلحہ محمد سرور بھائیؒ

(چک 463 گ ب سمندری)

کی

خوش بخت و کامران روح کے نام

اے اللہ!

اپنے بھائی جیسی تابع سنت زندگی اور شہادت والی

افضل موت ہمارا مقدر ٹھہرا ۔۔!

آمین ثم آمین

فہرست

عرض مترجم

انسانی معاشرے میں طاقت واختیار کے اندھے استعمال کو روکنے کے لیے اللہ تعالی نے تا قیامت جہاد جاری رکھا ہے۔" وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ ......" کفر وشرک، فتنہ وفساد اور ظلم وستم کے خاتمہ تک لڑائی جاری رکھنے کے بارے فرمایا۔" وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ...... لیکن فتنہ پرور، برسر اقتدار، قوت واختیارات کے نشہ میں چور گمراہ قوموں نے مسلمانوں کو زیر دست رکھنے کے لیے جہاں دیگر بہت سے حربوں سے کام لیا، وہاں نظریہ جہاد مسخ کرنے کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔

جھوٹے نبی کھڑے کر کے جہاد منسوخ ہونے کے اعلان کروائے، خوب ڈھنڈورا پیٹا کہ جہاد دہشت گردی ہے، یا پہلے نفس کے خلاف "جہاد اکبر" کا مرحلہ طے ہونا چاہیے، غیر ممالک کی بجائے اپنے ملک کے طاغوت کے خلاف جہاد کیوں نہیں کیا جاتا، عین سو فیصدی خلیفہ ہو تو پھر ہی جہاد ہوگا، موجودہ دور میں جہادی گروپوں کی کوششیں جہاد نہیں بلکہ سرکاری افواج کی معاونت ہے۔ اور یہ کہ جہاد حکمرانوں کا فریضہ ہے خواہ دوسرے ممالک میں مظلوم مسلمان بیچارے چیختے چلاتے رہیں کہ "وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ......" لیکن جمہوری دور میں انگریز کی ہندر بانٹ کے نتیجے میں بارڈر سے ایک گز اندر مسلمان مرد عورتوں بچوں بوڑھوں پر جو قیامت ڈھائی جا سکتی ہے ڈھائی جاتی رہے، لیکن شریف شرفاء اور جمہوری قدروں وعلاقائی سرحدوں کے پابند ان کی مدد کے بارے سوچنا بھی اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں۔ درحقیقت ہماری مذکورہ بالا سوچیں اہل کفر کے کامیاب پراپیگنڈے کا نتیجہ ہیں اور قطعاً اسلامی سوچ کی آئینہ دار نہیں ہیں اسلامی سوچ میں تو خطہ ارضی پر کسی بھی جگہ نہ صرف

مسلمان بلکہ ہر انسان حتی کہ جانوروں پر ظلم برداشت کرنا روا نہیں۔ اس ظلم کو ختم کر کے وہاں اسم با مسمی مذہب اسلام کی سلامتی والی تعلیمات کا غلبہ اہم ترین مقصد ایمان و حیات ہے۔ قوموں کی زندگی میں اس سے بدتر کوئی دور نہیں ہوتا جبکہ وہ اپنے عقائد و نظریات سے ہی فرار کا سوچنا شروع کر دیں۔

بے شمار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ کے علاوہ دور حاضر میں غالب قوموں کا رویہ جہاد (عسکری برتری) کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہمارے سامنے نہیں لاتا، جس سے باعزت، پر سکون زندگی گزارنا ممکن ہو۔ آج امریکہ عسکری طاقت کے بل بوتے پر ساری دنیا پر حکمرانی کر رہا ہے یا خواب دیکھ رہا ہے جبکہ یہ سبق بلکہ فریضہ مسلمانوں پر صدیوں پہلے عائد کیا گیا تھا کیونکہ مسلمان کے ہاتھ میں طاقت، انسانیت کے لیے سلامتی کا پیغام لاتی ہے اور کفر کے ہاتھوں میں ہو تو سینکڑوں معصوم بچوں کے تڑپتے لاشے، ہزاروں عصمتوں کی پامالی، لاکھوں مردوں کی بدحالی، کروڑوں اربوں کی جائیدادوں کی ویرانی کی وحشتناک داستانوں کا سبب بنتی ہے۔ کیونکہ.......... **ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات**

غیر مسلم ذرائع ابلاغ بھی کشمیر، بوسنیا، کوسوو، چیچنیا، فلسطین میں خون مسلم کی ارزانی اور مذکورہ بالا حقائق کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اب دو ہی راستے سامنے ہیں قوم بنی اسرائیل کی طرح وقت کے فرعونوں کی غلامی اور اس کے نتیجے میں ملنے والی ذلت و رسوائی گوارا ہو یا پیغمبر بنی اسرائیل کی طرح وقت کے طاغوتوں سے ٹکرانے کا اعلان....!

آبرومندی اور نجات کا یہی دوسرا، پیغمبرانہ راستہ ہے۔

اس جوانمردی سے ادا ہونے والے فریضہ جہاد سے پست ہمت لوگوں کی طرح انکار، ایمان واسلام سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔ اس تفریط کی

طرح جہاد کے نام پر افراط بھی اسلام کے مزاج سے لگا نہیں کھاتا۔ بلا شبہ جہاد اسلام کی چوٹی (کوہان) ہے۔ لیکن اس چوٹی کے نیچے اسلام کی ساری عمارت بھی موجود ہے۔ جس میں اقامت صلوۃ سے لے کر بدر کے میدان میں سربسجود نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تعلق باللہ بھی ہے۔ اہم ترین فریضہ کی ادائیگی کی خوش فہمی میں بعض لوگ نہ صرف تعلق باللہ کو مضبوط رکھنے والے ذکر اذکار اور اس تعلق میں قرب پیدا کرنے والے نفل نوافل سے عملاً محروم رہتے ہیں، بلکہ فرض نمازوں کے وقت صف اول میں اکا دکا نظر آتے ہیں جبکہ باقی ہر مقام پر آگے آگے ہوتے ہیں۔ کیا اولین مجاہدین اسلام کا معاملہ ایسا ہی تھا؟ صحابہ کرامؓ اگر فرسان بالنہار تھے تو رھبان باللیل بھی ضرور تھے۔ لیکن تاریخ انسانی کا یہ بھی المیہ ہے کہ "لوگوں کی فکر کرنے والوں کو اپنی فکر کرنے کی فرصت ہی نہیں مل پاتی" **فیا للعجب**۔

• اصلاح عقیدہ اور تربیت نفس کے ساتھ معرکہ جہاد میں جان کی قربانی پر جنت کی یقینی امید ہوتی ہے اسی طرح اصلاح عقیدہ و تربیت نفس کے بغیر اس قربانی کے بالکل رائیگاں جانے میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ آج میدان جہاد میں قربان ہونے یا قربانی کے لیے بھیجنے والوں نے کبھی اس حوالے سے جانچ پرکھ کر کے میدان میں اتارنے کی پالیسی اپنائی ہے یا نہیں...... اگر نہیں تو ذرا غور کرنا چاہیے کہیں کسی کی جان کی بازی بھی اسے انعامات خداوندی سے محروم نہ رکھے۔ اصلاح احوال کی دعوت کو انکار پر محمول کرنا اہل ایمان و صاحب علم کا وطیرہ نہیں۔

- افراط کے حوالے سے اس پہلو پر بھی نظر ثانی کی ضرورت ہے کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک اہم ترین فریضہ جہاد اور اس کی تیاری ہے۔ لیکن یہ ایک فرض سارا اسلام نہیں جس کی بنا پر باقی سارا اسلام بالکل نظر انداز کر دیا

جائے۔ دیگر ...... فرقوں یا جماعتوں کی طرح اس بارے جزء کو کل سمجھنا بھی صحیح ہے یا نہیں، اس کا تو اہل علم ہی بہتر فیصلہ کریں گے لیکن جو حقیقت عیاں ہے کہ "انکار جہاد کی طرح سارا اسلام صرف جہاد ہے" بھی اعتدال کی سوچ نہیں۔

اسلام عقیدہ و عمل کا حسین امتزاج ہے۔ اور اپنے ماننے والوں سے پورے اور مکمل اسلام کو ہی ماننے اور اپنانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ افتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض ...... کو پسند کرتا ہے اور نہ ہی بعض معاملات میں غلو و انتہا پسندی رھبانیة ابتدعوھا ما. کتبنھا علیھم ...... اسلام کا امتزاج ہے۔

بلکہ ایمان و عقیدہ کی بات ہو تو ہر طرح کی کفریہ و شرکیہ آلائش سے پاک ہونا چاہیے، عبادات کا وقت ہو تو کانك تراہ کی تصویر ہو، معاملات کا موقع ہو تو شخصی کردار ایسا صاف ستھرا کہ کفار بھی امانتیں سپرد کریں، دعوت و اصلاح اور تعلیم و تربیت کا فریضہ بھی مصلح مکہ اور معلم صفہ کی طرح ساتھ ساتھ ادا ہو رہا ہو اور جب دشمن کی چڑھائی کی صدا سنائی دے تو مجاہد اعظم کی طرح سب سے آگے ہو، اور اگر شرعی عذر کی بنا پر شامل نہ ہو سکے تو حبسھم العذر کے مصداق لوگوں کی طرح، نیک نیتی کی بنا پر اجر و ثواب میں مجاہدوں کے ساتھ ہو۔ ان کے سامان سفر و حرب کی تیاری اور واپسی تک ان کے اہل و عیال کی نگہداشت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے برابر اجر کما رہا ہو۔

میدان جنگ میں دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرنے کی طرح زندگی کے باقی میدانوں میں بھی طاغوت کے بھرپور مقابلہ کی جامع پلاننگ اور افراد کی تیاری بھی اسوہ حسنہ سے ضرور سیکھی جائے۔ افراد کی تیاری میں دور حاضر کے اختیار کردہ پبلسٹی، پراپیگنڈہ، پروجیکشن اور پروٹوکول کے غیر اسلامی

روپے اپنانے اور ان پر بے تحاشا اسراف کی بجائے افراد کی بہترین ٹریننگ، اگرچہ تھوڑے ہی ہوں، مفید اور دیرپا نتائج دے سکتی ہے۔ تاکہ کفر کو ہر میدان میں شکست دے کر غلبہ اسلام کے فریضہ میں اپنا حصہ ڈالا جا سکے۔ وہ سوچ کامل نہیں جو میدان جہاد میں بھرپور مقابلہ کی تیاری تو ہر وقت مدنظر رکھے لیکن فکری اخلاقی، تعلیمی، سائنسی، معاشی، سیاسی، سماجی، عسکری، مواصلاتی غرض ہر جگہ کفر سے ہی معاہدے، اشیاء کی فراہمی یا رہنمائی حاصل کرے۔ بلکہ "ھدینا مخالف لهديهم" کے بلند و بالا اعلان کے بعد اپنی راہیں خود متعین کی جائیں۔ اور کفر کی کسی طرح سے کسی میدان میں بھی بالادستی گوارانہ کی جائے۔

افراد کی شخصی کوتاہیوں، ذاتی رنجشوں یا طریقہ کار میں نقطہ نظر کے اختلاف کو مخالفت جہاد بلکہ انکار جہاد تک لے جانا بھی قرین انصاف نہیں (ولا يجرمنكم شنان قوم على الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى......)

خطہ ارضی کے کسی کونے میں بسنے والا کافر اسلام کا نام و نشان مٹانے اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے میں اپنی استطاعت و ہمت سے بڑھ کر کوشاں ہے اور کردہ جدوجہد میں کبھی اس وسوسہ کا شکار نہیں ہوتا آیا یہ مجھ پر فرض عین ہے یا فرض کفایہ۔ لیکن ایک ہم مسلمان ہیں کہ جو آج تک اس فقہی بحث سے نہیں نکل پائے کہ جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مبادی اسلام میں سے حج اور زکوۃ ایمان و عقیدہ کے لحاظ سے اعتقادی طور پر فرض عین ہیں لیکن عملاً کچھ ادا کر پاتے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح جہاد بھی ایمان و عقیدہ کے لحاظ سے فرض عین ہے لیکن عملی طور پر یہ فرض حالات کی مناسبت سے فرض کفایہ یا فرض عین ہو سکتا ہے۔ عام حالات میں کچھ مسلمان یہ فریضہ سرانجام دیتے رہیں باقی ان کی تیاری اور ترسیل رسد کا فریضہ ادا کرتے ہوئے ان

کے ساتھ بھی شریک جہاد رہیں اور زندگی کے باقی میدانوں کو بھی سنبھالے رکھیں ۔یوں یہ عملی طور پر، عام حالات میں فرض کفایہ ہو گا۔ہاں اگر "امیرالمؤمنین"، "خلیفة المسلمین" کی طرف سے ہر ایک کو جہاد پر نکلنے کا حکم ملے تو پھر عملی طور پر بھی فرض عین ہو جائے گا اور یہ نوبت شاید ہی کبھی آئے۔اللہ تعالی ہمیں دین کی ہر بات صحیح طور پر سمجھنے اور اپنے اوپر عائد ہونے کے اعتبار سے اسے بہترین انداز میں ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین ثم آمین)

ہر طرح کے افراط و تفریط سے اپنے آپ کو پاک کر کے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں فریضہ جہاد کی ادائیگی سے عملی آگاہی کی خاطر اس کتاب کو ترکی سے اردو قالب میں ڈھالا جا رہا ہے۔ تاکہ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ کی مدد سے فریضہ جہاد کا صحیح فہم، تیاری کے لیئے بہترین پلاننگ اور عمدہ نتائج کی امید پر اپنا کردار ادا کیا جائے۔

ترکی جیسے سیکولر ملک میں ایسی عمدہ کاوش نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہدایت انسانی کے ربانی سامان یعنی صرف قرآن مجید کی آیات اور نبی علیہ الصلاۃ و السلام کی احادیث مبارکہ کو ایسی عمدہ ترتیب سے جمع کیا گیا ہے کہ دل کی گہرائیوں سے "ادارہ اخبار ملی" کے لیے دعائیں نکلتی ہیں۔

یا اللہ! اس کتاب کو نہ صرف اہل ترکی بلکہ دینا بھر کے مسلمانوں کے لیے باعث خیر و برکت بنا دے۔(آمین ثم آمین)

اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

مقدمہ

اللہ کی راہ میں جہاد، ایمان کے بعد بلند ترین عمل ہے اس لحاظ سے جہاد اسلام کی بنیادی اساس ہے۔ جہاد اسلام کا ستون اور اعمال صالحہ کی چوٹی ہے۔ یہ اسلام اور اہل اسلام کو ذلت و پستی اور تکلیف و نقصان سے بچانے والا محافظ بلکہ ایک معنوی زِرہ ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے "مومن صرف وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانے کے بعد شک و شبہ میں پڑے بغیر اللہ کی راہ میں جان اور مال کے ساتھ جہاد کرنے والے ہیں (درحقیقت) یہی لوگ (اپنے ایمان میں) سچے ٹھہرنے والے ہیں"۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ حقیقی اسلامی زندگی کو اللہ کی راہ میں جان ومال کے ساتھ جہاد کرنے کے ساتھ وابستہ دکھائی دیتی ہے۔ کیونکہ آیت کریمہ میں اس وصف والے مؤمنوں کی اللہ تبارک وتعالی نے تعریف فرمائی ہے۔ اور انہیں "اپنے ایمان میں سچے" قرار دیا ہے۔ ہم اسی آیت قرآنی کی روشنی میں اسلام کے ایک رکن، اللہ پر ایمان لانے کے بعد اعمال میں سے سرفہرست ٹھہرنے والے "جہاد فی سبیل اللہ" کے بارے کچھ عرض کریں گے۔

جہاد ایک انتہائی نفع بخش تجارت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سوال ہوا کہ ایمان کے بعد اعمال میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا کونسا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا "ایمان کے بعد اعمال میں سب سے افضل اللہ کی راہ میں جہاد ہے"۔ اسی سبب سے حق تعالی نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں بندوں کے مراتب کو معنوی درجات میں سب سے اوپر قرار دیا ہے اور انکے لیے "جنۃ" (جنت) کا وعدہ کیا ہے۔

کلمہ "جہاد" کا مصدر "اَلْجَہْدُ" یا "اَلْجُہْدُ" ہے اور جس کا مطلب ہے "کہ دشمن کے مقابل بچاؤ میں تمام تر قوت کھپا دینا" ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ مشقت دباؤ میں تحمل کے ساتھ زیادہ طور پر کام کرنا ہے۔ لفظ "اجتہاد" بھی اسی مصدر سے ہے۔ مجاہدہ بھی جہاد کی طرح ہے۔ دشمن کے مد مقابل دفاع میں تمام تر قوت کو میدان کارزار میں لانا اور بلکہ کھپانا جہاد ہے۔ جہاد کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ نفس کے خلاف جہاد

۲۔ شیطان کے خلاف جہاد

۳۔ واضح اور عیاں دشمن کے خلاف جہاد

شرعی اصطلاح کے طور پر جہاد "اللہ کی راہ میں دشمن سے لڑنا ہے" اللہ کی راہ میں کا مطلب "اللہ کے کلمہ کی سربلندی کی خاطر کردہ سعی کاوش" ہے۔

نفس کے خلاف جہاد: اس کے برے میلانات سے ہٹا کر تمام تر خواہشات میں اس کا رخ حق تعالیٰ کی رضا کی طرف کرنا ہے۔ نفس غلط قسم کے رجحانات سے پاک ہونے پر رضائے الٰہی والے ارشادات پر نگاہ رکھتا ہے ثروت، شہرت، مقام و مرتبہ یا کوئی غیر شرعی آرزو آدمی کے دل میں ہرگز جگہ نہیں پاتے ہیں۔ اس آدمی کی واحد غرض یا تمنا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ وہ اعلائے کلمۃ اللہ اور اس کے بالمقابل دشمن کی بات کو سرنگوں کرنے کے لیے جہاد کرتا ہے۔ ذاتی رجحان اور خواہشات کی بجائے تعلیمات و احکامات ربانی کے سامنے گردن جھکاتا ہے۔ قرآن کریم میں اس کے بارے یوں ارشاد ہے۔

"نفس کو آلائشوں سے پاک کرنے والے نے فلاح پائی"۔

شیطان کے خلاف جہاد: شیطان کو دشمن جانتے ہوئے اس کی خواہشات کے

خلاف ڈٹ جانا اور اسکی آرزؤں کو رد کرتے ہوئے اس پر غالب آنا ہے مجاہد انسان نفس اور شیطان کو چپکے سے آنے والا دشمن جانتا ہے اور اس کے مطابق تدبیر اختیار کرتا ہے۔ جناب حق تعالی کے ارشادات کی تابعداری کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں شیطان کے خلاف جہاد کرتا رہتا ہے۔

واضح اور عیاں دشمن کے خلاف جہاد: آدمی اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے اس کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اس کی راہ میں دشمن کے خلاف جہاد کرتا ہے۔ جہاد کو ارکان دین میں سے ایک رکن ہونے کو قطعی طور پر جانتا ہے ایسا انسان، اللہ تعالی پر بھرپور بھروسہ ہونے کی وجہ سے اللہ کے علاوہ کسی دوسرے سے بالکل نہیں ڈرتا. "وہن" کا شکار بھی نہیں ہوتا جیسا کہ معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ "وہن" کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "وہن" دنیا کی محبت اور موت سے نفرت (کا نام) ہے" اسلام، دوسروں کے سامنے گردن جھکانے کا نام نہیں ہے اسلام اللہ تعالی اور اس کے احکامات کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ شرف وفضیلت اسلام میں ہے۔ اس کے برعکس طاقتور، ناحق اور ظلم وزیادتی کرنے والے کے سامنے جھکنا اسلام نہیں ہے۔

اسلام میں جہاد کی، دشمن سے لڑنے کی فرضیت کی حکمت ظلم، وزیادتی اور شر، فساد کا تدارک کرنا ہے۔ کرہ ارضی پر خیر (حقانیت اور بھلائی) کی حاکمیت قائم کرنا ہے۔ اسلام کو بہترین شکل اور بہترین وعظ کے انداز میں علم وحکمت سے متعارف کروانا ہے کلمۃ اللہ کو سب سے بلند رکھنا، مسلمانوں کا انکار کرنے والے اور اہل کفر کی طرف سے آنے والے نقصان (ضر) کو بر طرف کرنا ہے مسلمانوں کے وجود کو دشمن کی طرف سے پہنچنے والے نقصانات، تخریب کاری اور

عمل دخل سے بچانا جہاد ہے۔

قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ "اللہ کی راہ میں حق کے ساتھ جہاد کرو" یہ فرمان الٰہی جہاد کی تینوں قسموں کو محیط ہے یعنی ہر تین طرح سے جہاد کرنے کا مؤمنین کو حکم دیا گیا ہے۔ اور فرمایا گیا: "اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ جہاد کرو، تم جانتے ہو کہ یہ تمہارے لیے سب سے زیادہ خیر والا ہے... جنہوں نے ایمان لانے کے بعد ہجرت کی، پھر اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کی رضا اور رحمت کے امیدوار اور طلب گار ہیں"۔ یہ اور اس سے ملتی جلتی دیگر آیات جہاد کی تینوں اقسام کو شامل ہیں۔ اس کے علاوہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام جہاد کی ان جہات کو بہت سی احادیث میں بھی بیان فرما چکے ہیں دشمن کے خلاف جہاد کی طرح نفسانی خواہشات کے خلاف بھی لڑو، جو کوئی اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جہاد کرے گا اس کا جہاد اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔ حدیث نبوی کے مطابق جہاد میں سے افضل جہاد، ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق (عدل وانصاف کی بات) کہنا ہے۔ اس کتاب میں جو آیات قرآنیہ واحادیث مبارکہ ہم زیر بحث لائے ہیں ان میں جہاد کے ان سب پہلوؤں پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلام کا احترام کرنے والا مسلمانوں کے عقائد و نظریات، حریت (حریت شخصی و فکری) اور ملک وملت کے بارے تعظیم کا مظاہرہ کرنے والوں کو مسلمانوں کی طرف سے ہمیشہ اچھائی بہم پہنچتی ہے صرف برائی کے مقابل اس کے برابر بدلہ لینا، برائی کرنے والے دشمن سے جائز ہے۔ سارے وجود کو بچانے کے لیے ایک ماہر سرجن جس طرح فاسد مواد کا آپریشن کر کے علاج کرتا ہے اسی طرح فتنہ وشر اور ظلم وزیادتی کا علاج کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جہاد فرض

ٹھہرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حکم دے رہا ہے:

"اے ایمان والو! تمہارے ساتھ لڑنے والوں کے خلاف تم بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرو، خبردار زیادتی نہ کرنا، بلاشبہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" قرآن مجید میں دشمن کے ساتھ جہاد وقتال فرض قرار دیتے وقت "اللہ کی راہ میں" کے الفاظ کا ذکر ساتھ دکھائی دیتا ہے اسلام میں جس "جہاد" کا حکم دیا گیا ہے یہ حق تعالیٰ کے امر و رضا کے تحت بھلائی کے قیام اور انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلانے کی خاطر ہے۔ حقیقی آزادی کا حصول ایک اللہ کے بندے ہونے کا شرف پانے کی غرض سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں سبھی مجاہدوں سے محترم اور عظیم تر ہیں۔ وہ سارے پیغمبروں کے امام اور متقین کے لیڈر ہیں۔ آپؐ نے حق کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، صحابہ کرام راہ ہدایت کے چمکدار ستارے بن کر اسی راہ پر چلے۔ انہوں نے بھی اپنی جان اور مال، کے ساتھ جہاد کیا۔ اللہ نے انہیں بھی کامیابی سے ہمکنار کیا، انہوں نے عظیم ترین صلہ کے ساتھ ساری انسانیت کو سکھ اور خوشی نصیب کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عظیم ترین حکمرانی نصیب فرمائی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ منتخب ہونے پر مسلمانوں سے جو پہلا خطاب عام فرمایا تھا اس کا ہر جملہ اور خاص کر جہاد کے بارے یہ الفاظ کس قدر اہم ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: "اے لوگو! تم میں سے بہتر نہ ہونے کے باوجود تمہارا خلیفہ منتخب کیا گیا ہوں اگر راہ راست پر چلوں تو میرا تعاون کرنا اگر بے راہ ہو جاؤں تو میری اصلاح کرنا سچ امانت اور جھوٹ خیانت ہے تم میں سے

جو کمزور ہے میرے لیے قوی ہے یہاں تک کہ میں اس کا حق دلا دوں (ان شاء اللہ) اور تم میں سے جو قوی ہے میرے لیے کمزور ہے یہاں تک کہ میں اس سے حق وصول نہ کر لوں (ان شاء اللہ) قانون الٰہی ہے جو قوم راہ حق میں جہاد چھوڑ دیتی ہے وہ ذلیل کر دی جاتی ہے اور جس قوم میں بے حیائی عام ہو جاتی ہے اس پر عذاب الٰہی مسلط کر دیا جاتا ہے

لوگو! جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرنا اگر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں ہے، اٹھو نماز ادا کریں، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے''۔

اسلام کا حکم کردہ جہاد وہ نہیں ہے جس کا باطل پراپیگنڈہ کر رہا ہے یا بعض لوگ سمجھتے ہیں بعض مفاد پرستوں کے مقاصد یا بعض کم علم اسلام کے نادان دوستوں کے معاملات سے قطع نظر اسلام کے حکم جہاد کے بارے حکم دینے والوں نے سب سے پہلے اپنے آپ کو جہاد کا محکوم ٹھہرالیا ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کی تعبیر، قرآن کریم اور سنت رسول کی روشنی میں، رسول اکرم کے اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے صحابہ کے جانے اور اختیار کردہ کی طرح جاننا، پہچاننا اور اس کے مطابق زندگی گزارنا ہر مؤمن کے لیے زندگی بھر کا یقینی فریضہ ہے۔

اسلام ساری انسانیت کی سعادت اور آزادی کو ہدف مقرر کرتا ہے اس کے لیے تمام بنی نوع انسان کی سعادت کا ذریعہ بننے والی فکری اور عملی اساسوں کو واضح شکل میں بیان کر چکا ہے پس اب ضرورت ہے کہ ان اساسیات کو تمام تر عمدگی اور خوبصورتی، باریکی اور برتری کے ساتھ جانا جائے اور اس کے مطابق زندگی گزاری جائے۔

اختصارات

ادارہ "اخبار ملی" (ترکی) نے کتاب ہذا کی تبویب و تدوین میں درج ذیل

انداز اپنایا ہے۔

☆ جہاد کے بارے چھ اہم ترین ابواب میں کتاب کو تقسیم کیا ہے.

☆ ہر باب میں پہلے آیات قرانیہ کو لائے ہیں، لیکن ہر آیت پر الگ عنوان قائم نہیں کیابلکہ باب کے جامع عنوان کے تحت ہی متعلقہ آیت لائے ہیں۔

☆ ہر باب میں کتب ستہ سے احادیث کا مناسب انتخاب کیا گیا ہے۔ اور احادیث پر ابواب قائم ہیں۔

☆ اصل کتاب میں تجرید بخاری کے حوالہ جات پائے جاتے ہیں جبکہ ہم نے تجرید بخاری کی بجائے دار السلام، لاہور کی ایک جلد میں طبع کردہ عمدہ بخاری شریف سے احادیث نمبر نقل کر دیے ہیں۔

☆ صحیح مسلم کے حوالہ جات میں کوئی رد وبدل نہیں کیا گیا ہے بلکہ بعینہ نقل کر دیے ہیں۔

☆ بخاری، مسلم کی روایات کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے ان کی صحت وضعف کے بارے کسی تردد کا شکار نہیں ہوئے اس لیے بخاری مسلم کے بارے صرف حدیث نمبر درج کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

☆ سنن اربعہ یعنی ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی احادیث کے حوالہ نمبر تمام تر تبدیل کر دیے ہیں ان کتب سے احادیث کے نمبر اور ان کی صحت

کے بارے علامہ ناصر البانی حفظہ اللہ تعالیٰ کی کتب سے مدد لی ہے۔ اور کتاب میں ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کے بعد نمبر سے مراد علامہ البانی صاحب کی صحیح ابوداؤد، صحیح ترمذی، صحیح نسائی اور صحیح ابن ماجہ کے نمبر احادیث ہیں۔

☆ اصل ترکی کتاب میں پائی جانے والی احادیث میں سے گنتی کی چند ایک علامہ البانی صاحب کے حکم کے مطابق ضعیف ہیں اور ہم نے انہیں موجودہ اردو ترجمہ میں جگہ نہیں دی ہے۔ تاہم جن احادیث کے بارے دیگر آئمہ سے صحت کا حکم مل گیا ہے انہیں درج کر کے صحت کا حکم لگانے والے امام صاحب کا ذکر کر دیا ہے اگرچہ ان احادیث کے ساتھ نمبر علامہ البانی صاحب کی ضعیف ترمذی یا ضعیف ابن ماجہ کے ہیں۔ آیات کا ترجمہ تفسیر ابن کثیر کے اردو ترجمہ سے نقل کردہ ہے لیکن احادیث کا ترجمہ ترکی سے براہ راست کیا گیا ہے۔ روایت کرنے والے صحابی کا نام اختصار کی غرض سے اردو ترجمہ میں ذکر نہیں کیا گیا ہے کیونکہ یہ عربی متن میں مذکور ہے۔

☆ ترکی جیسے برادر ملک میں کردہ کوشش کے تعارف کے علاوہ قرآن وسنت کی ٹھوس راہنمائی سے فریضہ جہاد کو سمجھنے اور ادا کرنے کی غرض سے یہ سعی ناتمام سی کی جا رہی ہے۔

☆ نیتوں کے مطابق اللہ سے تو اجر ملتا ہی ہے لیکن احباب گرامی کے ہاں "گر قبول افتد، زہے عزوشرف" تاہم کسی تسامح کی نشاندہی پر شکر گزار ہوں گے۔

فرضیت جہاد
کے بارے
آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ

فرضیت جہاد کے بارے آیات قرآنیہ

وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِی الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴿﴾ [۲۲:الحج:۷۸]

اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی دین تمہارے باپ ابراہیم کا۔ اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکواتیں ادا کرتے رہو۔ اور اللہ کو مضبوط تھام لو۔ وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ﴿﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴿﴾ [۲۲:الحج:۳۹-۴۰]

جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی

جاتی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بے شک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔ یہ وہ ہیں جنہیں بلاوجہ اپنے گھروں سے نکالا گیا صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالی لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ویران کر دی جاتیں جہاں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اسکی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالی بڑی قوتوں والا اور بڑے غلبے والا ہے۔

وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلاَ تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿﴾ [۲:البقرۃ:۱۹۰]

لڑو اللہ کی راہ میں ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

وَ قٰتِلُوْھُمْ حَتّٰی لاَ تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّ یَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہِ فَاِنِ انْتَھَوْا فَلاَ عُدْوَانَ اِلاَّ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿﴾ [۲:البقرۃ:۱۹۳]

ان سے لڑو جب تک فتنہ نہ مٹ جائے اور اللہ تعالی کا دین غالب نہ آجائے، اگر یہ رک جائیں (تو تم بھی رک جاؤ) زیادتی تو صرف ظالموں پر ہی ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُاللّٰہِ اَلآ اِنَّ نَصْرَاللّٰہِ قَرِیْبٌ ﴿﴾

[۲ :البقرۃ : ۲۱۴]

کیا تم یہ گمان کیا بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک تم پر وہ

حالات نہیں آئے جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے انہیں بیماریاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن رکھو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔

کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَ عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئاً وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئاً وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴿ [٢:البقرة:٢١٦]

تم پر جہاد فرض کیا گیا گو وہ تمہیں دشوار معلوم ہو۔ ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو بُری جانو اور در حقیقت وہی تمہارے لیے بھلی ہو۔ اور یہ بھی تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو اچھی سمجھو، حالانکہ وہ تمہارے لیے بُری ہو۔ حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تم محض بے خبر ہو۔

وَ قَاتِلُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴿

[٢:البقرة:٢٤٤]

اور اللہ کی راہ میں لڑائی لڑو اور جان رکھو کہ بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ﴿ [٣:آل عمران:١٤٢]

کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں چلے جاؤ گے حالانکہ اب تک اللہ تعالی نے یہ معلوم نہیں کیا کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۵۶]

اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے کفر کیا اور اپنے بھائیوں کے حق میں، جب کہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں ہوں، کہا کہ اگر یہ ہمارے پاس موجود ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس خیال کو اللہ تعالیٰ ان کی دلی حسرت کا سبب بنادے، اللہ تعالیٰ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ﴿﴾

[۳:آل عمران:۱٦۸]

یہ وہ لوگ ہیں جو خود بھی بیٹھے رہے اور بھائیوں کی بابت کہا کہ اگر وہ بھی ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ کیے جاتے، کہہ دیجیے! اگر تم سچے ہو تو اپنی جانوں سے موت کو ہٹادو۔

وما لَكُمْ لا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ والنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا﴿﴾

[٤:النساء:۷۵]

بھلا کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان ناتوانوں مردوں عورتوں اور ننھے ننھے بچوں کے چھٹکارے کے لیے جہاد نہ کرو؟ جو یوں دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ان ظالموں کی بستی سے ہمیں نجات دے اور ہمارے لیے خود اپنے پاس سے حمایتی اور کارساز مقرر کر دے اور ہمارے لیے خاص اپنے پاس سے مددگار بنا۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا۝ [۲:النساء:۷٦]

جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی راہ میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو یقین مانو کہ شیطانی حیلہ بالکل بودا اور سخت کمزور ہے۔

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لاَ تُکَلَّفُ اِلاَّ نَفْسَکَ وَ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْکِیْلاً۝ [٤:النساء:۸٤]

پس آپ اللہ کی راہ میں قتال کیجیے، آپ کو بجز آپؑ کے ذاتی فعل کے کوئی حکم نہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دے دیجیے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ کافروں کے زورِ جنگ کو روک دیں گے اور اللہ تعالیٰ زورِ جنگ میں زیادہ شدید ہیں، اور سخت سزا دیتے ہیں۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ

سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿﴾ [٥:المائدة:٣٥]

مسلمانوں اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف نزدیکی کی جستجو کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تمھارا بھلا ہو۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴿﴾ [٨:الانفال:٤٥]

اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو. اور بکثرت اللہ کو یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴿﴾ [٨:الانفال:٤٦]

اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کو سہار رکھو، یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴿﴾ [٩:التوبة:١٦]

کیا تم یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ اب تک اللہ نے تم میں سے انہیں ممتاز نہیں کیا جو مجاہد ہیں اور جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے اور مومنوں کے سوا کو دلی دوست نہیں بنایا، اللہ خوب خبردار ہے جو تم کر رہے ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ﴿﴾ [۹:التوبة:۳۸]

اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے راستے میں کوچ کرو تو تم زمین پکڑ لیتے ہو۔ کیا تم آخرت کے عوض دنیا کی زندگانی پر ہی ریجھ گئے ہو۔ سنو دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں کچھ یونہی سی ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿﴾ [۹:التوبة:۴۱]

نکل کھڑے ہو جاؤ ہلکے پھلکے ہو تو بھی اور بھاری بھر کم ہو تو بھی۔ اور راہ رب میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴿﴾ [۹:التوبة:۷۳]

اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھو اور ان پر سختی کرو ان کی اصلی جگہ دوزخ ہے جو نہایت بدترین جگہ ہے۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا﴿﴾

[۲۵.الفرقان:۵۲]

پس آپ کافروں کا کہنا نہ کریں اور بحکم اللہ ان سے پوری طاقت سے بڑا جہاد کریں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَ نَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ﴿۳۱﴾ [٤٧:محمد:٣١]

یقیناً ہم تمہارا امتحان کر کے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو صاف معلوم کر لیں گے اور ہم تمہاری حالتوں کی بھی جانچ کریں گے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴿۱۵﴾

[٤٩:الحجرات:١٥]

مومن تو وہ ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر پکا ایمان لائیں پھر شک و شبہ نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں (اپنے دعویٰ ایمان میں) یہی سچے اور راست گو ہیں۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌلَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴿۱۱﴾ [٦١:الصف:١١]

اللہ تعالیٰ پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جانوں سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم میں علم ہو۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَاَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ﴿۱۲۵﴾ [١٦:النحل:١٢٥]

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو اللہ کی وحی اور بہترین نصیحت کے

ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کریں یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ﴿﴾

[١٥:الحجر:٩٤]

پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جارہا ہے کھول کر سنا دیجیے اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجیے۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صَاغِرُوْنَ﴿﴾ [٩:التوبة:٢٩]

ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اسکے رسول کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں (یہ) ان لوگوں میں سے (ہیں) جنہیں کتاب دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔

فرضیت جہاد کے بارے احادیث مبارکہ

رسول اللہ ﷺ کا مسلمانوں کو قتال کی اجازت دینا اور اس بارے نازل ہونے والی پہلی آیت کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِكَّةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَيَهْلِكُنَّ. فَنَزَلَتْ ﴿ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ﴾ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے (مشرکوں کی طرف سے) نکالے جانے (اور مدینہ کی طرف ہجرت کرتے وقت) حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: (مشرکوں نے اپنی طرف بھیجا گیا) نبی (مکہ سے) نکال دیا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (ہم اللہ کے بندے ہیں اور پھر اس کی طرف لوٹائے جائیں گے) یہ لوگ یقیناً ہلاک ہوں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں۔ بے شک ان کی مدد پر اللہ قادر ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں:

(یہ آیت نازل ہونے پر) میں جان گیا کہ آئندہ کافروں سے ضرور جنگ ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں: قتال کے بارے نازل ہونے والی پہلی آیت یہ ہے۔

(یہ حدیث سنن نسائی (۲۸۹۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مکی دور میں قتال کی اجازت نہیں ملی تھی۔ حتی کہ مشرکوں کی طرف سے مختلف ایذاء وسزا پانے پر مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! جس سے ہم دوچار ہیں یہ کیا ہے؟ آپؐ ہمیں اجازت لے کر دیں اور ہم چپکے سے انہیں قتل کر ڈالیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابھی لڑائی کی اجازت نہیں ملی ہے۔" بالآخر مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد سورۃ حج کی آیت نمبر ۳۹ میں لڑائی کی اجازت ملی۔

درحقیقت جہاد سے متعلقہ آیات ایک ترتیب اور نظم میں نازل ہوئی ہیں۔ پہلے اللہ تعالی نے مشرکوں سے منہ موڑنے کا حکم دیا (۱۵: حجر: ۳۹)۔ پھر احسن انداز سے مجادلہ کا حکم دیا گیا (۱۶: نحل ۱۲۵)۔ اس کے بعد محاربہ کی اجازت دی گئی (۲۲: حج: ۳۹)۔ دشمنوں کے چڑھائی اور یلغار کرنے پر مقابلہ کی اجازت دی گئی (۲: بقرۃ: ۱۹۱)۔ آخر پر حرمت والے مہینے گذر جانے کی شرط کے ساتھ جہاد قبول ہوا (۹: توبۃ: ۵)۔

بالآخر عام معنی میں جہاد فرض کر دیا گیا (۲: بقرۃ: ۴۴)۔

رسول اللہ ﷺ کا اپنے بارے واضح کرنا کہ مجھے لڑائی کا حکم دیا گیا ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

"أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلاشبہ، اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود برحق نہیں اور میرے بارے اللہ کے رسول ہونے کو تسلیم (زبان سے اقرار) کرنے کے بعد نماز بالکل صحیح صحیح اور زکوٰۃ لازمی شکل میں ادا کرنے تک لوگوں کے ساتھ مجھے قتال کرنے (لڑنے) کا حکم دیا گیا ہے۔"

(یہ حدیث متواتر ابن ماجہ (۵۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

رسول اللہ ﷺ کا جہاد کے بارے حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا"

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "(کافروں کے ساتھ جہاد کے لیے نہ نکلو لیکن) جب حکم ہو جائے تو نکل پڑو"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۷۷۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کا انکار کرنے والوں کے ساتھ جہاد کرنا

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ: "سِيرُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلاَ تَمْثُلُوا وَلاَ تَغْدِرُوا وَلاَ تَقْتُلُوا وَلِيدًا"

حضرت صفوان بن عسالؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ہمیں ایک سریہ (آپؐ کی نمائندہ جنگ) پر بھیجا۔ اور (بھیجتے وقت) فرمایا: " اللہ کے نام کے ساتھ مدد مانگتے ہوئے اللہ کی راہ میں (جہاد کی غرض سے) چلو، اللہ کا انکار کرنے والوں سے لڑائی کرو، لیکن (دشمن کے وجود کا) مثلہ نہ کرنا (جسم سے کوئی حصہ نہ کاٹنا)، (ان سے اگر کوئی عہد معاہدہ ہو تو) غداری نہ کرنا، مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا، اور بچوں کو قتل نہ کرنا۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۰۶) نے صحیح حسن سند سے روایت کی ہے)

لا الہ الا اللہ کہنے تک مشرکوں سے لڑنا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُولُوْا لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّی مَالَهُ وَ نَفْسَهُ اِلاَّ بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " لا الہ الا اللہ کہنے تک (مشرک) لوگوں سے لڑنے کا مجھے حکم ملا ہے۔ جو کوئی لا الہ الا اللہ کہہ لے گا (ایمان لے آئے گا)، شرعی حدود کے علاوہ، مجھ سے اپنی جان اور اپنا مال اس نے بچا لیا اور اس کی (معصیت و نافرمانی) کا حساب اللہ پر ہے "۔

(یہ حدیث متواتر سنن نسائی (۲۸۹۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

متعلقات جہاد
کے بارے
آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ

جہاد اور اس سے متعلقہ مفہوم بیان کرنے والی آیات کریمہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ [۲:البقرۃ:۲۱۸]

البتہ ایمان لانے والے ،ہجرت کرنے والے .اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہی رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں ۔اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

وَكَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ كَثِیْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ۝

[۳:آل عمران:۱۴۶]

بہت سے نبیوں کے ہمرکاب ہو کر بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ سست رہے اور نہ دبے اور اللہ صبر کرنے والوں ہی کو چاہتا ہے۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝

[۳:آل عمران:۱۴۷]

اور یہی کہتے رہے کہ اے پروردگار ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہمارے کاموں میں جو بے جا زیادتی ہوئی ہے اسے بھی معاف فرما اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور ہمیں کافروں کی قوم پہ مدد دے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰئِكَ مِنْكُمْ وَاُولُوا الاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِى كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ﴿﴾ [۸:الانفال:۷۵]

اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہیں اور رشتے ناتے والے ان میں سے بعض بعض سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے حکم میں۔ بے شک اللہ تعالی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴿﴾ [۲۹:العنکبوت:۶۹]

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے یقیناً اللہ تعالی نیکوکاروں کے ساتھی ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰئِكَ فِى الاَذَلِّيْنَ﴿﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ﴿﴾[۵۸:المجادلة:۲۰،۲۱]

بے شک اللہ تعالی کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی سب سے زیادہ ذلیلوں میں سے ہیں۔ اللہ تعالی لکھ چکا ہے کہ بے شک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْءَ اِلٰى

اَمْرِ اللّٰہِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ﴿﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوْا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿﴾ [۴۹:الحجرات:۹-۱۰]

اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دو پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کی طرف لوٹ آئے اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو اللہ تعالی انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ یاد رکھو سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا ﴿﴾ [۴۸:الفتح:۲۸]

وہی جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین سے اوپر رکھے اور اللہ تعالی کافی ہے اظہار حق کرنے والا۔

وَ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَ یَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ﴿﴾ [۸:انفال:۳۰]

اور اس واقعہ کا بھی ذکر کیجئے جب کہ کافر لوگ آپ کی نسبت تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر لیں یا آپ کو قتل کر ڈالیں یا آپ کو خارج وطن کر دیں اور وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے مستحکم

تدبیر کرنے والا اللہ ہی ہے۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلاَّ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْا اٰيٰتِي وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا﴿﴾وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْآ اِذًا اَبَدًا﴿﴾

[۱۸:الکهف :۵۶-۵۷]

ہم تو اپنے رسولوں کو صرف اس لیے بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبریاں سنادیں اور ڈرادیں کافر لوگ جھوٹی باتوں کو سند بنا کر جھگڑے کر کے چاہتے ہیں کہ اس سے حق کو لڑکھڑادیں وہ میری آیتوں اور جس چیز سے ڈرایا جائے اسے مذاق میں اڑاتے ہیں اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائیں بے شک ہم نے ان کے دلوں پر اس کی سمجھ سے پردے ڈال رکھے ہیں اور ان کے کانوں میں گرانی ہے گو تو انہیں ہدایت کی طرف بلاتا رہ لیکن یہ کبھی ہدایت نہیں پائیں گے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ﴿﴾هُوَالَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿﴾[۹:التوبة:۳۲-۳۳]

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو منہ سے بجھادیں اور اللہ تعالیٰ انکاری ہے مگر اسی بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گا گو کافر ناخوش رہیں اسی نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے کہ اس کو تمام مذہبوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک برا مانیں۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ﴿﴾يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴿﴾ [٥:المائدہ:٥٦-٥٧]

اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اسکے رسول سے اور مسلمانوں سے دوستی کرے وہ یقین مانے کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی غالب رہے گی مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں۔ خواہ وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے یا کفار ہوں اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا﴿﴾

[٤:النساء:٤٥]

اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جاننے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کا دوست ہونا کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کا مددگار ہونا بس ہے۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ

وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۵۴]

پھر اُس نے اس غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت کو امن کی نیند آنے لگی۔ ہاں کچھ وہ لوگ بھی تھے کہ انہیں اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی وہ اللہ تعالی کے ساتھ ناحق جہالت بھری بدگمانی کر رہے تھے اور کہتے تھے کیا ہمیں بھی کسی چیز کا اختیار ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ کام تو کُل کا کُل اللہ کے اختیار میں ہے یہ لوگ اپنے دلوں کے بھید نہیں بتاتے کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ بھی اختیار ہوتا تو یہاں قتل نہ کیے جاتے۔ آپؐ فرما دیجئے کہ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں بھی رہتے تب بھی جن لوگوں کے لیے قتل مقدر ہو چکا تھا وہ لوگ ان مقامات کی طرف نکل پڑتے جہاں وہ گرے ہیں۔ اور یہ جو کچھ ہوا اس لیے ہوا تاکہ اللہ تعالی سب باطن کی بات آزمائش کرے اور تاکہ تمہارے دلوں کی بات کو صاف کر دے۔ اور اللہ سب باطن کی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴿﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ

النَّاسِ وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ وَاللّٰهُ لاَ يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۳۹-۱۴۰]

تم نہ سستی کرو اور نہ غمگین ہو، تمہیں غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو۔ اگر تم زخمی ہوئے تو تمہارے مخالف لوگ بھی تو ایسے ہی زخمی ہو چکے ہیں۔ ہم ان دنوں کو لوگوں کے درمیان ادلتے بدلتے رہتے ہیں اور (شکست احد اس لئے تھی) کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے بعض کو شہادت کا درجہ عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ناحق والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلاَّ وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَ اعْفُ عَنَّا وَ اغْفِرْلَنَا وَ ارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴿﴾ [۲:البقرة:۲۸۶]

اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈالو جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی طاقت ہمیں نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہی ہمارا مالک ہے ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ

كَفَرُوْا اَوْلِيٰئُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴿﴾ [۲:البقرة:۲۵۷]

ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال کر لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاء شیاطین ہیں وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں یہ لوگ جہنمی ہیں جو ہمیشہ اس میں پڑے رہیں گے۔

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴿﴾ [۲:البقرة:۱۹۰]

آپ سے یہود و نصاریٰ ہر گز راضی نہ ہونگے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے۔اور اگر آپ نے باوجود اپنے پاس علم آجانے کے پھر ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے پاس نہ تو آپ کا کوئی ولی ہوگا اور نہ مددگار۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴿﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴿﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴿﴾

[۱۰۳:النصر:۱-۳]

جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے اور تو لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لے۔ تو اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرنے لگے اور اس سے مغفرت کی دعا مانگ بے شک وہ معاف کرنے والا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلاَ عَلَى الْمَرْضٰى وَلاَ عَلَى الَّذِيْنَ لاَ يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿﴾ وَلاَ عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لآَ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلاَّ يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿﴾ [٩:التوبة:٩١-٩٢]

ناتواں ضعیفوں پر اور بیماروں پر اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اسکے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں ایسے نیک کاروں پر الزام کی راہ کوئی نہیں اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا اور رحمت والا ہے ہاں ان پر بھی کوئی حرج نہیں جو آپؐ کے پاس آتے ہیں کہ آپؐ انہیں سواری مہیا کریں تو آپؐ جواب دیتے ہیں کہ میں تو آپؐ کی سواری کے لیے کچھ نہیں پاتا تو رنج والم سے اپنی آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں کہ انہیں خرچ کے لیے کچھ بھی میسر نہیں۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَ هُمْ اَغْنِيَآءُ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ ﴿﴾

[٩:التوبة:٩٣]

بے شک ان لوگوں پر تو راہ الزام ہے اور انہیں پر ہے جو باوجود دولتمند ہونے کے آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں یہ خانہ نشین عورتوں کا ساتھ دینے پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے دلوں پر مہر خداوندی لگ چکی ہے جس سے وہ محض بے علم ہو چکے ہیں۔

جہاد اور اس سے متعلقہ مفہوم بیان کرنے والی احادیث صحیحہ

صحابہ کرامؓ کا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر موت تک کیلئے بیعت کرنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَنْدَقِ فَاِ ذَا الْمُھَاجِرُوْنَ وَالاَنْصَارُ یَحْفِرُوْنَ فِی غَدَاۃٍ بَارِدَۃٍ فَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ عَبِیْدٌ یَعْمَلُوْنَ ذٰلِکَ لَھُمْ فَلَمَّا رَاٰی مَا بِھِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ. قَالَ:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الاٰخِرَۃِ

فَاغْفِرْ لِلاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ"

فَقَالُوا مُجِیْبِیْنَ لَہُ:

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا.

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ: (جنگ احزاب کے موقع پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق پر پہنچے۔ مہاجرین و انصار کو ٹھنڈے مگر خوب دن چڑھے وقت خندق کھودتے ہوئے دیکھا۔ ان کے پاس غلام بھی نہیں تھے جو ان کی طرف سے یہ کام کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی برداشت کردہ یہ مشقت اور بھوک دیکھ کر فرمایا:

"اے اللہ! خوشی کی زندگی اور جینا تو آخرت کا جینا ہے، تو انصار اور مہاجرین

کی مغفرت فرما!

وہاں پر موجود صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوابا کہا:

"جب تک ہم زندہ ہیں اس وقت تک کے لیے ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے"۔

(یہ حدیث بخاری (۲۸۳۴) نے روایت کی ہے)

انصار کی بیعت

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَالأَثَرَةِ عَلَيْنَا وَاَنْ لاَ نُنَازِعَ الأَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُولَ الْحَقَّ حَيْثُمَا كُنَّا لاَ نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ.

حضرت عبادہ بن صامتؓ نے فرمایا: ہم (انصاریوں) نے (عقبہ کی رات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یوں بیعت کی:

مشکل اور آسان حالات میں، خوشی اور پریشانی کے دور میں اور دوسروں کو ہم پر ترجیح دیئے جانے کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات سننے اور اطاعت کرنے، حکم کے بالمقابل امارات کے بارے نزاع نہ کھڑا کرنے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں حق بات کرنے پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ نیز اللہ کے (دین یا حق کے) بارے ملامت کرنے والے کی ملامت کی ہرگز پرواہ نہیں کریں گے۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۱۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

بیعت کا اسلام اور جہاد کے بارے ہونا

عَنْ اَنَسٍ ، اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقُولُونَ يومَ الْخَنْدَقِ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا

عَلَى الإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ .

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ

فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ"

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جنگ خندق کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی کہہ رہے تھے:

جب تک ہم زندہ ہیں اس وقت تک کے لیے ہم اسلام پر زندہ و کاربند رہنے کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہاتھوں پر) بیعت کرنے والے ہیں"۔

یہاں (راوی حدیث) "حماد" کو شک ہے کہ "ثابت" نے "اسلام پر" یا "جہاد پر" کہا تھا۔

(جواباً) نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: "اے اللہ! خیر تو حقیقت میں آخرت کی خیر ہے، پس تو انصار و مہاجرین کو بخش دے"۔

(یہ حدیث مسلم (۱/۱۳۰) نے روایت کی ہے)

سفر میں تین آدمی بھی ہوں تو ایک امیر مقرر کرنا

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِذَا خَرَجَ ثَلَاثَۃٌ فِی سَفَرٍ فَلْیُؤَمِّرُوا اَحَدَھُمْ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو اپنے میں سے ایک کو اپنا امیر مقرر کرلیں"۔

(یہ حدیث ابوداوٗد (۲۷۲۲) نے حسن صحیح سند سے روایت کی ہے)

امام کیسے ہوگا؟

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ بَنِی اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوسُھُمْ اَنْبِیَاؤُھُمْ کُلَّمَا ذَھَبَ نَبِیٌّ خَلَفَہُ نَبِیٌّ.وَاَنَّہُ لَیْسَ کَائِنٌ بَعْدِیْ نَبِیٌّ فِیْکُمْ " . قَالُوا : فَمَا یَکُونُ ؟ یَا رَسُولَ اللّٰہِ! قَالَ : " تَکُونُ خُلَفَاءَ فَیَکْثُرُوا " قَالُوا : فَکَیْفَ نَصْنَعُ ؟ قَالَ : " اَوْفُوا بِبَیْعَۃِ الاَوَّلِ فَالاَوَّلِ اَدُّوا الَّذِی عَلَیْکُمْ فَسَیَسْاَلُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الَّذِی عَلَیْھِمْ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " بنی اسرائیل کے انبیاء (حکومتی) نظم ونسق کیا کرتے تھے۔جب کبھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی لے لیتا۔لیکن میرے بعد تم میں سے کوئی نبی نہیں ہوگا"۔ صحابہ نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول! اس صورت میں (آپ کے بعد) کیا ہوگا"؟ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا:

"(میرے بعد) خلفاء ہوں گے اور ان کی تعداد بھی بکثرت ہو گی۔ (صحابہ نے) عرض کیا: (اے اللہ کے رسول! جب کئی ایک خلفاء ہوں تو) ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پہلے سے کردہ خلیفے کی بیعت کو ہی لازم ٹھہراؤ (کیونکہ اس کی بیعت پہلے کی گئی تھی) اور تم پر عائد (حکم سننے اور اطاعت کرنے کے) حق کو ادا کرو۔ اللہ عزوجل بھی انہیں تمہارے ضروری حقوق کے بارے پوچھیں گے"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۲۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

امامت کا کوئی دوسرا دعویدار اٹھے تو کیا ہوگا؟

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ بَایَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ یَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْیُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنْ جَاءَ آخَرُ یُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ" قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي. قُلْتُ: هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِیَةُ یَاْمُرُنَا اَنْ نَفْعَلَ وَ نَفْعَلَ. قَالَ: " اَطِعْهُ فِی طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهِ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ ".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کسی نے ایک امام کی بیعت کر لی ہاتھ کی ہتھیلی اور دل کا ثمر اسے دے دیا، تو پھر اپنی ہمت کی حد تک اس (امیر) کی اطاعت کرے۔ اگر کوئی دوسرا امام (امیر) کھڑا ہو اور اس سے (امامت کے بارے) جھگڑا کرے، تو دوسرے کی گردن اڑا دو۔ (راوی حدیث) کہتا ہے میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے پوچھا کیا آپ نے بذات خود یہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے سنا ہے ؟ انہوں نے فرمایا میرے دونوں کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔ میں (راوی) نے (ان سے) کہا: یہ آپ کے چچازاد حضرت معاویہؓ ہمیں یوں کرو، ایسے کرو کا حکم کرتے ہیں ؟ انہوں نے فرمایا (حضرت معاویہؓ کے) جو احکامات اللہ کی اطاعت میں ہوں انہیں تسلیم کرو، اگر اللہ کی نافرمانی والے کاموں کا حکم دیا جائے تو اس کی اطاعت نہ کرو۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۳۵۷۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مسلمان امیر کی اطاعت واجب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: " عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الطَّاعَۃُ فِیْمَا اَحَبَّ اَوْ کَرِہَ اِلاَّ اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَۃٍ، فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ ، فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَۃَ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلمان کو گناہ سر انجام دینے کا حکم صادر آنے کے علاوہ چاہے، بر ضا ور غبت اور چاہے بامر مجبوری (مسلمان امیر کے احکامات کی) اطاعت واجب ہے۔ جب اللہ کی نافرمانی (گناہ) کا کوئی حکم دیا جائے تو (کسی امیر کی) نہ بات سننا اور نہ اطاعت کرنا ہے۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۱۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

امام (امیر) کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : " مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ، وَمَنْ عَصَانِی فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ. وَمَنْ

أَطَاعَ الإِمَامَ فَقَدْ أَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى الإِمَامَ فَقَدْ عَصَانِي".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے میری اطاعت کی بلاشبہ اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی بلاشبہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے امام کی (حاکم وقت) کی اطاعت کی بلاشبہ اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امام کی نافرمانی کی بلاشبہ اس نے میری نافرمانی کی"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۰۸) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

امام کی اطاعت کرنا

عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگر تم پر ناک کان کٹا حبشی غلام (بھی) امیر مقرر کر دیا جائے تو جب تک وہ اللہ کی کتاب کے ساتھ تمہاری قیادت کرتا چلا جائے تم اس کے احکامات کو سنو اور اس کی اطاعت کرو"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۱۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

معصیت نہ ہونے تک امام کی اطاعت کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی معصیت نہ ہونے تک

مسلمان آدمی پر پسند ہو، یا ناپسند امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے۔ تاہم جب معصیت کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا اور نہ اطاعت کرنا ہے۔"

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۲۸۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی نافرمانی میں کمانڈر کی اطاعت نہیں ہے:

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَۃَ بْنَ مُجَزِّزٍ عَلٰی بَعْثٍ، وَ اَنَا فِیْہِمْ فَلَمَّا انْتَہٰی اِلٰی رَاْسِ غَزَاتِہٖ اَوْ کَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ، اسْتَاْذَنَتْہُ طَائِفَۃٌ مِنَ الْجَیْشِ، فَاَذِنَ لَہُمْ وَاَمَّرَ عَلَیْہِمْ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ حُذَافَۃَ بْنِ قَیْسٍ السَّہْمِیَّ. فَکُنْتُ فِیْمَنْ غَزَا مَعَہٗ فَلَمَّا کَانَ بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ اَوْقَدَ الْقَوْمُ نَارًا لِیَصْطَلُوا اَوْ لِیَصْنَعُوا عَلَیْہَا صَنِیْعًا.فَقَالَ عَبْدُاللّٰہِ (وَ کَانَتْ فِیْہِ دُعَابَۃٌ) اَلَیْسَ لِی عَلَیْکُمُ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ ؟ قَالُوا : بَلٰی .قَالَ : فَمَا اَنَا بِاٰمِرِکُمْ بِشَیْءٍ اِلاَّ صَنَعْتُمُوْہُ ؟ قَالُوا: نَعَمْ . قَالَ فَاِنِّی اَعْزِمُ عَلَیْکُمْ اِلاَّ تَوَاثَبْتُمْ فِی ہٰذِہِ النَّارِ .فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا، فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّہُمْ وَاثِبُوْنَ قَالَ : اَمْسِکُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ، فَاِنَّمَا کُنْتُ اَمْزَحُ مَعَکُمْ.فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرُوا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : " مَنْ اَمَرَکُمْ مِنْہُمْ بِمَعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَلاَ تُطِیْعُوْہُ ".

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علقمہ بن مجزز "کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا اور میں بھی ان (مجاہدین) میں تھا۔ کمانڈر لشکر سمیت جب لڑائی کی سر پر جا پہنچا یا ابھی راستے میں ہی تھے کہ لشکر میں سے ایک دستے نے (الگ جانے کے لیے) اجازت چاہی۔ کمانڈر نے

اجازت دے دی اور ان پر حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمیؓ کو ان کا امیر مقرر کر دیا۔ میں (ابو سعید خدری) بھی ان کے ساتھ جانے والوں میں سے تھا (حضرت عبداللہ بن حذافہ ساتھیوں کے گروپ کے ساتھ) راستے میں ایک جگہ تھے کہ مجاہدین نے آگ سینکنے یا اس پر کچھ پکانے کی غرض سے بڑی آگ جلائی۔ (ہمارے کمانڈر) حضرت عبداللہ بن حذافہؓ نے پوچھا (اور ان کے چہرے پر مذاق کا انداز نمایاں تھا): (ارے مجاہدوں) کیا تمہارے اوپر میری بات سننے اور اطاعت کرنے کا حق نہیں ہے؟ مجاہدین نے جواب دیا ہاں (حق ہے)۔ کمانڈر نے کہا پھر میں تمہیں جس چیز کا حکم دینے والا ہوں کیا تم اسے بجالاؤ گے؟ انہوں نے کہا (ضرور بجا لائیں گے)۔ کمانڈر نے کہا میں تمہیں اِس (شعلے مارتی) آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم دیتا ہوں۔ اس پر بعض مجاہدین کھڑے ہو گئے کمانڈر نے جب دیکھا کہ یہ لوگ واقعی آگ میں چھلانگ لگانے کے لیے تیار ہیں تو کہا اپنے آپ کو روکو (یعنی آگ میں چھلانگ مت لگاؤ)، میں تم سے صرف مذاق کر رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچنے پر انہیں یہ واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"ان میں (امراء میں) سے جو کوئی تمہیں اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کی بالکل اطاعت نہ کرو"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۸۶۳) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "سَيَلِي أُمُورَكُمْ بَعْدِيْ رِجَالٌ يُطْفِئُونَ السُّنَّةَ وَيَعْمَلُونَ بِالْبِدْعَةِ ، وَ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِيتِهَا "۔ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ أَدْرَكْتُهُمْ

كَيْفَ اَفْعَلُ ؟ قَالَ :" تَسْأَلُنِى يَابْنَ أُمِّ عَبْدٍ كَيْفَ تَفْعَلُ ؟ لاَ طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ "

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میرے بعد تمھارے معاملات ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں (یعنی حکمران) ہونگے جو میری سنت (میری راہ) مٹانے والے، بدعتوں پر عمل کرنے والے، اور نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کرنے والے ہوں گے"۔ اس پر میں (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) نے پوچھا اے اللہ کے رسول! اگر میں ان کا دور پاؤں تو کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا" اے ابن ام عبد! تو مجھ سے پوچھتا ہے کہ میں (اس وقت) کیا کروں؟ (سن لے) اللہ کی نافرمانی کرنے والے کی کوئی اطاعت نہیں ہے"

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۱۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

فتنہ ظہور پذیر ہونے پر......

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " يَكُونُ دُعَاةٌ عَلَى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيْهَا ".قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! صِفْهُمْ لَنَا.قَالَ :" هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، يَتَكَلَّمُونَ بِاَلْسِنَتِنَا " .قُلْتُ : فَمَا تَأْمُرُنِى ، اِنْ اَدْرَكَنِى ذٰلِكَ .قَالَ: " فَالْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلاَ اِمَامٌ، فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا .وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَ اَنْتَ كَذٰلِكَ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جہنم کے دروازوں پر (لوگوں کو جہنم کی طرف) بلانے والا (جہنمیوں کا) ایک گروپ ہو گا جس کسی نے ان پکارنے

والوں کی پکار پر ان دروازوں کا رخ کیا وہ (پکارنے والے) اسے جہنم میں اٹھا پھینکیں گے (یعنی جہنم میں جانے کا سبب بن جائیں گے)۔ (حضرت حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں) میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس گروپ کے اوصاف تو ہمیں بیان کر دیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ لوگ ہماری ملت میں سے (یا اولاد آدم میں سے) ایک ٹولہ ہوں گے ہماری زبان ہی میں بات چیت کریں گے" میں (حضرت حذیفہؓ) نے کہا اگر یہ فتنے والے مجھ تک پہنچ جائیں تو آپؐ مجھے کیا حکم دیتے ہیں (کہ پھر میں کیا کروں)؟ آپؐ نے فرمایا "تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر (حکمران) سے وابستہ رہنا (ان سے الگ نہیں ہونا) اور اگر ان (مسلمانوں) کی نہ جماعت ہو اور نہ امام تو پھر تم سب فرقوں سے الگ رہنا ایک درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑنے کی طرح (اگرچہ مشکل میں ہو لیکن فرقوں سے الگ تھلگ وقت گزارتا) رہ حتی کہ موت آن پہنچے اور تو اسی حالت میں (فرقوں سے الگ تھلگ) ہو۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۳۲۱۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

فتنے کھڑے کرنے والوں کے بارے

عَنْ عَرْفَجَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ "۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عنقریب میری امت میں ضرور فتنے رونما ہونگے مسلمان جب (اتفاق واتحاد کے ساتھ) اکٹھے ہوں اور کوئی بدبخت مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرے تو تلوار سے اس کی

گردن اڑا دے چاہے کوئی بھی ہو"

(یہ حدیث ابوداوُد (۴۹۸۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

تین آدمیوں کے لیے المناک عذاب ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلاَثَةٌ لاَ يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلاَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَلاَ يُزَكِّيْهِمْ ، وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ . رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلاَةِ يَمْنَعُهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ .وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلاً بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لأَخَذَهَا بِكَذَا وَ كَذَا ، فَصَدَّقَهُ ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ.وَ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَاماً لاَ يُبَايِعُهُ اِلاَّ لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا وَفٰى لَهُ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ لَهُ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تین آدمی ہیں کہ ان سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر (رحمت) کرے گا۔ اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے ایک دردناک عذاب ہے۔ (ان میں سے پہلا) جس کے پاس جنگل میں اپنی ضروریات سے زائد پانی ہے لیکن (پیاسے) مسافر کو نہیں دیتا (دوسرا) عصر کے بعد کسی کو اپنا مال اللہ کی قسموں پر بیچنے والا کہ یہ مال میں نے اس قیمت پر خریدا ہوا ہے اس قیمت پر بیچ رہا ہوں خریدار نے تو اس کی قسموں پر اعتبار کر لیا لیکن وہ اپنی قسموں پر جھوٹا ہے۔ (تیسرا) وہ آدمی جو امام (امیر المومنین) کی صرف دنیا کی خاطر بیعت کرتا ہے اگر امام اسے دنیا کا مال ومتاع دیتا رہے تو یہ بیعت نبھاتا ہے (یعنی اطاعت کرتا ہے) اور اگر وہ نہیں دیتا تو یہ کردہ بیعت کو وفاء نہیں کرتا (بلکہ نافرمانی کرتا) ہے"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۱۹) نے صحیح سند سے رویت کی ہے)

دور فتنہ میں طرز عمل

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ،اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " كَيْفَ بِكُمْ وَ بِزَمَانٍ " اَوْ " يُوْشَكُ اَنْ يَّاْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَ اَمَانَاتُهُمْ ، وَ اخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا " وَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ، فَقَالُوا : [وَ] كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : " تَاْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ وَ تَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَ تُقْبِلُونَ عَلَى اَمْرِ خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُونَ اَمْرَ عَامَّتِكُمْ " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"تمہارے ساتھ تمہارا دور کیسا ہو گا؟ یا عنقریب ایک زمانہ آئے گا جس میں انسانوں کی چھلنی سے گذار کر صفائی کی مانند (صفائی) ہو گی)(اور اچھے لوگ رخصت ہو جائیں گے) رذیل باقی رہیں گے عہد معاہدے اور امانتیں ختم ہو جائیں گی اختلاف رونما ہو گا اور ایک دوسرے سے یوں الجھ پڑیں گے" اور ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈال کر دکھایا (صحابہؓ) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمیں کیا رویہ اختیار کرنے کی نصیحت فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا"معروف کو تم قبول کرو گے منکر کو ترک کردو گے تم میں سے ممتاز لوگوں کے احکامات قبول کرو گے اور (علم کی دولت سے محروم) لوگوں کے احکامات ترک کرتے چلے جاؤ گے"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۴۳۴۸) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

دورِ اختلاف میں

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يَقُولُ : قَامَ فِيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ،فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرِفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ. فَقِيْلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! وَعَظْتَنَا مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ فَاعْهِدْ اِلَيْنَا بِعَهْدٍ . فَقَالَ:" عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا،وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِي اِخْتِلَافًا شَدِيْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَالأُمُورَ الْمُحْدَثَاتِ . فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ".

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے دلوں کو تڑپا دینے اور آنکھوں سے آنسو جاری کر دینے والا بہت خوف خداوالا وعظ فرمایا۔ آپؐ سے کہا گیا اے اللہ کے رسول ! الوداع ہونے والے کے کردہ وعظ کی طرح آپؐ نے وعظ فرمایا ہے۔ ہمیں کوئی نصیحت فرمائیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ! تقویٰ اختیار کرو اور اگرچہ حبشی غلام تم پر امیر مقرر ہو اس کی بات سن کر اطاعت کو لازم پکڑو۔ تم میرے بعد شدید اختلافات دیکھو گے اس لیے تم میری سنت اور ھدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے پکڑنا۔ ان سنتوں کو دانتوں سے پکڑنے والے کی طرح مضبوطی سے پکڑنا (یا آمدہ ایذاء وتکلیف پر تحمل کی غرض سے دانت دبائے رکھنا)۔ دین میں نئے نئے کاموں کی ایجاد سے بچو کیونکہ ہر بدعت (دین میں ہر نیا کام) گمراہی ہے۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۴۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کے لیے کردہ قول فعل پر پکے رہنا

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : مَا مَنَعَنِي اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلاَّ اَنِّي خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِي ، حُسَيْلٌ . قَالَ : فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ . قَالُوا اِنَّكُمْ تُرِيْدُونَ مُحَمَّدًا ؟ فَقُلْنَا : مَا نُرِيْدُهُ ، مَا نُرِيْدُ اِلاَّ الْمَدِيْنَةَ . فَاَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلاَ نُقَاتِلَ مَعَهُ . فَاَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ . فَقَالَ : "اِنْصَرِفَا نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ ، وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ".

حضرت حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں مجھے بدر سے روکنے والی کوئی چیز نہ تھی بات صرف یہ تھی کہ میں اپنے والد حُسیل کے ساتھ (راہ پر) نکلا لیکن کفار قریش نے ہمیں پکڑ لیا اور کہنے لگے تم مطلقاً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا چاہتے ہو ہم نے کہا ہم آپؐ کے پاس نہیں جانا چاہتے ہم تو بس مدینہ جانا چاہتے ہیں اس پر انہوں نے ہم سے اللہ کے نام پر پختہ وعدہ لیا کہ ہم مدینہ ہی جائیں گے اور ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر ہم نے یہ خبر آپؐ کو پہنچائی تو آپؐ نے فرمایا۔ "تم جاؤ ہم ان سے کردہ عہد نبھاتے ہیں اور ان پر غلبہ کے لیے اللہ سے مدد مانگتے ہیں" (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ اور ان کے والد کے کردہ اقرار کو نبھانے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ اس کا چرچا صحابہ میں تھا۔ ورنہ ترک جہاد پر کردہ قول و قرار کو نبھانا واجب نہیں ہے)۔

(یہ حدیث مسلم (۱/۹۸) نے روایت کی ہے)

عذر کی وجہ سے پیچھے رہنے کی رخصت

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ : كُنْتُ اِلَى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَشِيَتْهُ السَّكِيْنَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِى ، فَمَا وَجَدْتُ ثِقَلَ شَيْءٍ اَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سُرِّىَ عَنْهُ فَقَالَ: "اُكْتُبْ" فَكَتَبْتُ فِى كَتِفٍ "لايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ" اِلَى آخِرِهِ ، فَقَامَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ، وَكَانَ رَجُلاً اَعْمَى ، لَمَّا سَمِعَ فَضِيْلَةَ الْمُجَاهِدِيْنَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَكَيْفَ بِمَنْ لاَ يَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟ فَلَمَّا قَضَى كَلاَمَهُ، غَشِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكِيْنَةُ فَوَقَعَتْ فَخِذُهُ عَلَى فَخِذِى ، وَوَجَدْتُ مِنْ ثِقْلِهَا [فِى الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ كَمَا وَجَدْتُ فِى الْمَرَّةِ الاُوْلَى] ثُمَّ سُرِّىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : "اِقْرَاْ يَا زَيْدُ" فَقَرَاْتُ "لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "غَيْرَ اُوْلِي الضَّرَرِ" الآيَةُ كُلُّهَا، قَالَ زَيْدٌ : فَاَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَحْدَهَا فَاَلْحَقْتُهَا ، وَالَّذِى نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَاَنِّى اَنْظُرُ اِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِي كَتِفٍ.

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپؐ پر خاموشی طاری ہو گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر آن پڑی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے (اس وقت) وزنی اور بھاری کوئی چیز نہ پاتا تھا۔ پھر آپؐ پر وحی نازل ہونا بند ہو گئی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لکھو" میں نے ایک خشک ہڈی پر لکھا "مومنوں میں سے بیٹھے رہنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں" (......) آیت کے آخر تک لکھا ابن ام مکتومؓ جو کہ نابینا آدمی تھے مجاہدین کی فضیلت سن کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول! مومنوں میں سے جہاد کی طاقت نہ رکھنے والوں کا معاملہ کیسے ہوگا؟ (ابن ام مکتومؓ کے) بات ختم کرتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سکوت طاری ہو گیا اور آپؐ کی ران میری ران پر آپڑی اور اس کا بوجھ دوسری مرتبہ بھی پہلی طرح مجھ پر پڑا پھر آپؐ پر وحی آنا بند ہو گئی اور آپؐ نے فرمایا، اے زید پڑھو" میں نے پڑھا (مومنوں میں سے بیٹھ رہنے والے برابر نہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (معذوروں کے علاوہ) اور پوری آیت پڑھی......

(یہ حدیث ابوداؤد (۸۸۱۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عذر کی بناء پر جہاد میں حصہ نہ لینے والوں کا معاملہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ،اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَقَدْ تَرَكْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ وَلَا قَطَعْتُمْ مِنْ وَادٍ اِلَّا وَهُمْ مَعَكُمْ فِيْهِ " قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وَ كَيْفَ يَكُونُونَ مَعَنَا وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ ؟ فَقَالَ " حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا "البتہ تم میں سے مدینہ میں بہت سے ایسے لوگوں کو چھوڑا ہے جو کہ تمہارے سفر طے کرتے، اللہ کی راہ میں خرچ کرتے اور وادیوں کو عبور کرتے وقت تمہارے ساتھ ہیں" صحابہ

کرام نے عرض کیا وہ مدینے میں ہونے کے باوجود ہمارے ساتھ کیونکر ہوسکتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا "انہیں عذر نے روک لیا تھا"

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۱۸۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

رسول اللہ ﷺ انتہائی جسارت و بہادری کے مالک تھے

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی الْبَرَاءِ فَقَالَ: اَکُنْتُمْ وَلَّیْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ؟ یَا اَبَا عُمَارَةَ! فَقَالَ: اَشْهَدُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا وَلّٰی وَلٰکِنَّهٗ اِنْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ اِلٰی هٰذَا الْحَیِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ کَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْکَشَفُوا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْسُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ یَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ، وَدَعَا، وَاسْتَنْصَرَ، وَهُوَ یَقُوْلُ: "اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ! نَزِّلْ نَصْرَکَ".

قَالَ الْبَرَاءُ کُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِیْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِیْ یُحَاذِیْ بِهٖ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت براءؓ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا تم غزوہ حنین کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگے تھے اے ابو عمارہ! اس پر حضرت براء نے یوں فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے تھے لیکن لوگوں میں سے بعض جلد باز اور بغیر زرہ پہنے ھوازن کے اس قبیلہ کی طرف گئے تھے حالانکہ وہ تیر انداز قوم تھی اور انہیں تیروں کی بارش کا سامنا ہوا تھا یہ تیر گویا ٹڈی دل کا لشکر تھا جس سے یہ لوگ تتر بتر ہوگئے دشمن سیدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آن چڑھا ابوسفیان بن حارثؓ آپؐ کے خچر کی

لگام تھامے ہوئے تھے اس حالت میں آپؐ (خچر سے) اترے دعا کی اور اللہ سے کامیابی چاہی۔ آپ کہہ رہے تھے۔ میں نبی ہوں جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں اے اللہ اپنی مدد نازل فرما۔ حضرت براء نے فرمایا اللہ کی قسم جب لڑائی کی آگ خوب سرخ ہوتی تو ہم آپؐ کے پاس پناہ پاتے ہم میں سے انتہائی بہادر وہی تھا جو آپؐ کے ساتھ کھڑا ہوتا تھا۔

(یہ حدیث مسلم (۷۹/۱) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ ﷺ کی لڑائی میں جرأت و بہادری

عَنْ سَلَمَةَ قَالَ:غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِی رَجُلٌ مِنَ الْعَدوِّ فَاَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰی عَنِّی فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَطَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَاهُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرٰی فَالْتَقَوْهُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَیَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرَی فَاسْتَطْلَقَ اِزَارِی فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَمَرَرْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ رَاٰی ابْنُ الاَكْوَعِ فَزَعًا" فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ: "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ "فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلاَّ مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا

بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ. فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ"۔

حضرت سلمہ بن اکوع ؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی لڑائی لڑی۔ جب دشمن سے ہمارا سامنا ہوا تو میں آگے بڑھا اور ایک گھاٹی پر چڑھا اسی اثناء میں دشمن کا ایک آدمی میرے سامنے نکلا میں نے اس پر ایک تیر پھینکا وہ اچانک میری نظروں سے غائب ہو گیا میں نہ سمجھ پایا کہ اس نے کیا کیا ہے۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں دشمن دوسری گھاٹی سے نکل آیا ہے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی لڑائی ہوئی اور صحابہ نے (شکست کھا کر) پیٹھ پھیر لی اور میں بھی شکست خوردہ پلٹا میرے اوپر دو چادریں تھی ایک بطور تہبند اور دوسری اوپر اوڑھے ہوئے تھا کہ میری تہبند کھل گئی تو میں نے دونوں کو اکٹھا کر لیا اور شکست خوردہ حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ ؐ سیاہی ملے سفید خچر پر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اکوع کے بیٹے (سلمہ) نے ضرور خوف پایا ہے" جب (دشمنوں نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ ؐ اپنے خچر سے اترے پھر زمین سے ایک مٹھی مٹی لی۔ اور ان کے چہروں کی طرف گھوم کر (مٹی پھینکتے آئے) فرمایا "بگڑ گئے چہرے (ستیاناس ہو ان چہروں کا)" ان میں سے اللہ کے پیدا کردہ ہر انسان کی اس مٹھی بھر خاک سے آنکھیں بھر گئیں تھیں۔ آخر وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اللہ عزوجل نے انہیں شکست سے دوچار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مال (بطور غنیمت) مسلمانوں میں تقسیم کر دیے۔

(یہ حدیث مسلم (۸۱/۱) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوب صورت سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذُكِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَانْطَلَقُوْا قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ. مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ : "يٰاَيُّهَا النَّاسُ ! لَنْ تُرَاعُوْا "يَرُدُّهُمْ. ثُمَّ قَالَ لِلْفَرَسِ: "وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ".

قَالَ حَمَّادٌ :وَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ اَوْ غَيْرُهُ قَالَ :كَانَ فَرَسًا لِاَبِي طَلْحَةَ يُبَطَّأُ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

حضرت انس بن مالکؓ کے پاس (ایک دفعہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا تو انہوں (حضرت انسؓ) نے فرمایا آپؐ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین وجمیل تھے لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ دشمن کی خطرہ کی آواز پر اس طرف چلے لوگوں کو اس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر بغیر زین ڈالے اور گلے میں تلوار لٹکائے ملے۔ کیونکہ آپؐ لوگوں سے پہلے وہاں پہنچ کر واپس پلٹ رہے تھے اور وہاں جانے والے اہل مدینہ سے کہہ رہے تھے "اے لوگو! تم ہر گز نہ ڈرنا" نیز انہیں واپس لوٹا رہے تھے پھر گھوڑے کے بارے فرمایا "ہم نے

اسے دریا (کی طرح رواں) پایا" یا یہ تو دریا (کی طرح) رواں ہے۔

راویوں میں سے حماد کہتے ہیں کہ ثابت یا کسی دوسرے نے مجھے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے کہا وہ ابو طلحہ کا گھوڑا تھا (اپنی بھاری بھر کم چال کی وجہ سے) پیچھے رہا کرتا تھا لیکن اس دن کے بعد سے کوئی اس سے آگے نہ نکل سکا۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۳۶) نے صحیح سند سے رویت کی ہے)

رسول اللہ ﷺ گذشتہ واقعات بیان کرتے وقت آنکھوں دیکھے کی طرح بیان کرتے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : كَاَنِّى اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِى نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ، وَهُوَيَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: "رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِىْ فَاِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ".

حضرت عبداللہؓ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء میں سے کسی ایک نبی کا حال ہمیں بیان کرتے دیکھ رہا ہوں۔ جنہیں ان کی قوم نے مارا تھا (اور انہیں خون کی حالت میں چھوڑا تھا) وہ (نبی) اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے "اے میرے رب! میری قوم کو معاف فرمادے کیونکہ وہ بے خبر ہیں۔"

(یہ حدیث ابن ماجہ (۳۲۵۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

رسول اللہ ﷺ کی جہاد پر جانے والے لشکر کے لیے دعا

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَشْخَصَ السَّرَايَا يَقُوْلُ لِلشَّاخِصِ :" اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ

وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھوٹے لشکروں کو روانہ فرماتے، تو ساتھ جانے والوں کے لیے یوں دعا فرماتے

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ"

میں تمہارے دین، تمہاری امانت، (پیچھے چھوڑی ہوئی چیزیں) اور تمہارے اعمال کے نتیجے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۷۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات میں شرکت فرمائی

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَۃَ غَزْوَۃً وَحَجَّ بَعْدَ مَا ھَاجَرَ حَجَّۃً لَمْ یَحُجَّ غَیْرَھَا حَجَّۃَ الْوَدَاعِ

حضرت زید بن ارقمؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات میں شرکت کی اور ہجرت کے بعد ایک دفعہ حج کیا (یعنی) حجۃ الوداع۔ اس کے علاوہ کوئی حج نہیں کیا۔

(یہ حدیث مسلم (۱/۱۴۴) نے روایت کی ہے)

غزوہ احد میں رسول اللہ ﷺ زخمی ہوئے

عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ رَبَاعِیَتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَ شُجَّ فِی رَاْسِہٖ. فَجَعَلَ یَسْلُتُ الدَّمَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ: "کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِیَّھُمْ وَ کَسَرُوْا رَبَاعِیَتَہٗ وَھُوَ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ" فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ "لَیْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ" [۳:آل عمران:۱۲۸]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (غزوہ) احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (سامنے کا چار دانتوں اور کچلیوں کے درمیان والا) دانت ٹوٹا اور سر پر بھی زخم آیا آپؐ خون صاف کرتے جاتے تھے اور کہتے تھے، اپنے نبی کا سر زخمی کرنے اور دانت توڑنے والی قوم کیسے فلاح پائے گی حالانکہ وہ (نبی) انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا تھا اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ تمہارا کچھ اختیار نہیں (اللہ چاہے ان کو معاف کردے اور چاہے عذاب دے)۔

حدیث مبارکہ آیت کے سبب نزول کو واضح کررہی ہے اس کے باوجود اس آیت کے سبب نزول میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض مفسرین کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منافقینؓ کے ایک گروہ پر لعنت کرنے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی کچھ مفسرین کے مطابق احد کی تباہی سے دوچار کرنے والوں کو بددعا کرنے پر یہ آیت نازل فرمائی اس آیت کو اصحاب صفہ کے قتل سے منسوب کرنے والے بھی ہیں۔ جن قاتلوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن تک بددعا کی تھی"

آیت سے مراد "مجرموں کی اصلاح یا عذاب کرنے کے بارے آپؐ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے، یا جنگ میں فتح یا شکست آپؐ کے ہاتھ میں نہیں ہے"۔

(یہ حدیث مسلم (۱/ ۱۰۴) نے روایت کی ہے)

غزوہ احد میں تیر اندازوں کا معاملہ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ اُحُدٍ وَكَانُوْا خَمْسِيْنَ رَجُلاً عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ :" اِنْ رَاَيْتُمُوْنَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلاَ تَبْرَحُوْا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ اِلَيْكُمْ وَاِنْ رَاَيْتُمُوْنَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَاَوْطَاْنَاهُمْ فَلاَ تَبْرَحُوْا حَتّٰى أُرْسِلَ اِلَيْكُمْ "فَهَزَمُوْهُمْ .قَالَ : وَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلاَخِلُهُنَّ وَ اَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ .فَقَالَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ :الْغَنِيْمَةَ اَىْ قَوْمِ الْغَنِيْمَةَ ظَهَرَ اَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ.فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جُبَيْرٍ :اَنَسِيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا : وَاللّٰهِ لَنَاْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيْبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَلَمَّا اَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوْهُهُمْ فَاَقْبَلُوْا مُنْهَزِمِيْنَ فَذٰلِكَ اِذْ يَدْعُوْهُمُ الرَّسُوْلُ فِي اُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَىْ عَشَرَ رَجُلاً فَاَصَابُوْا مِنَّا سَبْعِيْنَ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اَصَابُوْا مِنَّا الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةَ سَبْعِيْنَ اَسِيْرًا وَسَبْعِيْنَ قَتِيْلاً فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ:اَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجِيْبُوْهُ ثُمَّ قَالَ :اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ اَبِى قُحَافَةَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ .ثُمَّ قَالَ : اَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ: اَمَّا هٰؤُلاَءِ فَقَدْ قُتِلُوْا.فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ : كَذَبْتَ وَاللّٰهِ يَا عَدُوَّاللّٰهِ!اِنَّ الَّذِيْنَ عَدَدْتَ لَاَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِىَ لَكَ مَا يَسُوْءُكَ قَالَ: يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ

وَالْحَرْبُ سِجَالٌ اِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْبِهَاوَلَمْ تَسُؤْنِي ثُمَّ اَخَذَ يَرْتَجِزُ :اُعْلُ هُبَلْ اُعْلُ هُبَلْ.فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :" اَلاَ تُجِيْبُوْا لَهُ "قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !مَا نَقُوْلُ قَالَ : "قُوْلُوْا اللّٰهُ أَعْلٰى وَأَجَلُّ".قَالَ:اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلاَ عُزّٰى لَكُمْ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"اَلاَ تُجِيْبُوْا لَهُ"؟قَالُوْا:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقُوْلُ؟ قَالَ:" قُوْلُوْا اللّٰهُ مَوْلاَنَا وَلاَ مَوْلٰى لَكُمْ".

حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ) احد کے دن پچاس پیادہ (سپاہیوں) پر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کو کمانڈر مقرر کر دیا اور فرمایا" (اے میرے اصحاب) اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تو اس وقت بھی تم نے اس مقام (جس پر تمہیں متعین کر رہا ہوں) کو ہرگز نہ چھوڑنا جب تک کہ میں تمہیں بلانہ بھیجوں اور اگر تم دیکھو کہ دشمن پر ہم نے فتح پائی اور انہیں کچل ڈالا ہے تب بھی میرے بلانے تک تم نے اپنی جگہ ہرگز نہیں چھوڑنی ہے" (یوں آپ نے جگہ نہ چھوڑنے کا قطعی حکم فرمادیا)

اس کے بعد (لڑائی شروع ہوئی اور پہلے حملے میں) مسلمانوں نے مشرکوں کو ہزیمت سے دوچار کر دیا راوی (حضرت براء بن عازبؓ) کہتے ہیں اللہ کی قسم میں نے (اس وقت دشمن کی فوج سے مشرک) عورتیں دیکھیں انہوں نے اپنے کپڑے سمیٹے ہوئے تھے ان کی پازیبیں اور پنڈلیاں نظر آرہی تھیں اور وہ (شکست کی وجہ سے اور پہاڑ پر چڑھنے کے لیئے) تیزی سے بھاگی جارہی تھیں مسلمانوں کے اس غلبہ کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھیوں نے کہنا شروع کر

دیا بھائیو! مال غنیمت، مال غنیمت تم یہاں کا ہے کے انتظار میں ہو (چلو چلیں اور ہم بھی مال غنیمت اکٹھا کریں)

حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے اس پر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تمہیں حکم دیا تھا کیا اس کو بھول گئے ہو؟ لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ اللہ کی قسم! ہم ضرور اپنے بھائیوں کے پاس جائیں گے اور مال غنیمت میں سے جو کچھ ہمارا حصہ ہے وہ ضرور لیں گے (اور متعین کردہ جگہ کو چھوڑ کر لشکر میں آن ملے) ابھی یہ پہنچ ہی پائے تھے کہ (دشمن کے دوبارہ حملے کی وجہ سے) ان کے چہرے پھیر دیئے گئے۔ فوج (کی ساری طاقت) شکست خوردہ ہونے پر (مدینے کی طرف) واپسی شروع ہوئی۔

یہی ابتری کی گھڑی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پیچھے سے (اے اللہ کے بندو! میری طرف آؤ، اے اللہ کے بندو! میری طرف آؤ میں اللہ کا رسول ہوں جو واپس پلٹے گا اور دشمن اس پر حملہ کرے گا تو اس کے لیے جنت ہے کہتے ہوئے) آواز دے رہے تھے۔ اس موقع پر نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تھے۔

احد کی لڑائی میں مشرکین نے ہمارے ستر آدمی شہید کیے جبکہ بدر کی لڑائی میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام اور صحابہ کرام نے مشرکین کے ایک سو چالیس آدمیوں میں سے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قید کیا تھا (لڑائی رکنے پر مشرکوں کے رئیس) ابوسفیان (مسلمانوں کو) تین دفعہ پکارا

کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے؟ (یعنی کیا وہ زندہ ہیں؟) لیکن نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے اس کا جواب دینے سے منع فرمادیا۔ پھر ابوسفیان نے تین بار

پکارا

کیا تم میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ) ہے؟ پھر تین بار پکارا کیا تم میں ابن الخطاب (حضرت عمر فاروقؓ) ہے؟

اس کے بعد مشرکین مکہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا (جان لو) یہ لوگ سب کے سب مارے گئے اب حضرت عمرؓ اپنے آپ کو نہ روک سکے اور کہا

اے اللہ کے دشمن! بخدا تو نے جھوٹ بولا ہے اچھی طرح جان لے جن کا تو نام لے رہا ہے وہ سارے کے سارے زندہ ہیں اور (کل فتح مکہ کے موقع پر) تجھے نقصان پہنچانے والی ہماری قوت ہے۔

ابوسفیان نے حضرت عمرؓ کے جواب میں کہا آج جنگ بدر کا بدلہ مل گیا لڑائی ڈول کی طرح ہوتی ہے (جس طرح کنویں کا ڈول کہ ایک اوپر اور دوسرا نیچے ہوتا ہے اس طرح کبھی تم غالب اور کبھی ہم غالب) اب تم اپنے مقتولین میں سے بعض کو مثلہ (ناک کان کٹے ہوئے) کی حالت میں پاؤ گے میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ بات مجھے ناگوار بھی محسوس نہ ہوئی پھر (ابوسفیان) اس طرح رجز پڑھنے لگا

اے ہبل تو سر بلند ہوا   اے ہبل تو سر بلند ہوا

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ سن کر فرمایا "مسلمانو! تم (ابوسفیان کا) جواب نہیں دو گے؟ صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ! کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا "کہو اللہ کی ذات ہی بلند اور ارفع ہے (صحابہ کے یوں جواب دینے پر) ابوسفیان نے کہا

ہمارے پاس عزیٰ ہے تمہارے پاس عزیٰ نہیں ہے (یہ سن کر) نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے صحابہ سے پوچھا "اس کا جواب نہیں دو گے"؟ صحابہ نے عرض

کیا ہم اس کا جواب کیونکر دیں؟ آپ نے فرمایا "کہو اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے"۔ (اور انہوں نے یوں جواب دیا)

خنجر والا واقعہ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ اتَّخَذَتْ یَوْمَ حُنَیْنٍ خِنْجَرًا فَکَانَ مَعَهَا فَرَآهَا اَبُوْطَلْحَةَ فَقَالَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!هٰذِهٖ اُمُّ سُلَیْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:"مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ" قَالَتْ : اِتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنَا مِنِّی اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ.قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوْا بِکَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :" یَا اُمَّ سُلَیْمٍ ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ".

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ (غزوہ) حنین کے دن (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک خنجر لیا وہ خنجر ان کے پاس تھا۔ یہ دیکھ کر ابو طلحہ (ان کے خاوند) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس خنجر ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ان سے پوچھا "یہ خنجر کیسا ہے؟" انہوں نے جواب دیا کہ میں نے یہ خنجر اس لیے لیا ہے تاکہ اگر مشرکوں میں سے کوئی ایک میرے پاس آیا تو اس (خنجر) سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی علیہ وسلم ہنس پڑے۔ ام سلیم نے کہا اے اللہ کے رسول! ہمارے علاوہ آزاد لوگوں میں سے جو آپ سے (فتح مکہ پر) شکست خوردہ ہیں انہیں قتل کر دیجئے (کیونکہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوئے ہیں) اس

پر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا "اے ام سلیم! (کافروں کے شر سے) اللہ تعالی کفایت کر گیا اور (ہمارے ساتھ) احسان کیا"۔

(یہ حدیث مسلم (۱/ ۱۳۴) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشرکوں کے ہاتھوں سے اٹھائی ہوئی تکالیف

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ :بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى عِنْدَ الْبَيْتِ وَاَبُوْجَهْلٍ وَاَصْحَابٌ لَهُ جُلُوْسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرٌ بَالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ : اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلَى سَلاَ جَزُوْرِ بَنِى فَلاَنٍ فَيَاْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِى كَتِفَى مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ؟ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَاَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوْا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيْلُ عَلَى بَعْضٍ وَاَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِى مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَاَخبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَ تْ وَهِىَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلاَثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ:" اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ" ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوْا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ " اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِى جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ ،وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ،وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ ، وَالْوَلِيْدَ بْنِ

عُقْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِى مُعَيْطٍ "(وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ) فَوَالَّذِى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوْا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ.

قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ: الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اپنے دوستوں سمیت بیٹھا ہوا تھا۔ گذشتہ روز (مکہ میں) ایک اونٹنی ذبح کی گئی تھی۔ ابو جہل نے کہا، کون بنی فلاں کی اونٹنی کا بچہ دان لاتا ہے اور اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مونڈھوں کے درمیان رکھتا ہے جبکہ آپؐ سجدہ میں ہوں۔ ان کا بدبخت شقی (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اٹھا اور لے آیا۔ جب نبی علیہ الصلاۃ والسلام سجدہ میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اسے رکھ دیا۔ اس پر وہ ہنسنے لگے اور (ہنسی کے مارے) ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ میں کھڑا دیکھ رہا تھا اگر مجھ میں طاقت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ سے اسے اٹھا پھینکتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے، وہ سر نہیں اٹھا رہے تھے حتی کہ ایک آدمی گیا اور حضرت فاطمہؓ کو اس کی خبر دی حضرت فاطمہ اس وقت بچی سی تھیں وہ فوراً آئیں (اور آپ کی پیٹھ سے) اسے اتار پھینکا پھر ان (مشرکوں) کی طرف پھر کر انہیں برا بھلا کہنے لگیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر چکے تو آواز بلند کی اور ان سب پر بددعا کی اور آپؐ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب (اللہ سے کچھ) مانگتے تو تین بار مانگتے پھر آپؐ نے تین بار فرمایا

"اے اللہ قریش تیرے حوالے ہیں" مشرکین نے جب آپؐ کی آواز سنی توان کی ہنسی جاتی رہی اور آپؐ کی بد دعا سے ڈر گئے۔ پھر آپؐ نے یہ دعا کی. اے اللہ. ابو جہل بن ھشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط، تیرے سپرد ہیں راوی کہتا ہے ساتواں نام مجھے یاد نہیں رہا (جو کہ بخاری کی راویت میں عمارہ بن ولید ہے) اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے البتہ میں (راوی) نے ان سب لوگوں کو جن کا آپؐ نے نام لیا تھا بدر کے دن مردار پڑے ہوئے دیکھا تھا پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے گڑھے میں پھینک دیا گیا۔

ابو اسحاق نے کہا اس حدیث میں ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے۔

(یہ حدیث مسلم (۱/ ۱۰۷) نے روایت کی ہے).

رسول اللہ ﷺ کا مشرکوں کی طرف سے ایذا اٹھانے کے باوجود ان کے لیے بد دعا نہ کرنا

عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اهَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ؟ فَقَالَ:" لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِی عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَا لِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِی اِلَى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلَى وَجْهِی فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلاَّ بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ. فَرَفَعْتُ رَاْسِی فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِی فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ فَنَادَانِی. فَقَالَ :اِنَّ اللّٰهَ

عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ" .قَالَ :" فَنَادَانِى مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ :يَا مُحَمَّدُ ! اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِى رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِى بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ ؟ اِنْ شِئْتَ اَنْ اَطْبِقَ عَلَيْهِمُ الاَخْشَبَيْنَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلاَبِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لاَ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا".

حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اے اللہ کے رسول !کیا آپؐ پر احد کے دن سے بھی کوئی سخت دن گزرا ہے ؟آپؐ نے فرمایا "میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور ان کے ہاتھوں سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ کے دن پہنچی۔جب میں نے عبدیالیل کے بیٹے پر اپنے آپ کو پیش کیا لیکن اس نے مجھے (یعنی اسلام) قبول نہ کیا میں چلا آیا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا اور "قرن الثعالب" پہنچ کر مجھے ہوش آیا (قدرے رنج سے نکلا) اور میں نے سر اٹھایا ،کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل ہے جس نے مجھ پر سایہ کر رکھا ہے۔میں نے دیکھا اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں انہوں نے مجھے آواز دی کہ اللہ عزوجل نے وہ سب کچھ سنا ہے جو آپؐ نے قومؐ سے کہا ہے اور رد میں انہوں نے جو جواب دیا ہے۔اور پہاڑوں کے فرشتے کو آپؐ کی طرف بھیجا ہے تاکہ ان کے بارے جو چاہیں آپؐ اسے حکم کریں" پھر فرمایا" اس کے پیچھے مجھے ملک الجبال نے پکارا اور سلام عرض کیا اور کہا اے محمد !بلاشبہ اللہ نے آپؐ کی قوم کی

باتیں سنی ہیں میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور آپؐ کے رب نے مجھے آپؐ کی طرف اس لیے بھیجا ہے کہ آپؐ جو چاہتے ہیں مجھے حکم کریں اگر آپؐ چاہیں تو میں ان پر دونوں پہاڑ ملا دوں"۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا "مجھے امید ہے کہ اللہ ان کی اولادوں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ بالکل کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے"۔

(یہ حدیث مسلم (۱/۱۱۱) نے روایت کی ہے)

رسول اللہ ﷺ کی دشمن کے لیے بددعا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی یَقُوْلُ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الاَحْزَابِ فَقَالَ: " اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ ،اهْزِمِ الاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کی لڑائی کے دن) احزاب (یعنی مشرکوں) پر بددعا کرتے ہوئے فرمایا

" اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ "

اے قرآن کے نازل کرنے والے! (دشمنوں کے ساتھ) جلد حساب چکانے والے! اے میرے اللہ! (مدینہ کے سامنے جمع ہونے والے) احزاب (یعنی یہ عرب قبائل) کو تو بکھیر دے۔ اے اللہ! انہیں ہزیمت سے دوچار کر اور (ان کے ارادوں کو تو) ہلا کر رکھ دے۔ (تاکہ اپنی جگہوں پر جمے نہ رہیں)

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۵۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد مسلسل جاری رہے گا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میری امت میں سے ایک گروہ حق پر لڑتا رہے گا اور ان سے دشمنی کرنے والوں پر غالب آئے گا حتی کہ وہ آخر پر مسیح دجال سے جہاد کریں گے"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۱۷۰) نے صحیح سند روایت کی ہے)

فتح مکہ کے بعد بھی جہاد ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ـ:"لاَهِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا" .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح (یعنی) فتح مکہ کے دن فرمایا" (فتح مکہ کے بعد) ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے۔ جب جہاد کے لیے پکارا جائے تو فورا اس کی طرف بھاگ نکلو"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۱۶۷) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کی دو قسمیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:"اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ ، فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الاِمَامَ وَاَنْفَقَ

الْكَرِيْمَةَ ،وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ ،وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً ، وَعَصَى الاِمَامَ ، وَاَفْسَدَ فِي الاَرْضِ فَاِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لڑائی دو طرح کی ہے۔ایک وہ آدمی جو اللہ کی رضا طلب کرتا ہے امام کی اطاعت کرتا ہے، سب سے قیمتی مال خرچ کرتا ہے، ساتھیوں کے لیے آسانی پیدا کرتا ہے، فساد سے اجتناب کرتا ہے۔اس کا سونا جاگنا سب کچھ باعث ثواب ہے اور جس کسی نے فخر کی غرض سے ،ریا کاری کی خاطر، شہرت چاہتے ہوئے جہاد کیا اور امام کی نافرمانی کی زمین پر فساد مچایا وہ ثواب کما کر واپس نہیں ہوگا۔(بلکہ خالی ہاتھ پلٹے گا) ۔

(یہ حدیث ابوداود (۲۱۹۵) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

قیامت تک اللہ کی خاطر جہاد کرنے والے لوگ پائے جائیں گے

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :"لاَ يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرِيْنَ لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَاْتِيَ اَمْرُاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت میں سے ہمیشہ حق پر ایک گروہ اپنے دشمن پر غالب ہونے والا ہو گا۔انکی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اللہ کا حکم (قیامت کا دن) آنے تک یہ گروہ موجود رہے گا"

(یہ حدیث ابن ماجہ (۱۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا چاہے مالدار ہی کیوں نہ ہو وہ زکوۃ (صدقہ) لے سکتا ہے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :" لاَ تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ اِلاَّ لِخَمْسَۃٍ لِعَامِلٍ عَلَیْھَا ،اَوْ لِغَازٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ،اَوْ لِغَنِیٍّ اشْتَرَاھَا بِمَالِہٖ ،اَوْ فَقِیْرٍ تُصُدِّقَ عَلَیْہِ فَاَھْدَاھَا لِغَنِیٍّ اَوْ غَارِمٍ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ان پانچ آدمیوں کے علاوہ کسی مالدار کے لیے زکوۃ لینا حلال نہیں عامل زکوۃ (زکوۃ اکٹھی کرنے والا)، اللہ کی راہ کا مجاہد، زکوۃ کے عامل کو اپنے مال کے ساتھ خریدنے والا مالدار، فقیر، کا امیر کو کردہ ہدیہ، جو اسے بطور صدقہ ملا تھا۔ اور (مسلمانوں کے درمیان پائے جانے والے مالدار) مقروض"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۱۴۹۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد میں عورتوں کی کارکردگی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَیْمٍ وَنِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَہٗ اِذَا غَزَا فَیَسْقِیْنَ الْمَاءَ وَ یُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد پر ام سلیم کو ساتھ لے جاتے اور انصار کی بعض عورتوں بھی ساتھ ہوتی تھیں۔ یہ عورتیں پانی پلایا کرتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔

(یہ حدیث مسلم (۱/۱۳۵) نے روایت کی ہے)

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعِوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْقَتْلٰى وَالْجَرْحٰى اِلَى الْمَدِيْنَةِ.

ربیع بنت معوذؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم (عورتیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد پر نکلا کرتی تھیں ہم مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کیا کرتی تھیں زخمیوں اور شہیدوں کو مدینے منتقل کیا کرتے تھے۔

(یہ حدیث بخاری (۲۸۸۳) نے روایت کی ہے)

حضرت ام عطیہؓ کی خدمات جہاد

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ وَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى.

حضرت ام عطیہ انصاریہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی۔ میں انکی اشیاء کے پاس نگرانی کرتی ان کے لیے کھانا پکاتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور مریضوں کی دیکھ بھال کرتی تھی۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۳۰۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عورتوں کا جہاد کرنے والے مردوں کی مدد کرنا۔
(پانی اٹھانا، زخمیوں کا علاج کرنا)

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ؟ وَهَلْ

كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا يُسْهِمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ.

نجدۃ الحروری نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو خط لکھ کر پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو غزوات پر ساتھ لے جاتے تھے اور ان کا حصہ (مال غنیمت میں) بھی مقرر کیا کرتے تھے؟ اس پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یوں (جواب) لکھا: مجھے خط لکھ کر تم جو پوچھ رہے ہو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو بھی جہاد میں ساتھ شریک کیا کرتے تھے؟ ہاں۔ آپؐ عورتوں کو ساتھ لے جاتے تھے وہ (عورتیں) بیماروں کا علاج کرتیں اور مال غنیمت سے بھی کچھ پاتیں تھیں۔ باقی رہا مال غنیمت میں سے حصہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ان کے لیے مقرر نہیں کیا کرتے تھے۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۲۶۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مسلمانوں کا یہودیوں کے خلاف جہاد کرنا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ اَحَدُهُمْ وَرَآءَ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ :يَا عَبْدَاللّٰهِ ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَآئِ فَاقْتُلْهُ .وَ فِي رِوَايَةٍ لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آئندہ) تم یہودیوں سے لڑائی کرو گے حتی کہ ان (یہودیوں) میں سے کوئی ایک اگر اپنے آپ کو پتھر کے پیچھے

چھپائے گا تو (پتھر) پکارے گا اے اللہ کے بندے! (ارے مسلمان) یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا) ہوا ہے اسے قتل کر ڈال۔ایک اور روایت میں ہے کہ مسلمانوں کی یہودیوں سے (خونریز) جنگ نہ ہونے تک قیامت قائم نہیں ہو گی اور باقی ماندہ حدیث بھی ذکر کی (کہ اس جنگ میں مسلمان تمام یہودیوں کو قتل کر دیں گے اور اگر کوئی ایک یہودی بھی پتھر کے پیچھے چھپا تو پتھر اظہار دشمنی کرتے ہوئے پکارے گا اے مسلمان! میرے پیچھے چھپے ہوئے یہودی کو بھی قتل کر ڈالو یہ بات اس حدیث میں کہی گئی ہے۔)

(یہ حدیث بخاری (۲۹۲۵،۲۹۲۶) نے روایت کی ہے)

اہمیت جہاد
کے بارے
آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ

اہمیت جہاد بیان کرنے والی آیات قرآنیہ

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴿﴾ [۵:المائدۃ:۵۴]

اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہو گی۔ وہ نرم دل ہونگے مسلمانوں پر، اور سخت اور تیز ہونگے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور بڑا زبردست علم والا ہے۔

وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّیَکُوْنَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ فَاِنِ انْتَھَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ﴿﴾ [۸:الانفال:۳۹]

اور تم ان سے اس حد تک لڑو ان میں سے فساد عقیدہ نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ پھر اگر یہ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَوْلٰکُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ﴿﴾ [۸:الانفال:۴۰]

اور اگر روگردانی کریں تو یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارا رفیق ہے اور وہ

بہت اچھا مددگار ہے۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴿﴾ [۹:التوبة:۱۹]

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے، جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو راہ نہیں دکھاتا ہے۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۳]

یقیناً تمہارے لیے عبرت کی نشانی تھی ان دو جماعتوں میں جو گتھ گئی تھیں۔ ایک جماعت تو اللہ کی راہ میں لڑ رہی تھی اور دوسرا گروہ کافروں کا تھا۔ وہ انہیں آنکھوں سے اپنے سے دوگنا دیکھتے تھے اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی مدد سے قوی کرتا ہے یقیناً اس میں آنکھوں والے کے لئے بڑی عبرت ہے۔

اہمیت جہاد بیان کرنے والی احادیث صحیحہ

پہلے اسلام پھر جہاد

عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَا وَاَخِی فَقُلْتُ : بَایِعْنَا عَلَی الْهِجْرَةِ .فَقَالَ :" مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا فَقُلْتُ :عَلَامَ تُبَایِعُنَا ؟قَالَ :"عَلَی الاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ ".

حضرت مجاشع (ابن مسعودؓ) بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بھائی (مجاہد ابن مسعودؓ) کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! (مدینہ کی طرف) ہجرت پر ہمارے ساتھ عہد اور اجازت عنایت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا "ہجرت کا حکم، (فتح مکہ سے پہلے) ہجرت کرنے والوں کے بارے گزر چکا (یعنی یہ ان کے ساتھ ہے) میں نے عرض کیا پھر آپ ہمیں کس چیز پر بیعت کا ارشاد کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا !

"(پہلے) اسلام، (پھر) جہاد پر"۔

(یہ حدیث بخاری (۲۹۶۲) نے روایت کی ہے)

دشمنوں کے بالمقابل اسلحہ تیار کرنا

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ:" ﴿ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ﴾، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا "اپنی ہمت کے مطابق (اپنے دشمنوں کے مقابلے میں) قوت تیار کرو۔ سن لو! قوت تیر پھینکنا ہے، سن لو! قوت تیر اندازی میں ہے، سن لو! قوت تیر اندازی (فائرنگ) میں ہے۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۲۱۹۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

زکوۃ ادا کرنا جہاد کرنا

عَنْ وَهَبٍ قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ شَأْنِ ثَقِيْفٍ إِذْ بَايَعَتْ. قَالَ : اِشْتَرَطَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ لاَ صَدَقَةَ عَلَيْهَا وَلاَ جِهَادَ . وَاَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: "سَيَتَصَدَّقُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ اِذَا اَسْلَمُوْا".

حضرت وھب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے دریافت کیا کہ بیعت کے وقت ثقیف کے لوگوں کی کیا کیفیت تھی؟ حضرت جابرؓ نے فرمایا (ثقیف کے لوگوں نے) صدقات وزکوۃ ادا نہ کرنے اور جہاد میں حصہ نہ لینے کی شرط رکھی۔ اس کے بعد (حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ) میں نے سنا نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام فرمارہے تھے "مسلمان ہونے پر زکوۃ ادا کریں گے اور جہاد (بھی) کریں گے"۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۲۶۱۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

تیر اندازی کی اہمیت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِنَفَرٍ يَرْمُوْنَ. فَقَالَ : "رَمْيًا بَنِي اِسْمَاعِيْلَ ، فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ نبی اسلم کے) چند لوگوں کے پاس سے گزرے جو کہ تیر اندازی کر رہے تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا "اے نبی اسماعیل تیر اندازی جاری رکھو۔ بے شک تمہارے باپ (اسماعیل علیہ السلام) بھی ایک (ماہر) تیر انداز تھے۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۷۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

تیر و دیگر اشیاء (مہارت کی غرض سے) پھینکنے کی اہمیت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقْرَاءُ عَلَى الْمِنْبَرِ:﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾اَلاَ وَاِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْىُ " ثَلاَثَ مَرَّاتٍ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر تین بار اس آیت کی تلاوت فرمائی "وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ" تم اپنے دشمنوں کے مقابل اپنی ہمت (اور وسائل) کے مطابق (جنگی) قوت تیار رکھو۔ (نیز آپؐ نے فرمایا) اچھی طرح جان لو (اس دور میں) قوت تیر اندازی (میں) ہے۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۶۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بذات خود لڑائی کی کمان کرنا

عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَآءِ: يَا اَبَا عُمَارَةَ! اَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ .قَالَ : لاَ وَاللّٰهِ!مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهِ وَ اَخِفَّاؤُهُمْ .حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلاَحٌ ،اَوْ كَثِيْرُ سِلاَحٍ! فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لاَ يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعُ

هَوَازِنَ وَبَنِی نَصْرٍ. فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا یَکَادُوْنَ یُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهِ الْبَیْضَاءِ . وَاَبُوْسُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ یَقُوْدُ بِهٖ، فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ . وَ قَالَ :

اَنَا النَّبِیُّ لاَ کَذِبْ　　　　اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

ایک آدمی نے حضرت براءبن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو عمارہ! کیا تم لوگ (غزوہ) حنین کے دن بھاگ نکلے تھے ؟انہوں نے کہا نہیں ،اللہ کی قسم !رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ لیکن یہ ہوا تھا کہ آپؐ کے اصحاب میں سے چند جوان اور جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے ،(میدان میں) نکلے۔ان کا مقابلہ ھوازن اور بنو نصر کے ایسے تیر اندازوں سے ہوا تھا جن کا کوئی تیر خطا نہیں ہوتا تھا۔ انہوں نے یکبارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کوئی تیر خالی نہ جاتا۔وہاں وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کہ (اس خچر کو) . تھے آپؐ فوراً نیچے اترے اور (اللہ سے) مدد مانگی نیز فرمانے لگے

"میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے . میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں"۔

(اس مفہوم کی حدیث بخاری (۲۹۳۰) نیز (مسلم (۱/۷۸) نے بھی روایت کی ہے)

غزوہ احد

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ

النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَبُوْطَلْحَةَ بَيْنَ يَدَىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ : وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلاً رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلاَثًا .قَالَ :فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ : "اُنْثُرْهَا لاَبِى طَلْحَةَ"قَالَ : وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِبِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّى !لاَ تُشْرِفْ لاَ يُصِبْكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِى دُوْنَ نَحْرِكَ .قَالَ :وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِى بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرَىٰ خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُلاَنِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُوْنِهِمَا .ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِى اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِى اَفْوَاهِ الْقَوْمِ .وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَىْ اَبِى طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلاَثًا ، مِنَ النُّعَاسِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن (معرکہ برپا ہونے پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میں سے بعض لوگوں نے شکست کھائی (اور آپؐ کو چھوڑ دیا)۔ تاہم حضرت ابو طلحہؓ آپؐ کے سامنے رہے اور سپر (ڈھال) سے آپؐ پر اوٹ کر رکھی تھی۔ ابو طلحہؓ بڑے زبردست تیر انداز تھے اس دن انکی دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں۔ پاس سے جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر گزرتا تو آپؐ فرماتے "یہ تیر ابو طلحہؓ کے لیے چھوڑ دو"۔ نبی اکرم علیہ الصلاۃ والسلام گردن اٹھا کر دشمنوں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، آپ گردن نہ اٹھائیں

کہیں دشمن کا کوئی تیر آپ کو نہ لگ جائے، میر اگلا آپ کے گلے کی بجائے (ان کے سامنے رہے)۔ بے شک عائشہ بنت ابی بکرؓ اور ام سلیمؓ کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں اور میں ان کی پنڈلیوں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا۔ پانی کے مشکیزے اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے پہلے غازیوں کے منہ میں ڈالتیں، خالی ہونے پر جاکر پھر بھر لاتیں اور لوگوں کے منہ میں ڈالتی چلی جاتیں۔ بے شک اونگھ کی وجہ سے ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا تین بار تلوار گری۔

(یہ حدیث مسلم (۱/ ۱۳۶) نے روایت کی ہے)

جہاد میں رسول اکرم ﷺ کی انگلی کا زخمی ہونا

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ : دَمِيَتْ اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِى بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ. فَقَالَ :

هَلْ اَنْتِ اِلاَّ اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِى سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ

غزوات میں سے کسی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی زخمی ہونے پر خون بہنے لگا تو آپ نے فرمایا تو ایک خون بہانے والی انگلی کے سوا کچھ نہیں، اور تجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ اللہ کی راہ میں پہنچی ہے۔

(یہ حدیث مسلم (۱/ ۱۱۲) نے روایت کی ہے)

پیش آمدہ مشکل گھڑیوں میں اللہ کی رضا کی خاطر کمزوری نہ دکھانا

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ:
" اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِىُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَ فِى كُلٍّ خَيْرٌ. اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلاَ تَعْجَزْ فَاِنْ

أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا وَ كَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" قوی مومن، کمزور مومن سے زیادہ خیر (وبرکت) والا اور اللہ کے ہاں زیادہ پیارا ہے تاہم دونوں میں خیر ہے تیرے لیے جو کچھ نفع بخش ہے اس کی طلب کر (مفید چیزوں کے لیے) اللہ سے مدد مانگنے میں کوتاہی نہ دکھا اگر کوئی (ناپسندیدہ) بات تیرے ساتھ ہو تو یوں نہ کہنا کاش میں یوں کرتا، ایسے کرتا (اور یہ بات میرے ساتھ نہ ہوتی)۔ بلکہ تو کہہ اللہ کی تقدیر میں (یوں ہی) تھا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کیونکہ کلمہ "لو" (یوں کر لیتا، ایسے ہو جاتا) شیطانی (وسوسے اور) عمل کی راہ کھولتا ہے"۔ (تقدیر کے مخالف وسوسے دل میں پیدا کرتا ہے)'

(یہ حدیث ابن ماجہ (۶۴) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راہ جہاد میں شہادت پانے کے بعد دوبارہ زندگی پا کر پھر سے جہاد کرنے کی تمنا کرنا.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: " أَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهِ وَيُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيْلِي وَإِيْمَانٌ بِي وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَأَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ ثُمَّ .قَالَ: " وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ! لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَخْرُجُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَبَدًا لٰكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً

فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِي وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ تَتَخَلَّفُوْنَ بَعْدِيْ. وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ! لَوَدِدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلَ، اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ، ثُمَّ اَغْزُوَ فَاُقْتَلَ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے اس مسلمان کے لیے (بڑی عزت و تکریم اور بہت ثواب) تیار کیا ہے جو اس کی راہ میں جہاد پر نکلا، (اللہ فرماتے ہیں) کہ اسے جہاد پر، مجھ پر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق میری راہ میں نکالتے ہیں۔ (اللہ فرماتے ہیں) اب میرے ذمہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کروں یا وہ جس جگہ (گھر) سے نکلا تھا وہاں اس حال میں پلٹے کہ اس نے ثواب کما رکھا ہو اور مال غنیمت حاصل کر رکھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں پر بھاری ہونے کا (اندیشہ) نہ ہوتا تو اللہ کے راستے میں (جہاد پر) نکلنے والے کسی بھی میدان جہاد سے ہرگز پیچھے نہ رہتا لیکن میرے پاس کوئی امکان نہیں کہ انہیں سواری مہیا کروں وہ بھی کوئی امکان (ذریعہ) نہیں پا رہے ہیں کہ (سوار ہو کر) میرے پیچھے چلے آئیں اگر میں جہاد پر چلا جاؤں تو (جہاد سے) پیچھے رہنے والوں کے دل خوش نہیں رہتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھوں میں محمد کی جان ہے میری آرزو ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہوں، پھر (زندہ ہو کر) جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاؤں، پھر (دوبارہ زندہ ہو کر) جہاد کرتے ہوئے شہید ہوں۔"

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۷۵۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا جذبہ جہاد

عَنْ اَسْلَمَ اَبِی عِمْرَانَ قَالَ :غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ،نُرِیْدُ الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةَ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ وَالرُّوْمُ مُلْصِقُوا ظُهُوْرَهُمْ بِحَائِطِ الْمَدِیْنَةِ ، فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ ، مَهْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ یُلْقِی بِیَدَیْهِ اِلَى التَّهْلُکَةِ. فَقَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ : اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآیَةُ فِیْنَا مَعْشَرَ الاَنْصَارِ! لَمَّا نَصَرَاللّٰهُ نَبِیَّهُ ، وَاَظْهَرَ الاِسْلاَمَ ، قُلْنَا هَلُمَّ نُقِیْمُ فِی اَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَا ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى" ﴿وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلاَ تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَى التَّهْلُکَةِ﴾ فَالاِلْقَاءُ بِالاَیْدِیْ اِلَى التَّهْلُکَةِ اِنْ نُقِیْمَ فِی اَمْوَالِنَا وَنُصْلِحَهَا وَنَدَعَ الْجِهَادَ .

قَالَ اَبُوْعِمْرَانَ : فَلَمْ یَزَلْ اَبُوْ اَیُّوْبَ یُجَاهِدُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی دُفِنَ بِالْقُسْطَنْطِیْنِیَّةِ.

حضرت اسلم ابو عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینے سے قسطنطنیہ (استنبول) کے ارادے سے نکلے۔جماعت (مجاہدین) کے امیر حضرت عبدالرحمٰن بن خالد بن ولید تھے۔رومی (ہمارے انتظار میں) شہر کی دیوار سے پیٹھ لگائے (کھڑے) تھے۔(ہم میں سے) ایک آدمی نے دشمن پر ہتھیار اٹھایا(حملہ کیا)لوگوں نے اسے کہا ٹھہرو، ٹھہرو لاَاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ! اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔اس پر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے جماعت انصار!

یہ آیت تو ہماری شان میں نازل ہوئی تھی۔ جب اللہ نے اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی مدد فرمائی تھی اور اسلام کو غالب کیا تھا تو ہم نے کہا چلو اب اپنے مالوں (اونٹوں /باغوں) میں رہیں اور ان کو سنواریں (اس پر) اللہ تعالی نے آیت نازل فرمائی (اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) اپنے مالوں میں ٹھہرنا ان کی اصلاح میں مصروف ہونا، اور جہاد ترک کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

ابو عمران نے کہا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ (شہید ہو کر) استنبول میں دفن ہونے تک اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔

(یہ حدیث ابو داوٗد (۲۱۹۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

میری امت کی سیاحت اللہ کی راہ میں جہاد ہے

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِئْذَنْ لِی فِی السِّیَاحَةِ . قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہَ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ سِیَاحَةَ اُمَّتِی الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالَی".

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے سیاحت کی اجازت فرمائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت کی سیاحت اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنا ہے"۔

(یہ حدیث ابو داوٗد (۲۱۷۲) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

جہاد کیسے کیا جائے؟
کے بارے
آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ

جہاد کیسے کیا جائے؟
آیات قرآنیہ

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴿﴾ [۳ : آل عمران : ۱۰۳]

اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے ہو اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا﴿﴾

[٤ :النساء:٥٩]

اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول کی طرف اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر

ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے لیے بہت اچھا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ﴿﴾

[۲:البقرة:۱۵۵]

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے بھوک پیاس سے مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴿﴾ [۲:البقرة:۱۹۵]

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور سلوک و احسان کرو اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِیْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴿﴾ [۲:البقرة:۲۱۷]

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں

آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے۔ لیکن اللہ کی راہ سے روکنا اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین میں سے مرتد کر دیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں۔ اور اسی کفر کی حالت میں مریں ان کے اعمال دینوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہونگے اور ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

لَنْ یَّضُرُّوْکُمْ اِلَّآ اَذًی وَاِنْ یُّقَاتِلُوْکُمْ یُوَلُّوْکُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ۝ [۳:آل عمران:۱۱۱]

یہ لوگ تمہیں ستانے کے سوا اور زیادہ کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اگر لڑائی کا موقع آجائے تو پیٹھ موڑلیں گے پھر مدد نہ کیے جائیں گے۔

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوااللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ [۳:آل عمران:۲۰۰]

اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رہو اور جہاد کے لیے تیار رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ۝ [۸:الانفال:۱۵]

اے ایمان والو! جب تم کافروں سے دوبدو مقابل ہو جاؤ تو ان سے پشت مت پھیر لینا۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴿﴾

[٨:الانفال:١٦]

اور جو شخص ان سے اس موقع پر پشت پھیرے گا مگر ہاں جو لڑائی کے لیے پینترا بدلتا ہو یا جو اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آئے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴿﴾

[٨:الانفال:١٧]

سو تم نے انہیں قتل نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا اور آپؐ نے خاک کی مٹھی نہیں پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ پھینکی اور تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے انکی محنت کا خوب عوض دے بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ﴿﴾ [٨:الانفال:٣٨]

آپ ان کافروں سے کہہ دیجیے کہ اگر یہ لوگ باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیے جائیں گے اور اگر اپنی وہی عادت رکھیں گے تو کفار سابقین کے حق میں قانون نافذ ہو چکا ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّاللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴿﴾ [٨:الانفال:٦٠]

تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی ہر طاقت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی کہ ان سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوفزدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو جنہیں تم نہیں جانتے اللہ انہیں خوب جان رہا ہے۔ جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں صرف کردو گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ﴿﴾

[٨:الانفال:٦٥]

اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کا جوش دلاؤ اگر تم میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں ایک سو ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب رہیں گے اس واسطے کہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں۔

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ

بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴿﴾ [۸:الانفال:٦٦]

اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہونگے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہونگے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَّاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ﴿﴾ [۹:التوبة:٣٦]

مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ ماہ کی ہے اسی دن سے جب آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے ان میں سے چار حرمت وادب والے ہیں یہی درست دین ہے تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالی متقیوں کے ساتھ ہے۔

لَا یَسْتَاْذِنُكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ﴿﴾ [۹:التوبة:٤٤]

اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے ویقین رکھنے والے تو مالی وجانی جہاد سے رک رہنے کی کبھی بھی اجازت تجھ سے طلب نہیں کریں گے اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔

إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿﴾ [۹:التوبة:۴۵]

یہ اجازت تو تجھ سے وہی طلب کرتے ہیں جنہیں نہ اللہ پر ایمان ہے نہ آخرت کے دن کا یقین ہے جن کے دل میں شک پڑے ہوئے ہیں اور وہ اپنے شک میں ہی سرگرداں ہیں۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ذٰلِكَ وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَا نْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّیَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿﴾ [۴۷:محمد:۴]

تو جب کافروں سے گھمسان کا رن پڑ جائے تو گردنوں پر وار مارو جب ان کا خوب کچاؤ کر چکو تو اب خوب مضبوط قید وبند سے گرفتار کرو، پھر اختیار ہے کہ خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو یا فدیہ لے کر تاوقتیکہ لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے یہی حکم ہے اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن اس کا منشا یہ ہے تم میں سے ایک کا امتحان دوسرے سے لے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال ہر گز ضائع نہیں کرے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿﴾ [۶۱:الصف:۴]

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴿﴾ [٦٦:التحريم:٩]

اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بُری جگہ ہے۔

يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِانْفِرُوْا جَمِيْعًا﴿﴾ [٤:النساء:٧١]

اے مسلمانوں! اپنے بچاؤ کا سامان لے لو، پھر گروہ بن کر کوچ کرو یا سب کے سب اکٹھے ہو کر نکل کھڑے ہو۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا﴿﴾ [٤:النساء:٩٤]

اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جا رہے ہو تو تحقیق کر لیا کرو اور جو تم سے سلام علیک کرے تم اسے یہ نہ کہہ دو تو ایمان والا نہیں۔ تم دنیاوی زندگی کے اسباب کی تلاش میں ہو تو اللہ تعالی کے پاس بہت ہی غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ تعالی نے تم پر احسان کیا۔ لہذا تم ضرور تحقیق و کر لیا کرو۔ بے شک اللہ تعالی تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ﴿﴾[٣:آل عمران:١٥٧]

بالیقین خواہ تم مر جاؤ یا مار ڈالے جاؤ جمع تو اللہ تعالی کی طرف ہی کیے جاؤ

گے۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴿﴾

[٣:آل عمران:١٦٠]

اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے۔ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھنا چاہیے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ﴿﴾

[٩:التوبة:٦]

اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو تو اسے پناہ دے دے۔یہاں تک کہ وہ کلام اللہ سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچادے یہ اس لیے کہ یہ لوگ بے علم ہیں۔

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴿﴾ [٤:النساء:١٠٤]

ان لوگوں کا پیچھا کرنے سے ہارے ہوئے دل چھوڑ کر بیٹھ نہ رہو اگر تمہیں بے آرامی ہوتی ہے تو انہیں بھی تو تمہاری طرح بے آرمی ہوتی ہے اور تم اللہ سے

وہ امیدیں رکھتے ہو جو امیدیں انہیں کی اور اللہ تعالیٰ دانا اور حکیم ہے۔

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ﴿﴾ [٤٩:محمد:٣٥]

پس تم بودے بن کر صلح کی درخواست پر اس حال میں نہ اترو جبکہ تم ہی غالب اور بلند ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے ناممکن ہے وہ تمہارے اعمال ضائع کرے

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّ لَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿﴾وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴿﴾ [٩:التوبة:١٢١-١٢٢]

اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان ان کو طے کرنا پڑے یہ سب بھی ان کے نام لکھا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے اور مسلمانوں کو یہ نہ چاہیے کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تاکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ اور تاکہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس آجائیں ڈرائیں تاکہ وہ ڈر جائیں۔

جہاد کیسے کیا جائے؟
احادیث صحیحہ

اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے جہاد کرنا

عَنْ اَبِی مُوْسٰی ، اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ : اِنَّ الرَّجُلَ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَیُقَاتِلُ لِیُحْمَدَ وَیُقَاتِلُ لِیَغْنَمَ ، وَیُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانَہُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ :" مَنْ قَاتَلَ حَتّٰی تَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ اَعْلٰی فَھُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ".

ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا "کہ کوئی آدمی یاد رکھے جانے، کوئی تعریف کیے جانے (یعنی شہرت و ناموری کے لیے)، کوئی مال غنیمت حاصل کرنے اور کوئی اپنا مقام و مرتبہ دکھانے کی غرض سے لڑتا ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے لڑتا (جہاد کرتا) ہے وہی اللہ عزوجل کے راستے میں ہے"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۱۹۸) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مشرکوں کے خلاف مالی، جانی اور زبانی (لسانی) جہاد کرنا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ : " جَاھِدُوْا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ ".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مشرکوں سے اپنے اموال، اپنی جانوں اور زبانوں کے ساتھ جہاد کرو"

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۱۸۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

منکر (برائی) کو ہٹانے کا طریقہ

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ: اَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنبَرَ فِی یَوْمِ عِیْدٍ فَبَدَاَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ :یَا مَرْوَانُ ! خَالَفْتَ السُّنَّةَ اَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِی هٰذَا الْیَوْمِ وَلَمْ یَکُنْ یُخْرَجُ وَبَدَاْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ یَکُنْ یُبْدَأُ بِهَا فَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ :اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ.سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ : " مَنْ رَاَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ یُّغَیِّرَهُ بِیَدِهِ فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهِ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ".

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ مروان (بن حکم، والی مدینہ نے) ایک عید کے روز منبر (عید گاہ) میں نکلوایا پھر نماز عید سے قبل خطبہ شروع کر دیا اس پر ایک آدمی نے کہا: اے مروان (اے حاکم وقت)! تو نے سنت کی مخالفت کی ہے اس روز تو نے (مسجد سے عید گاہ میں) منبر نکلوایا ہے جو کہ (اس سے پہلے مسجد سے نماز عید کے لیے) نہیں نکلوایا جاتا تھا۔ اور تو نے نماز عید سے پہلے خطبہ شروع کر دیا ہے جو کہ اس سے قبل (نماز عید سے پہلے) نہیں پڑھایا جاتا تھا (بلکہ نماز عید کے بعد پڑھایا جاتا تھا)۔ اس پر حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا اس آدمی نے اپنے اوپر عائد ہونے والا فریضہ ادا کر ڈالا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرماتے ہوئے سنا تھا کہ "جو کوئی منکر (دین سے الگ کوئی

شے) دیکھے اور اسے ہاتھ سے بدلنے کی استطاعت رکھتا ہو تو ہاتھ سے بدل ڈالے اگر اس (یعنی ہاتھ سے بدل ڈالنے) کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (کوشش کرے) اور اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (برا جانے) اور (دل سے برا جاننا، برائی کو بدلنے کا سوچنا) کمزور ترین ایمان (کی علامت) ہے۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۴۰۱۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

منکر (برائی) کو ہاتھ اور زبان سے ہٹانا

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ "مَنْ رَاٰی مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ اَنْ یُّغَیِّرَهُ بِیَدِهٖ فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ" وَقَطَعَ هَنَّادٌ بَقِیَّةَ الْحَدِیْثِ [وَفَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ] "فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ [بِلِسَانِهٖ] فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانُ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی آدمی منکر (برائی) دیکھے اور ہاتھ سے ہٹانے کی ہمت رکھتا ہو تو ہاتھ (قوت بازو) سے ہٹا ڈالے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (سمجھائے) اور اگر زبان سے (سمجھانے کی ہمت) نہ رکھتا ہو تو دل میں (نفرت) رکھے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۴۳۴۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مجبور ٹھہرنے پر اپنا حق زبردستی لینا

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ یُضَیِّفُوْنَا وَلَا هُمْ یُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَیْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

سَلَّمَ: "اِنْ اَبَوْا اِلاَّ اَنْ تَاْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوْا".

حضرت عقبہ بن عامرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ "ہم (ذمی یا بعض مسلمان) لوگوں کے پاس جاتے ہیں لیکن وہ ہمیں (بطور مہمان) ٹھہراتے ہیں اور نہ ہی ان پر ہمارے واجبہ مال ادا کرتے ہیں اور ہم (جبراً) لیتے نہیں ہیں"۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: "اگر تمہیں جبراً (تمہارے اموال و حقوق) لینے پر ابھارتے ہیں تو پھر (جبراً ہی) لے لیا کرو"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۲۹۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اسلام کی تحریری دعوت

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَتَبَ اِلَى كِسْرٰى وَاِلَى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِي وَاِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِي الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ، (ایران)، قیصر (روم) نجاشی (حبشہ) اور ہر ڈکٹیٹر کو خط لکھ کر انہیں اللہ تعالیٰ (کے دین) کی طرف دعوت دی اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز جنازہ) پڑھی تھی۔

(یہ حدیث مسلم (۱/ ۷۵) نے روایت کی ہے)

ہرقل کو مکتوب گرامی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَخبَرَهُ مِنْ فِيْهِ اِلَى فِيْهِ قَالَ : اِنْطَلَقْتُ فِى الْمُدَّةِ الَّتِى كَانَتْ بَيْنِى وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ :فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ ، اِذْ جِىءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى هِرَقْلَ يَعْنِى عَظِيْمِ الرُّوْمِ. قَالَ : وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِىُّ جَاءَ بِهِ. فَدَفَعَهُ اِلَى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلَى هِرَقْلَ .فَقَالَ هِرَقْلُ :هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِى يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ ؟ قَالُوا : نَعَمْ. قَالَ فَدُعِيْتُ فِى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ :اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِى يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِىٌّ ؟فَقَالَ اَبُوْسُفْيَانَ : فَقُلْتُ : اَنَا . فَاَجْلِسُوْنِى بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوا اَصْحَابِى خَلْفِى. ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ : قُلْ لَهُمْ اِنِّى سَائِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِى يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِىٌّ ، فَاِنْ كَذَبَنِى فَكَذِّبُوهُ.قَالَ : فَقَالَ اَبُوسُفْيَانَ: وَايْمُ اللّٰهِ!لَوْلاَ مَخَافَةَ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَىَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ .

ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ ؟ قَالَ قُلْتُ : هُوَ فِيْنَا ذُوْحَسَبٍ. قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ ؟ قُلْتُ :لاَ. قَالَ : فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ :لاَ. قَالَ : وَمَنْ يَتَّبِعَهُ ؟ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ ؟ قَالَ قُلْتُ : بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ .قَالَ : اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ ؟ قَالَ قُلْتُ : لاَ بَلْ يَزِيْدُوْنَ . قَالَ : هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ؟

قَالَ قُلْتُ : لاَ. قَالَ : فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ.قَالَ : فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ ؟ قَالَ قُلْتُ : تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالاً. يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ .قَالَ : فَهَلْ يَغْدِرُ ؟قُلْتُ :لاَ. وَنَحْنُ مِنْهُ فِى مُدَّةٍ لاَ نَدْرِى مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا.

قَالَ:فَوَاللّٰهِ!مَا اَمْكَنَنِى مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ .

قَالَ : فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ؟ قَالَ قُلْتُ :لاَ.

قَالَ :لِتَرْجُمَانِهِ : قُلْ لَهُ :اِنِّى سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَزَعَمْتَ اَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْحَسَبٍ .وَكَذٰلِكَ الرُّسُوْلُ تُبْعَثُ فِى اَحْسَابِ قَوْمِهَا . وَسَاَلْتُكَ: هَلْ كَانَ فِى آبَائِهِ مَلِكٌ ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لاَ .فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ .وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهِ ،اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ ؟ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ ، وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ .وَسَاَلْتُكَ :هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ ؟ فَزَعَمْتَ اَنْ لاَ .فَقُلْتُ :اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ .وَسَاَلْتُكَ :هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ ؟فَزَعَمْتَ اَنْ لاَ . وَكَذٰلِكَ الاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ. وَسَاَلْتُكَ: هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ ؟ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ .وَكَذٰلِكَ الاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ .وَسَاَلْتُكَ :هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ ؟فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالاً .يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ. وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ .وَسَاَلْتُكَ :هَلْ يَغْدِرُ ؟فَزَعَمْتَ اَنَّهُ لاَ يَغْدِرُ .وَكَذٰلِكَ

الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ .فَزَعَمْتَ اَنْ لاَ .فَقُلْتُ : لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهُ ،قُلْتُ رَجُلٌ أئتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ .قَالَ : ثُمَّ قَالَ :بِمَ يَاْمُرُكُمْ ؟قُلْتَ :يَامُرُنَه بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعِفَافِ . قَالَ :اِنْ يَكُنْ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا ،فَاِنَّهُ نَبِيٌّ .وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّهُ خَارِجٌ .وَلَمْ اَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّي اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلَصُ اِلَيْهِ ،لاَحْبَبْتُ لِقَاءَ هُ .وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ .وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ .قَالَ :ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ .سَلاَمٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ،اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الاِسْلاَمِ .اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الاَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لاَ نَعْبُدَ اِلاَّ اللّٰهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوْا اشْهَدُوا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ [٣:آل عمران:٦٤].فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الاَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ . وَاَمَرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا .قَالَ: فَقُلْتُ لِاَصْحَابِي حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِي كَبْشَةَ. اِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الاَصْفَرِ .قَالَ :فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَظْهَرُ،حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الاِسْلاَمَ.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابو سفیانؓ نے ان سے منہ در منہ بیان کیا کہ : میں (ابو سفیان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (صلح حدیبیہ کے موقع پر طے پا جانے والی) مدت کے دوران سیاحت پر نکلا۔ میں (ملک

شام میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر قل یعنی شہنشاہ روم کے پاس خط لایا گیا یہ خط حضرت دحیہ کلبیؓ لائے تھے انہوں نے یہ خط رئیس بصرہ کو دیا۔ رئیس بصرہ نے ہر قل کو دیا ہر قل نے پوچھا اپنے بارے پیغمبری کا دعوی کرنے والے اس آدمی کی قوم میں سے کوئی یہاں پر (اس ملک میں) ہے ؟انہوں (درباریوں) نے کہا: جی حضور: موجود ہے. اس پر چند قریشیوں کے ساتھ میں بھی بلایا گیا. ہر قل کے پاس ہم پہنچے ہمیں اس کے سامنے بٹھایا گیا اور اس نے کہا:

کہ اپنے بارے پیغمبر ہونے کا دعوی کرنے والے کے خاندانی نسب میں تم میں سے کون زیادہ قریب ہے ؟ حضرت ابو سفیانؓ نے (جواباً) کہا: "میں ہوں" اس پر مجھے اس (ہر قل) کے سامنے اور میرے احباب کو میرے پیچھے بٹھا دیا گیا. پھر ترجمان کو بلا کر یوں کہا: ان لوگوں (حضرت ابو سفیان کے پیچھے بیٹھنے والوں) سے کہو! میں اپنے پیغمبر ہونے کا دعوی کرنے والے اس آدمی کے بارے پوچھنے والا ہوں اگر (ابو سفیان) نے جھوٹ بولا تو تم سب اس کا جھوٹ بیان کرنا. راوی کہتا ہے کہ: اس پر حضرت ابو سفیان نے کہا: اللہ کی قسم۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو ضرور جھوٹ بولتا۔

پھر ہر قل نے ترجمان سے کہا: اس سے پوچھو! اس (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا حسب (خاندان) تمہارے درمیان کیسے (مقام و مرتبہ کا) ہے ؟ ابو سفیان نے کہا کہ وہ ہمارے درمیان بہت عالی حسب (خاندان والا) ہے۔

اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے ؟ نہیں۔

اس (پیغمبری کے دعوی) سے پہلے تم لوگوں کی طرف سے اس پر

جھوٹ بولنے کا الزام پایا جاتا ہے ؟ نہیں۔

ہاں تو اس کے ماننے والے کون لوگ ہیں؟ طبقہ اشراف یا کمزور لوگ ؟۔ نہیں، کمزور (غریب) لوگ۔

یہ لوگ بڑھ رہے ہیں یا کم ہوتے جا رہے ہیں ؟۔ نہیں، بلکہ یہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔

کیا ان میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد، دین کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے مرتد ہوا ہے ؟ نہیں۔

کیا اس کے ساتھ کہیں تمہاری جنگ ہوئی ہے ؟ ہاں۔ اس کے ساتھ تمہاری لڑائی کیسی رہی ؟۔ اس کے ساتھ ہماری لڑائی کنویں کے ڈول (کبھی وہ اوپر (غالب) کبھی ہم) کی طرح ہوتی ہے کبھی وہ ہمیں مغلوب کر ڈالتا ہے اور کبھی ہم اسے۔

کبھی عہد شکنی کرتا ہے ؟۔ نہیں تاہم اب ہمارے ساتھ ان کا ایک معاہدہ ہوا ہے دیکھئے اس میں کیا کرتا ہے ؟ ہم کچھ نہیں جانتے. اللہ کی قسم ! مجھے اس بات کے سوا اپنی طرف سے کچھ ساتھ ملانے کا موقع ہی نہیں دیا۔

اس سے پہلے یہ (پیغمبری دعوے کی) بات کسی نے کی تھی ؟ نہیں۔ میں (ابو سفیان) نے جواب دیا۔

(ہرقل نے) ترجمان سے کہا کہ اسے (ابو سفیان کو) بتاؤ میں نے اس کے حسب ونسب کے بارے پوچھا: تو نے بتایا کہ وہ ہمارے درمیان عالی نسب ہے۔ پیغمبر ایسے ہی (عالی خاندان) ہوتے ہیں: وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عالی خاندانوں میں (پیدا) ہوتے ہیں اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا؟ اس کا جواب تم

نے دیا کہ نہیں۔اب میں کہتا ہوں کہ آباؤاجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو کہتے کہ آبائی سلطنت تلاش کرتا پھرتا ہے......اس کے ماننے والوں کے بارے پوچھا کہ قوم کے اشراف ہیں یا غرباء ؟ نہیں۔بلکہ غرباء.... تم نے جواب دیا پیغمبروں کے ماننے والے ایسے ہی ہوتے ہیں! تمہیں پوچھا تھا کہ اس پیغمبری دعوے سے پہلے تم لوگ اسے جھوٹا گردانتے تھے ؟ تم نے جواب دیا کہ نہیں. تو میں جان گیا کہ یہ ذات لوگوں کے بارے جھوٹ نہ بولنا، چھوڑ کر اب اللہ کے بارے جھوٹ کیونکر بول سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں. تم سے پوچھا کہ اس کے دین میں داخل ہو کر پھر کوئی اس کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے نکلا ہو ؟ تم نے جواب دیا کہ نہیں اور دل کی خوشی سے اختلاط پر ایمان کا یہی عالم ہوتا ہے تم سے پوچھا کہ اس کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں ؟ تعداد بڑھنے کا تم نے بتلایا اور ایمان کا یہی حال ہے حتی کہ پورا ہو جائے۔اس کے ساتھ کبھی تم نے لڑائی لڑی ہے ؟ کے جواب میں تم نے کہا کہ ہماری باہمی لڑائیوں کبھی وہ فاتح اور کبھی ہم! پیغمبروں کی (پہلے) ایسے ہی آزمائش ہوا کرتی ہے لیکن انجام بخیر انہی کا (مقدر ہوتا) ہے! تمہیں اس کی عہد شکنی کے بارے پوچھا تو تم نے جواب دیا کہ اس نے آج تک عہد شکنی نہیں کی ہے پیغمبر اسی کردار کے حامل ہوتے ہیں اور عہد شکنی نہیں کرتے تم سے پوچھا کہ :اس سے پہلے یہ پیغمبری دعوے کی بات کسی نے کی تھی ؟ نہیں کہ تم نے جواب دیا اس پر میں کہتا ہوں :اگر یہ بات کسی نے کی ہوتی میں کہتا پہلے سے کردہ بات دہرانے والا آدمی ہے ابو سفیان کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نے پوچھا۔تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے ؟ میں نے کہا :۔ ہمیں نماز، زکوۃ، رشتہ داروں کی مدد اور عفت (بری باتوں سے بچنے) کا حکم دیتا ہے۔

اگر اس کے بارے تمہاری کردہ باتیں برحق ہیں تو وہ نبی ہے اس کے ظہور کو میں جانتا تھا: لیکن تمہارے درمیان (پیدا) ہونے کا گمان نہ تھا اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ضرور پہنچتا اور ان سے ملنا پسند کرتا۔ اگر میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا البتہ ان کی حکومت یہاں تک آجائے گی جہاں میرے قدم ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک منگوایا اور پڑھا اس میں لکھا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے

ہرقل شاہ روم کے نام! سلام اس پر جو راہ ہدایت اختیار کرلے....

اماّ بعد! (تم جان لوکہ) میں تمہیں اسلام کی دعوت دے رہا ہوں۔

مسلمان ہو جاؤ سلامتی میں رہو گے مسلمان ہو جاؤ اللہ تمہیں دوہرا اجر عطا فرمائے گا اگر تم نے اعراض کیا تو محنت کشوں اور کاشت کاروں کا وبال (بھی) تم پر ہوگا۔ اہل کتاب ہمارے تمہارے درمیان جو بات بالکل درست اور سیدھی ہے اس پر آجائیں اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کی بجائے کسی ایک دوسرے کو رب نہ ٹھہرائیں اگر اس سے اعراض کریں تو کہہ ڈالو ہم تو مسلمان ہیں"۔ جب (ہرقل) خط پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے قریب سے آوازیں بلند ہوئیں اور شور برپا ہو گیا ہمارے بارے حکم ہوا اور ہمیں نکال باہر کیا گیا (حضرت ابوسفیانؓ نے) باہر نکلنے پر ساتھیوں سے کہا آخر ابن ابی کبشہ (آپؐ کے اجداد میں سے ابوکبشہ نے شعری ستارے کی پوجا شروع کر کے

نیا دین نکالا تھا اور آپ ؐ بھی نیا دین لائے تھے اس لیے آپ ؐ کو ابن ابی کبشہ کہا جاتا تھا) کی بات بڑھ گئی (درجہ بڑھ گیا)...... اس سے بنی اصفر کا بادشاہ بھی ڈر رہا ہے (ابو سفیان ؓ کہتے ہیں کہ) اس دن سے مجھے رسول اللہ ﷺ کے غالب آنے کا (سو فیصد) یقین آ گیا بالآخر اللہ نے مجھے بھی اسلام کی دولت نصیب فرمائی۔

(یہ حدیث مسلم (۱/۷۴) نے روایت کی ہے)

جہاد کیسے کیا جائے؟ اس کے بارے مجاہدین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات.

عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلِيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: " اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ ، وَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَقَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ ، اُغْزُوْا وَلَا تَغْدُرُوْا ، وَلَا تَغُلُّوْا ، وَلَا تُمَثِّلُوْا ، وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے نام کے ساتھ جہاد کرو، اللہ کی راہ میں جہاد کرو، اللہ سے کفر کرنے والوں کو قتل کرو، لڑائی کرو، عہد شکنی مت کرو، مال غنیمت میں سے خیانت نہ کرو، مثلہ نہ کرو (یعنی ناک، کان، ہاتھ کی انگلیاں نہ کاٹو) بچوں کو مت قتل کرو"۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۲۲۷۷) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

غزوہ خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بذات خود خندق کی کھدائی کرنا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَاؤُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالُوْا :هٰذِهِ كُدْيَةٌ

عَرَضَتْ فِی الْخَنْدَقِ فَقَالَ:" اَنَا نَازِلٌ " ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلاَثَةَ اَیَّامٍ لاَ نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فِی الْکُدْیَةِ فَعَادَ کَثِیْبًا اَهْیَلَ.

حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق میں ہم (صحابہ کرام) خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت مقام در پیش آگیا اس پر صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہا ایک سخت چٹان سی خندق کی کھدائی میں آڑے آگئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں خندق میں اترتا (دیکھتا) ہوں. پھر آپؐ اس حال میں کھڑے ہوئے کہ (بھوک کی وجہ سے) پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ (خندق کی کھدائی کے دوران) تین دن سے ہم نے کھانے پینے کی کوئی چیز چکھی تک نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خندق میں اترے) اور کدال لی اسے چٹان پر مارا اور سخت چٹان ریت کے ذروں کی طرح بکھر گئی.

(یہ حدیث بخاری (۱۴۰۱) نے روایت کی ہے)

صلح حدیبیہ

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ :لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَیْتِ ، صَالَحَهُ اَهْلُ مَکَّةَ عَلَی اَنْ یَدْخُلَهَا فَیُقِیْمَ بِهَا ثَلاَثًا وَلاَ یَدْخُلَهَا اِلاَّ بِجُلُبَّانِ السَّلاَحِ .السَّیْفِ وَقِرَابِهِ .وَلاَ یَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَعَهُ مِنْ اَهْلِهَا. وَلاَ یَمْنَعَ اَحَدًا یَمْکُثُ بِهَا مِمَّنْ کَانَ مَعَهُ .قَالَ لِعَلِیٍّ " اُکْتُبِ الشَّرْطَ بَیْنَنَا .بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْهِ

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ " .فَقَالَ لَہُ الْمُشْرِکُوْنَ: لَوْ نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَابَعْنَاکَ وَلٰکِنِ اکْتُبْ !مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ .فَاَمَرَ عَلِیًّا اَنْ یَمْحَاھَا. فَقَالَ عَلِیٌّ :لاَ .وَاللّٰہِ !لاَ اَمْحَاھَا.فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِصَلَّی اللّٰہُعَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اَرِنِی مَکَانَھَا " فَاَرَاہُ مَکَانَھَا .فَمَحَاھَا وَکَتَبَ " ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ " فَاَقَامَ بِھَا ثَلاَثَةَ اَیَّامٍ .فَلَمَّا اَنْ کَانَ یَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوْا لِعَلِیٍّ: ھٰذَا آخِرُ یَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِکَ .فَاَمَرَہُ فَلْیَخْرُجْ بِذٰلِکَ .فَقَالَ: " نَعَمْ " فَخَرَجَ

حضرت براء (بن عازبؓ) نے فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے قریب روک دیا گیا تو اہل مکہ نے آپؐ سے (درج ذیل شرائط پر آئندہ سال آنے کے بارے) ایک صلح نامہ طے کیا۔

مکہ میں داخل ہونے پر تین روز ٹھہرنا۔

ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر داخل ہونا یعنی تلوار نیام میں ہو۔

اہل مکہ میں سے کسی کو ساتھ نہ لے جانا۔

اپنے ساتھیوں میں سے کوئی مکہ میں ٹھہرنا چاہے تو اسے بالکل منع نہ کریں گے۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) حضرت علیؓ سے کہا: "باہمی شرائط لکھو! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ وہ فیصلہ ہے جو کہ اللہ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے طے کیا ہے"۔

مشرکین: اگر ہم آپؐ کو اللہ کا رسول مانتے تو آپؐ کے تابع ہو

جاتے! لیکن آپؐ محمد بن عبداللہ لکھیں!

آپؐ نے حضرت علیؓ کو اسے (محمد رسول اللہ) مٹانے کا حکم دیا اس پر حضرت علیؓ نے عرض کیا: نہیں اللہ کی قسم میں اسے نہیں مٹاؤں گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"وہ جگہ مجھے دکھاؤ" انہوں نے وہ مقام دکھایا آپؐ نے (وہ جملہ) مٹا دیا اور "ابن عبداللہ" لکھا (گیا) آپؐ (مقام حدیبیہ پر) تین دن ٹھہرے۔ جب تیسرا دن تھا تو انہوں (مشرکوں) نے حضرت علیؓ سے کہا تیرے صاحب کی شرط کا یہ آخری دن ہے اسے کہو چلا جائے۔ حضرت علی نے آپ کو خبر دی آپؐ نے فرمایا "اچھا" اور نکل پڑے۔

(یہ حدیث مسلم (۱/ ۹۲) نے روایت کی ہے)

جنگ میں تیر اندازی کے بارے

عَنْ اَبِی اُسَیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ حِیْنَ اصْطَفَفْنَا یَوْمَ بَدْرٍ: "اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ......یَعْنِی اِذَا غَشَوْکُمْ...... فَارْمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ، وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ".

غزوہ بدر میں صف بندی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب دشمن تمہارے قریب پہنچ جائے یعنی تمہارے گرد گھیرا ڈال لے تو اس پر تیر برساؤ اپنے تیروں میں سے کچھ (بطور احتیاط) بچا رکھو"

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۳۲۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

دوران جہاد جاسوسی

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: " مَنْ يَّأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ " فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا ثُمَّ قَالَ: "مَنْ يَّأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ " فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ " اَنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قریش کے ساتھ تمام قبائل عرب کی مسلمانوں پر چڑھائی اور ادھر جب بنی قریظہ کے بھی عہد شکنی کرنے پر) غزوہ احزاب کے دن پوچھا "مجھے بنی قریظہ کے معاملے کی خبر کون لا کر دے گا"؟ حضرت زبیرؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! میں۔ پھر (جنگ میں تیزی آنے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ پھر) پوچھا "مجھے بنی قریظہ کی خبر کون لا کر دے گا"؟ (پھر بھی) حضرت زبیرؓ نے جواب دیا میں۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر نبی کا (اصحاب میں سے) حواری (جانثار مددگار ہوتا) ہے اور میرا حواری زبیرؓ ہے"۔

(یہ حدیث بخاری (۲۸۴۶) نے روایت کی ہے)

حرب (لڑائی) حیلہ ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: " اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حرب (لڑائی) حیلہ (سے عبارت) ہے"۔

(یہ حدیث مسلم (۱۸/۱) نے روایت کی ہے)

کعب بن اشرف (یہودی) کا قتل کروانا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : " مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الاَشْرَفِ فَاِنَّهُ قَدْ آذَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَه " فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ .فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ .قَالَ: " نَعَمْ " قَالَ :فَأْذَنْ لِی اَنْ اَقُوْلَ شَیْئاً .قَالَ :" قُلْ " فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلَمَةَ فَقَالَ : اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَاَلَنَا صَدَقَةً وَاِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَ اِنِّی قَدْ اَتَیْتُكَ اَسْتَسْلِفُكَ . قَالَ :وَاَیْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ..قَالَ : اِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ فَلاَ نُحِبُّ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی اَیِّ شَیْءٍ یَصِیْرُ شَاْنُهُ وَقَدْ اَرَدْنَا اَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا اَوْ وَسْقَیْنِ . فَقَالَ : نَعَم ،اَرْهَنُوْنِیْ قَالُوْا اَیُّ شَیْءٍ تُرِیْدُ .قَالَ : اَرْهَنُوْنِی نِسَائَكُمْ .قَالُوْا: كَیْفَ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبَ .قَالَ :فَارْهَنُوْنِی اَبْنَاءَ كُمْ .قَالُوْا : كَیْفَ نَرْهَنُكَ اَبْنَاءَ نَا، فَیُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَیُقَالَ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَیْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَیْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ .فَوَاعَدَهُ اَنْ یَاْتِیَهُ .فَجَاءَهُ لَیْلاً وَمَعَهُ اَبُوْ نَائِلَةَ وَهُوَ اَخُوْ كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ .فَدَعَاهُمْ اِلَی الْحِصْنِ فَنَزَلَ اِلَیْهِمْ .فَقَالَتْ لَهُ اَمْرَاَتُهُ :اَیْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ .فَقَالَ :اِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَاَخِی اَبُوْ نَائِلَةَ .قَالَتْ اِنِّی اَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهُ یَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ . قَالَ اِنَّمَا هُوَ اَخِی مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِیْعِی اَبُوْ نَائِلَةَ ، اِنَّ الْكَرِیْمَ لَوْ دُعِیَ اِلٰی طَعْنَةٍ بِلَیْلٍ لَاَجَابَ .قَالَ وَیُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَیْنِ وَفِی رِوَایَةٍ اَبُوْ عَبْسٍ بْنُ جَبْرٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ اَوْسٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ .فَقَالَ :اِذَا مَا جَاءَ فَاِنِّی قَائِلٌ

بِشَعَرِهِ فَاَشَمُّهُ. فَاِذَا رَاَيْتُمُوْنِی اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَاْسِهِ فَدُوْنَكُمْ فَاضْرِبُوْهُ .وَ قَالَ مَرَّةً ثُمَّ اُشِمُّكُمْ فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الطِّيْبِ .فَقَالَ :مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيْحًا اَیْ اَطْيَبِ.فَقَالَ عِنْدِی اَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَاَكْمَلُ الْعَرَبِ. فَقَالَ اَتَاْذَنُ لِی اَشَمَّ رَاْسَكَ .قَالَ نَعَمْ .فَشَمَّهُ ثُمَّ اَشَمَّ اَصْحَابَهُ .ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِی .قَالَ نَعَمْ .فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ .قَالَ دُوْنَكُمْ ، فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ سے پوچھا کہ کعب بن اشرف (کو قتل کرنے) کے لیے کون تیار ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت پہنچائی ہے۔ محمد بن مسلمۃؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپؐ چاہتے ہیں تو میں اسے قتل کر ڈالتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں میں چاہتا ہوں"۔ محمد بن مسلمۃؓ نے کہا تو پھر مجھے اجازت دیجئے کہ (اس کو خوش کرنے کے لیے آپؐ کے خلاف) کچھ کہہ سکوں۔ آپؐ نے فرمایا "جو چاہو کہہ سکتے ہو" اس پر محمد بن مسلمۃؓ کعب کے پاس آکر یوں کہنے لگے: اس آدمی (یعنی رسول اللہ) نے ہم سے صدقہ چاہا اور ہم پر ناقابل برداشت بوجھ ڈالا ہے میں آپ سے قابل ادا کوئی چیز لینے آیا ہوں! کعب نے بات بڑھاتے ہوئے محمد بن مسلمۃؓ کی طرح کہا بالکل صحیح اس نے تمہارا بوجھ اور بڑھا دیا ہے۔ محمد ابن مسلمۃ نے کہا (کیا کریں) ایک بار اس کی اتباع کر چکے ہیں اس لئے چھوڑنا بھی نہیں چاہتے دیکھیں گے اس کا انجام کیا ہوتا ہے اب ہم آپ سے ایک وسق (اونٹ کا بوجھ) یا دو وسق ادھار (کھجوریں) لینا چاہتے ہیں اس پر کعب نے کہا: ٹھیک ہے تم میرے پاس

رہن رکھو محمد بن مسلمہؓ نے پوچھا رہن کے طور پر آپ کیا چاہتے ہیں ؟ کعب نے کہا تمہاری عورتیں. انہوں نے کہا : اپنی عورتیں تمہارے پاس کیسے رہن رکھ سکتے ہیں ؟ تم عرب کے سب سے حسین آدمی ہو۔ (عورتیں تمہیں دل دے بیٹھیں گیں) کعب نے کہا تو پھر اپنے بچے رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا اپنے بچے تمہارے پاس کیسے رہن رکھ دیں ؟ (کل کلاں) ہر کوئی انہیں طعنہ دے گا یہ ہیں وہ جو ایک یا دو وسق (کھجور) کے بدلے رہن رکھے گئے. یہ ہمارے لیے عار ہے. لیکن ہم اپنی ذرہ رہن رکھ سکتے ہیں۔ (کعب نے موافقت کرتے ہوئے) اپنے پاس آنے کے بارے محمد بن مسلمہؓ سے وقت طے کیا محمد بن مسلمہؓ ایک رات کعب کے پاس آئے (قلعے کے باہر سے اسے آواز دی) (کعب نے) اپنے پاس قلعے میں آنے کی دعوت دی اور مہمانوں کے استقبال کے لیے نیچے اترا۔ کعب کی بیوی نے اسے کہا : اس وقت کہاں جارہے ہو ؟ اس اعتراض پر کعب نے کہا اس آواز دینے والے محمد بن مسلمہؓ کے ساتھ میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے بیوی نے کہا : میں نے جو آواز سنی ہے اس میں سے خون کے قطرے گر رہے ہیں۔ کعب نے کہا۔ وہ محمد بن مسلمہ ہے اور اس کے ساتھ میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے نیز کہا کہ ایک (کریم النفس سردار نوجوان) کو اگر رات کی تاریکی میں نیزے کی ضرب پر بلایا جائے تو وہ ضرور پہنچتا ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے اپنے ساتھ دو آدمی قلعے میں داخل کیے ایک روایت کے مطابق یہ ابو عبسؓ بن جبر، حارث ابن اوس عباد ابن بشر (یوں تین) ہیں محمد ابن مسلمہ ان ساتھیوں کو (پہلے) یوں حکم دیا : کعب کے آنے پر پہلے میں اس کے سر کے بالوں کو پکڑ کر سونگھوں گا. جب تم دیکھو کہ میں نے کعب کا سر خوب مضبوطی سے قابو کر لیا ہے تو فوراً اپنی تلواریں نکال کر اس کا سر اڑا دینا

(حدیث کے راوی عمرو ابن دینار) نے ابن مسلمۃ کے ساتھیوں کے بارے بتایا کہ ایک دفعہ انہیں بھی کعب کا سر سونگھنے کا حکم تھا۔ اب کعب بن اشرف قیمتی لباس اور سج دھج کے ساتھ قیمتی خوشبو سے بالوں کو آراستہ کر کے مہمانوں کے پاس نیچے اترا اس پر ابن مسلمۃؓ یوں کہتے ہوئے قریب آئے (کیا کہنے، کس قدر عمدہ یہ خوشبو ہے) آج جیسی عمدہ خوشبو (عمر بھر) کبھی نہیں سونگھی۔ کعب نے کہا۔ (تمہارا کیا خیال ہے) عرب کی سب سے قابل تعریف اور سب سے خوبصورت عورتوں کے ساتھ رہتا ہوں۔ محمد بن مسلمۃؓ نے کہا: اپنے سر، اپنے بالوں کو سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ کعب نے کہا: ہاں اجازت ہے محمد ابن مسلمۃؓ نے خود سونگھا پھر ساتھیوں کو سونگھایا پھر کہنے لگے مجھے ایک بار پھر سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا ہاں: اس دفعہ بن مسلمۃؓ نے کعب ابن اشرف کے سر کو خوب قابو کیا اور ساتھیوں سے کہا: ہاں بھئی اپنا کام تمام کرو! انہوں نے (فوراً) تلوار سے گردن اڑا دی۔ اس طرح کعب بن اشرف مارا گیا پھر انہوں نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آکر (اس کاروائی کی) خبر دی۔

(یہ حدیث بخاری (۴۰۳۷) نے روایت کی ہے)

ابو رافع نامی یہودی کو قتل کروانا

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِی رَافِعِ الْيَهُوْدِیِّ رِجَالاً مِنَ الاَنْصَارِ فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَكَانَ اَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِی حِصْنٍ لَهٗ بِاَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ

لأَصْحَابِهِ اجْلِسُوْا مَكَانَكُمْ فَإِنِّى مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّى اَنْ اَدْخُلَ فَاَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ .ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَاَنَّهٗ يَقْضِى حَاجَةً .وَقَدْ دَخَلَ السَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَاِنِّى اُرِيْدُ اَنْ اُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَمَكَنْتُ .فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ اَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الاَغَالِيْقَ عَلٰى وَتِدٍ . قَالَ فَقُمْتُ اِلَى الاَغَالِيْقِ فَاَخَذْتُهَا . فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ اَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِى عَلاَلِىَّ لَهُ . فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ اَهْلُ سَمَرِهٖ صَعِدْتُ اِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا اَغْلَقْتُ عَلَىَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ اِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا بِى لَمْ يَخْلُصُوْا اِلَىَّ حَتّٰى اَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ فِى بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهٖ لاَ اَدْرِى اَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ اَبَا رَافِعٍ ؟ فَقَالَ مَنْ هٰذَا ؟ فَاَهْوَيْتُ نَحْوَا الصَّوْتِ فَاَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَاَنَا دَاهِشٌ . فَمَا اَغْنَيْتُ شَيْأً وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَاَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا اَبَا رَافِعٍ ؟ فَقَالَ لأُمِّكَ الْوَيْلُ اِنَّ رَجُلاً فِى الْبَيْتِ ضَرَبَنِى قَبْلُ بِالسَّيْفِ . قَالَ فَضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةً اَثْخَنَتْهُ وَلَمْ اَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظُبَةَ السَّيْفِ فِى بَطْنِهٖ حَتّٰى اَخَذَ فِى ظَهْرِهٖ . فَعَرَفْتُ اَنِّى قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى اِنْتَهَيْتُ اِلَى دَرَجَةٍ لَهٗ فَوَضَعْتُ رِجْلِى وَاَنَا اَرَىٰ اَنِّى قَدْ اِنْتَهَيْتُ اِلَى الاَرْضِ فَوَقَعْتُ فِى لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِى فَعَصَبْتُهَا بِعَمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لاَ اَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَعْلَمُ اَقْتَلْتُهٗ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيْكُ قَامَ النَّاعِى عَلَى السُّورِ فَقَالَ اَنْعَى اَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ اَهْلِ الْحِجَازِ . فَانْطَلَقْتُ اِلَى اَصْحَابِى فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ

قَتَلَ اللّٰهُ اَبَا رَافِعٍ . فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ لِي ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّهَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند انصاریوں کو حضرت عبداللہؓ بن عتیک کی زیر امارت ابو رافع یہودی کی طرف (قتل کی غرض سے) بھیجا۔ ابو رافع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچاتا تھا اور آپؐ کے خلاف (ہر کاروائی میں مالی) مدد کرتا تھا۔ یہ (مالدار یہودی) سرزمین حجاز میں ایک ذاتی (مضبوط) قلعہ میں رہتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ جب ساتھیوں کے ساتھ قلعہ کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا۔ بستی کے لوگ بھی (اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری جیسے) جانوروں کو چراگاہوں سے واپس لا رہے تھے۔ اس صورت حال میں حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے ساتھیوں سے کہا:

تم لوگ اپنی جگہ پر بیٹھو، میں (ابو رافع کے قلعہ میں) جاتا ہوں۔ اور (قلعے کے) دربان سے لطف و عنایت کی راہ پاتا ہوں۔ یوں میں قلعے میں داخل ہونے کی امید رکھتا ہوں، اور قلعے کے دروازے کی طرف چلے حتی کہ قریب ہو گئے۔ پھر (اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے) یوں کپڑے اوڑھ لیے جیسے کوئی قضائے حاجت پوری کر رہا ہو۔ آخر تمام لوگ قلعے میں داخل ہو گئے۔ اس وقت قلعے کے دربان نے آواز لگائی؛

اے اللہ کے بندے! اگر قلعہ میں داخل ہونا چاہتے ہو تو فوراً داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ میں دروازہ بند کرنا چاہتا ہوں۔ میں (عبداللہ) فوراً داخل ہو گیا۔ اور (خچر کے اصطبل میں) اپنے آپ کو چھپا لیا۔ لوگوں کے قلعہ میں داخل ہو جانے

کی بناء پر دربان نے دروازے کو تالہ لگا دیا۔ اور چابیاں ایک کیل (کھونٹی) پر لٹکا دیں۔ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ کہتے ہیں کہ: (دربان کے سونے کے بعد) میں اٹھا، چابیاں لے کر دروازہ کھولا۔ ابو رافع کے پاس شام کے بعد رات کی مجلس ہوا کرتی تھی۔ اور یہ مجلس قلعہ کی بالائی منزل پر ہوا کرتی تھی۔

اس رات مجلس ختم ہونے اور احباب ابو رافع کے وہاں سے جانے کے ساتھ میں اس کے پاس پہنچ گیا اور ہر دروازے کو کھول کر پھر اندر کی طرف سے بند کر لیتا میں نے سوچا تھا کہ اگر ابو رافع کے آدمیوں کو میری خبر ہو گئی تو مجھے ابو رافع کو قتل کرنے کی فرصت نہیں دیں گے (اس لیے رکاوٹ کی غرض سے دروازے اندر سے بند کر لیے) اس طرح کرتے کرتے میں ابو رافع کے سونے والے کمرے تک جا پہنچا وہ ایک تاریک کمرے میں اہل خانہ کے درمیان (سویا ہوا) تھا۔ وہ کمرے میں کہاں ہے میں نہ جان سکا یہ جاننے کے لیے میں نے آواز دی: ابو رافع۔ کون ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں فوراً آواز کی طرف لپکا اور تلوار کا پہلا وار کر ڈالا لیکن میں دہشت زدہ تھا اور کوئی کام نظر نہ آیا (یعنی اسے قتل نہ کر سکا)۔ وہ (ابو رافع) چلایا۔ میں فوراً کمرے سے باہر نکل گیا اور تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد (دوبارہ) کمرے میں گیا اور (اپنی آواز کو تبدیل کرتے ہوئے) کہا: اے ابو رافع یہ کیا فریاد تھی؟ تیری ماں کا ستیاناس ہو! تیرے آواز دینے سے پہلے کسی نے یہاں کمرے میں میرے اوپر تلوار سے وار کیا ہے حضرت عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں کہ میں نے مزید ایک وار کیا خوب زخمی کیا لیکن اب بھی قتل نہ کر پایا پھر تلوار کی نوک کو اس کے پیٹ پر دبایا حتی کہ ابو رافع کے پار ہو گئی۔ اب میں جان گیا کہ دشمن ٹھکانے لگ گیا ہے اس کے بعد فوراً ایک ایک کر کے دروازے

کھولنے شروع کر دیے اور قلعے کی سیڑھیوں کے آخر پر پہنچ گیا یہاں اس خیال سے کہ زمین آگئی ہے قدم رکھا (لیکن ابھی زمین نہ آنے کی وجہ سے) سیڑھی سے گر گیا اور پنڈلی ٹوٹ گئی جبکہ چاندنی بھی چٹک رہی تھی فوراً عمامے میں ٹوٹی ہوئی پنڈلی کو باندھا اور چل دیا دروازے پر پہنچ کر بیٹھ گیا اور اپنے آپ سے کہا اس کے مرنے یا نہ مرنے کی صحیح خبر جاننے تک اس رات اس قلعے سے نہیں نکلوں گا مرغ کی اذان کے ساتھ ہی وفات کا اعلان کرنے والے نے قلعے کی دیوار پر کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ سوداگرِ حجاز ابو رافع مارا گیا۔ یہ سنتے ہی میں وہاں سے اپنے ساتھیوں کے پاس نکل آیا اور انہیں خوشخبری دی الحمد للہ! ابو رافع مارا گیا (اور اب چلو) بالآخر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ کو سارا واقعہ عرض کیا (میرے پاؤں کی چوٹ کا سن کر آپؐ نے) مجھے فرمایا: اس کو پھیلاؤ میں نے پاؤں پھیلا دیا آپؐ نے دست مبارک پھیرا اور پاؤں یوں ہو گیا جیسے کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

(یہ حدیث بخاری (۴۰۳۹) نے روایت کی ہے)

اگر جہاد اللہ کی رضا کے لیے نہ ہو تو......

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ. فَقَالَ: "يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، عَلٰى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ"

حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے عرض کیا کہ مجھے جہاد اور غزوہ کے بارے خبر دیجئے۔ آپ نے فرمایا:
اے عبداللہ بن عمرو، اگر صبر کرتے اور اللہ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے جہاد
کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کرنے والے کی طرح (ثواب میں) اٹھائے گا اگر ریا
کاری اور مال جمع کرنے والا بن کر جہاد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ریاکار اور مال اکٹھا
کرنے والے کی طرح (جزا کے ساتھ) اٹھائے گا اے عبداللہ بن عمرو! جس حال
میں تم نے جہاد کیا یا قتل ہوئے اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت پر دوبارہ اٹھائے گا"

اللہ کی رضا کی بجائے طلب دنیا کے لیے کردہ جہاد

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَهُوَ یَبْتَغِی عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ :" لاَ اَجْرَلَهُ "فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ النَّاسُ وَقَالُوْا لِلرَّجُلِ :عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَلَعَلَّكَ لَمْ تَفْهَمْهُ فَقَالَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ !رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِهَادَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَهُوَ یَبْتَغِی عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْیَا فَقَالَ :"لاَ اَجْرَ لَهُ " .فَقَالُوا لِلرَّجُلِ : عُدْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ .فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةُ ، فَقَالَ لَهُ: " لاَ اَجْرَ لَهُ "

ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ایک آدمی اللہ
کی راہ میں جہاد (شمار) کرتا ہے حالانکہ وہ دینا کے مال میں سے کچھ مال چاہتا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اس کے لیے کوئی ثواب نہیں ہے "لوگوں
کو یہ بات بھاری دکھلائی دی اور اس آدمی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے دوبارہ سوال کرو شاید تم سمجھ نہیں پائے اس آدمی نے پھر آپؐ سے پوچھا کہ ایک آدمی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہے اور اس کا مقصود مال دنیا حاصل کرنا ہے آپؐ نے فرمایا "اس کے لیے کوئی اجر نہیں" (لوگوں کو یہ بات بھاری نظر آئی) اور اس آدمی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر دریافت کرو وہ تیسری دفعہ عرض گذار ہوا تو (پھر) آپؐ نے فرمایا "اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہے"

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۱۹۶) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

لڑائی میں بچوں اور عورتوں کا معاملہ

عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰی حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰی سَعْدٍ فَاَتٰی عَلٰی حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْاَنْصَارِ: "قُوْمُوْا اِلٰی سَيِّدِكُمْ" ثُمَّ قَالَ: "هٰؤُلَآءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ، فَقَالَ: "تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِی ذَرَارِيَّهُمْ، قَالَ: "قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرُبَّمَا قَالَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ".

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ قریظہ کے لوگ حضرت سعد بن معاذؓ کے فیصلے کو تسلیم کرنے پر تیار ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو بلا بھیجا حضرت سعدؓ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے مسجد کے قریب پہنچنے پر آپؐ نے انصار سے کہا: "اٹھو اپنے سردار کا استقبال کرو" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ سے فرمایا "یہ (بنی قریظہ) تمہارے فیصلے پر راضی ہیں"۔ حضرت سعدؓ نے حکم دیا ان کے لڑائی کرنے والے (جوانوں) کو

قتل، عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا جائے۔اس پر آپؐ نے فرمایا ”تم نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے“ (راوی نے) کئی ایک بار (اللہ کے حکم کی بجائے) بادشاہ کی مرضی کے بموجب کہا۔

(یہ حدیث بخاری (۴۱۲۱) نے روایت کی ہے)

غزوہ احزاب

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ : لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَاَبْلَيْتُ ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ : اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ؟ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيْلَةَ الاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ " اَلاَ رَجُلٌ يَّاْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ "فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ . ثُمَّ قَالَ " اَلاَ رَجُلٌ يَّاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ ، جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟" فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ .فَقَالَ " قُمْ يَا حُذَيْفَةُ ! فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ " فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا ، اِذْ دَعَانِي بِاِسْمِي ، اَنْ اَقُوْمَ . قَالَ : "اِذْهَبْ فَاْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلاَ تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ ". فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِي فِي حَمَّامٍ . حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ اَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ .فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْمِيَهُ . فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "وَلاَ

تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ " وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَاَصَبْتُهُ . فَرَجَعْتُ وَاَنَا اَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ . فَلَمَّا اَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ ،وَفَرَغْتُ،قَرِرْتُ . فَاَلْبَسَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيْهَا.فَلَمْ اَزَلْ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحْتُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ :"قُمْ يَانَوْمَانُ!"

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی نے کہا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاتا تو آپ کے ساتھ جہاد کرتا اور اپنے جوہر دکھاتا۔ اس پر حضرت حذیفہؓ نے یوں فرمایا: (کیا) تو ایسا کرتا؟ بے شک میں نے اپنے آپ کو غزوہ احزاب کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پایا۔ تیز ہوا اور سردی نے ہمیں آن دبوچا اس حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھے اس قوم کی خبر لا کے دینے والا کوئی آدمی نہیں ہے؟ اللہ قیامت کے دن اس کا حشر میرے ساتھ کرے گا" ہم خاموش رہے آپ کو ہم سے کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر (دوبارہ) آپ نے فرمایا:

مجھے اس قوم کی خبر لا کر دینے والا کوئی آدمی (بھی) نہیں ہے؟ اللہ اس کا حشر میرے ساتھ کرے گا" ہم (پھر بھی) خاموش رہے۔ آپ کو ہم میں سے کسی ایک نے جواب نہ دیا۔ پھر (سہ بار) آپ نے فرمایا:

"ہمیں اس قوم کی خبر لا کے دینے والا کوئی آدمی (بھی) نہیں ہے؟ اللہ قیامت کے روز اس کا حشر میرے ساتھ کرے گا" ہم (پھر بھی) خاموش رہے آپ کو ہم سے کسی ایک نے بھی جواب نہ دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا "اے حذیفہ اٹھ! ہمیں اس (دشمن) قوم کی خبر لا کر دے!" میں نے کوئی چارہ نہ پایا، کیونکہ (آپ نے) میرے نام کے ساتھ کے مجھے بلایا تھا" جاؤ اور اس قوم کی خبر مجھے لا

کر دو! لیکن ان کو اپنے خلاف نہ اکسانا"

آپؐ کے پاس سے نکلتے ہوئے یوں گرمی محسوس ہو رہی تھی جیسے آدمی حمام میں چل رہا ہو۔ آخر دشمن کے پاس پہنچا۔ میں نے دیکھا کہ ، ابو سفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے۔ میں نے فوراً تیر کمان پر چڑھایا اور اس پر مارنے کا قصد کیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات یاد آگئی کہ "ان کو اپنے خلاف غصہ میں نہ لانا" تاہم اگر میں تیر پھینکتا تو اسے ضرور لگتا۔ پھر میں پلٹا اور اب بھی حمام میں چلنے کی طرح گرمی محسوس ہو رہی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ کر دشمن کی خبر پہنچا دینے کے بعد سردی محسوس ہوئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کمبل، کہ جسے آپؐ اوڑھ کر نماز پڑھتے تھے، اوڑھا دیا۔ اور میں صبح تک سوتا رہا صبح کے وقت آپؐ نے فرمایا

"اے خوب سونے والے اٹھ!"

(یہ حدیث مسلم (۱/۹۹) نے روایت کی ہے)

صلۂ جہاد
کے بارے
آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ

جہاد کرنے کا صلہ بیان کرنے والی آیات قرآنیہ

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴿﴾ [۲:البقرۃ:۱۵۴]

اللہ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے۔

وَمَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ نُؤْتِہٖ مِنْھَا وَسَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۴۵]

بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے کوئی جاندار نہیں مر سکتا مقرر شدہ وقت لکھا ہوا ہے۔ دنیا کی چاہت والوں کو ہم کچھ دنیا دیتے ہیں اور آخرت کا ثواب چاہنے والوں کو ہم وہ بھی دیں گے اور احسان ماننے والوں کو ہم بہت جلد نیک بدلہ دیں گے۔

فَاٰتٰھُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۴۸]

اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۵۷]

قسم ہے اگر اللہ کی راہ میں شہید کیے جاؤ یا اپنی موت مرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت اس سے بہتر ہے جسے یہ جمع کر رہے ہیں۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ﴿﴾

[۳:آل عمران:۱۵۸]

بالیقین خواہ تم مر جاؤ یا مار ڈالے جاؤ جمع تو اللہ تعالی کی طرف ہی کیے جاؤ گے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴿﴾فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰـهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱٦۹-۱۷۰]

جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہر گز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں اللہ تعالی نے اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں۔ ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے انکے پیچھے ہیں یوں کے ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۷۱]

وہ خوش ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے بھی کہ اللہ تعالی ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۷۲]

لوگوں نے اللہ اور رسول کے حکم کو قبول کیا اس کے بعد کہ انہیں پورے زخم لگ چکے تھے ان میں سے جنہوں نے نیکی کی اور پرہیزگاری برتی ان کے لیے بڑا بھاری اجر ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿﴾

[۳:آل عمران:۱۷۳]

وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمھارے مقابلے پر لشکر جمع کر لیے ہیں تم ان سے خوف کھاؤ تو اس بات نے انہیں ایمان میں اور بڑھادیا اور کہنے لگے ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۷۴]

نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی نعمت و فضل کے ساتھ یہ لوٹے انہیں کوئی برائی نہ پہنچی انہوں نے اللہ کی رضامندی کی پیروی کی، اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۹۵]

پس ان کے رب نے انکی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا تم آپس میں ایک ہی ہو اس لیے وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنھوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے میں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا اور بالیقین انہیں جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ﴿﴾

[۳:آل عمران:۱۹۶]

تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے۔

مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴿﴾

[۳:آل عمران:۱۹۷]

یہ تو بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے اس کے بعد ان کا ٹھکانا تو جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَاللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ﴿﴾

[۳:آل عمران:۱۹۸]

لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہے اللہ کی طرف سے اور

نیک کاروں کے لیے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ وہ بہت ہی بہتر ہے۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا﴿﴾

[٤:النساء:٧٤]

پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ چکے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہیے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پائے یا غالب آجائے یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴿﴾ [٨:الانفال:٤١]

جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور راہ چلتے مسافروں کا اگر تم ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اسی دن اتارا ہے۔ جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴿﴾

[٨:الانفال:٧٤]

اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔

اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴿﴾

[۹:التوبة:۲۰]

جو لوگ ایمان لائے ہجرت کی اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔

یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ﴿﴾ [۹:التوبة:۲۱]

انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضامندی کی اور جنتوں کی اور ان کے لیے وہاں دائمی نعمت ہے۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ﴿﴾

[۹:التوبة:۲۲]

ان میں یہ ہمیشہ، ہمیشہ کو رہیں گے بلاشبہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴿﴾ [۹:التوبة:۸۸]

لیکن خود رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے اپنے مالوں اور جانوں

سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ بھلائیوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

اَعَدَّاللّٰہُ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴿﴾ [۹:التوبۃ:۸۹]

انہی کے لیے اللہ نے وہ جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں ہیں جن میں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِكَ ھُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴿﴾

[۹:التوبۃ:۱۱۱]

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی وہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے۔ توریت میں اور انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے تو تم لوگ اپنی اس بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے۔ خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰھَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِھَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴿﴾ [۱۶:النحل:۱۱۰]

جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بیشک تیرا پروردگار ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے۔

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴿﴾ [١٦:النحل:١١١]

جس دن ہر شخص اپنی ذات کے لیے لڑتا جھگڑتا آئے گا اور ہر شخص کو اس کے کیے اعمال کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر مطلقاً ظلم نہ کیا جائے گا۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴿﴾ [٢٢:الحج:٥٨]

اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین روزیاں عطا کرے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ البتہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴿﴾

[٢٩:العنكبوت:٦]

اور ہر ایک کوشش کرنے والا اپنے ہی بھلے کی کوشش کرتا ہے۔ ویسے تو اللہ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴿﴾ [٥٧:الحديد:١٠]

تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک تنہا اللہ ہی ہے۔ تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا اور جہاد کیا ہے وہ دوسروں کے برابر نہیں بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿﴾ [۶۱: الصف: ۱۰]

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت نہ بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿﴾ [۶۱: الصف: ۱۱]

تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿﴾

[۶۱: الصف: ۱۲]

اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں ان جنتوں میں پہنچائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں جو جنت

عدن میں ہونگے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَأُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿﴾

[الصف:۱۳]

اور ایک اور بھی ہے کہ تم اس کو پسند کرتے ہو (یعنی اللہ کی طرف سے) مدد اور فتح یابی اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مومنین کو بشارت دیجیے۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿﴾ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۲۳-۱۲۷]

جنگ بدر میں اللہ تعالی نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی جبکہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے اس لیے اللہ ہی سے ڈرو (نہ کسی اور سے) تاکہ تمہیں شکر گزاری کی توفیق ہو (اور یہ شکر گزاری باعث نصرت وامداد ہو) جب آپ مومنوں کو تسلی دے رہے تھے کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالی کا تمہاری مدد کرنا تمہیں کافی نہ ہو گا کیوں نہیں بلکہ اگر تم صبر اور پرہیزگاری کرو اور یہ لوگ اسی دم تمہارے پاس آجائیں تو تمہارا رب تمہاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا جو نشان دار ہونگے۔ اور یہ تو محض تمہارے

دل کی خوشی اور اطمنان قلب کے لیے ہے ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ جو غالب اور حکمتوں والا ہے (اس امداد الٰہی کا مقصد یہ تھا کہ اللہ) کافروں کی ایک جماعت کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل کر ڈالے اور سارے کے سارے نامراد ہو کر واپس چلے جائیں۔

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿﴾

[٤:النساء:٩٥-٩٧]

اپنی جانوں اور مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں۔ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے۔ اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔ اپنی طرف سے مرتبے کی بھی اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی۔ اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں جب فرشتے ان

کی روح قبض کرتے تو پوچھتے ہیں تم کس حال میں ہو یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے فرشتے کہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔

وَاذْكُرُوْا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴿﴾ [۸:الانفال:۲۶]

اور اس حالت کو یاد کرو جبکہ تم زمین میں قلیل تھے کمزور شمار کیے جاتے تھے اس اندیشہ میں رہتے تھے کہ تم کو لوگ نوچ کھسوٹ نہ لیں سو اللہ نے تم کو رہنے کی جگہ دی اور تم کو اپنی نصرت سے قوت دی۔ اور تم کو نفیس نفیس چیزیں عطا فرمائیں تاکہ تم شکر کرو۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴿﴾ [۸:الانفال:۹]

اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو سلسلہ وار چلے آئیں گے۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿﴾

[۶:الانعام:۱۲۷]

ان لوگوں کے واسطے ان کے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور اللہ ان سے محبت رکھتا ہے انکے اعمال کی وجہ سے۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴿﴾

[٤:النساء:١٠٠]

جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے گا وہ زمین میں بہت سی جگہیں قیام کی بھی پائے گا اور کشادگی بھی اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اسے موت نے آپکڑا تو بھی یقیناً اس کا اجر اللہ تعالی کے ذمہ ثابت ہو گیا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴿﴾

[٤:النساء:٦٩]

اور جو بھی اللہ تعالی اور رسول کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا ہے جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ بہترین رفیق ہیں۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴿﴾

[٣:آل عمران:١٤٤]

(حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف رسول ہی ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے رسول ہو چکے ہیں کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو

تم اسلام سے الٹے پھر جاؤ گے اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہر گز اللہ تعالی کا کچھ نہ بگڑے گا عنقریب اللہ تعالی شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لاَ يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴿﴾ [۲:البقرة:۲٦۲]

جو لوگ اپنا مال اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کچھ خوف ہے نہ وہ اداس ہونگے۔

وَلاَ تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لاَّ تَشْعُرُوْنَ﴿﴾ [۲:البقرة:۱٥٤]

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں ان کی نسبت یوں بھی مت کہو کہ وہ (معمولی مردوں کی طرح) ہیں بلکہ وہ تو (ایک ممتاز حیات کے ساتھ) زندہ ہیں لیکن تم (اس حیات) کا ادراک نہیں کر سکے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴿﴾ [۲:البقرة:۱٥۳]

اے ایمان والوں صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو بلاشبہ حق تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں (اور نماز پڑھنے والوں کے ساتھ تو بدرجہ اولی ہیں)

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ﴿﴾ [٥٧:الحديد:٧]

اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں دوسروں کا جانشین بنایا ہے۔ پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خرچ کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔

وَمَا لَكُمْ اَلاَّ تُنْفِقُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ لا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَكُلاًّ وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ وَلَهُ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿﴾ [٥٧:الحديد:١٠-١١]

تمہیں کیا ہو گیا ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے دراصل آسمانوں اور زمینوں کی میراث کا مالک تنہا اللہ ہی ہے تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور جہاد کیا ہے وہ دوسروں کے برابر نہیں بلکہ ان سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے ہاں بھلائی کا وعدہ تو اللہ تعالی کا ان سب سے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبر دار ہے کوئی ہے جو اللہ تعالی کو قرض کے طور پر دے پھر اللہ تعالی اسے اس کے لیے بڑھاتا چلا جائے اور اس کا پسندیدہ اجر ثابت ہو جائے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿﴾

[٤٧:محمد:٧]

اے ایمان والو اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَ تْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا﴿﴾ [۳۳:الاحزاب:۹]

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جب کہ تمہارے مقابلے کو فوجوں کی فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز و تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ سب کو دیکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴿﴾ [۲۲:الحج:۵۸]

اور جن لوگوں نے راہ خدا میں ترک وطن کیا پھر وہ شہید کر دیے گئے یا اپنی موت مر گئے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین روزیاں عطا فرمائے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ البتہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ﴿﴾وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴿﴾ [۹:التوبۃ:۱۴،۱۵]

ان سے تم جنگ کرو اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں ذلیل و رسوا کرے گا تمہیں ان پر مدد دے گا اور مسلمانوں کے کلیجے ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دل کا غم و غصہ دور کرے گا اور وہ جس کی طرف چاہتا ہے رحمت سے توجہ فرماتا ہے۔ اللہ جانتا بوجھتا، حکمت والا ہے۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴿﴾

[٨:الانفال:٦٧]

نبی کے ہاتھ میں قیدی نہیں چاہییں جب تک کہ ملک میں اچھی طرح خونریزی کی جنگ نہ ہو جائے تم تو دنیا کا مال چاہتے ہو اور اللہ کا ارادہ آخرت کا ہے اور اللہ زور آور باحکمت ہے۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴿﴾ [٨:الانفال:٦٩]

پس جو کچھ حلال اور پاکیزہ غنیمت تم نے حاصل کی ہے خوب کھاؤ پیو اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ غفور رحیم ہے۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴿﴾

[٨:الانفال:٤٤]

جب کہ اس نے بوقت ملاقات انہیں تمہاری نگاہوں میں بہت کم دکھائے اور تمہیں ان کی نگاہوں میں کم دکھائے تاکہ اللہ تعالی اس کام کو انجام تک پہنچادے جو کرنا ہی تھا اور سب کام اللہ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴿ [۵۸:مجادلة:۲۲]

اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہر گز نہ پائیں گے گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالی نے ایمان لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں آرہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں یہ خدائی لشکر ہے آگاہ رہو بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔

اِلاَّ تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰی وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴿[۹:التوبة:۴۰]

اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے اس کی مدد کی اس وقت جبکہ اسے کافروں نے دیس سے نکال دیا تھا دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے پس جناب باری نے اپنی طرف سے تسکین اس پر نازل فرما کر ان لشکروں سے اس کی

مدد کی جنہیں تم نے دیکھا بھی نہیں اس نے کافروں کی بات پست کر دی اور بلند و عزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿﴾ [۹:التوبة:۲۵]

یقیناً اللہ نے بہت سے میدانوں میں تمہیں فتح دی ہے اور حنین کی لڑائی والے دن بھی جب کہ تمہیں اپنی کثرت پر ناز ہو گیا تھا لیکن اس نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا بلکہ زمین باوجود اپنی کشادگی کے تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ موڑ کر پھر گئے۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿﴾ [۲:البقرة:۲۵۰-۲۵۱]

جب ان کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمیں صبر دے ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما چنانچہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے جالوتیوں کو شکست دے دی اور حضرت داؤد کے ہاتھوں جالوت قتل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے داؤد کو مملکت و حکمت اور جتنا چاہا علم بھی عطا فرمایا اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے دفع نہ کرتا تو زمین

میں فساد پھیل جاتا لیکن اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر بڑا فضل وکرم کرنے والا ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ﴿﴾ [البقرة۲:۲۰۷]

اور بعض لوگ وہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب میں اپنی جان تک بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔

جہاد کا صلہ بیان کرنے والی احادیث صحیحہ

جہاد کی فضیلت

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "خَیْرُ مَعَایِشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِهِ کُلَّمَا سَمِعَ هَیْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَیْهِ اِلَیْهَا، یَبْتَغِی الْمَوْتَ اَوِ الْقَتْلَ، مَظَانَّهُ وَرَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ، فِیْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَافِ، اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِیَةِ، یُقِیْمُ الصَّلَاةَ، وَیُؤْتِی الزَّکَاةَ، وَیَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ".

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "لوگوں میں سے خیر (برکت) والی زندگی اس آدمی کی ہے جو (جہاد) فی سبیل اللہ میں گھوڑے کی پیٹھ پر سوار لگام پکڑے، دوڑتے (گویا اڑتے) ہوئے بسر کرے جہاں دشمن کی خوفناک آواز یا دشمن پر حملہ کا بلاوا سنتا ہے تو فوراً گھوڑے پر اڑتا ہوا (یعنی تیزی سے) اس جانب کا رخ کرتا ہے اور مرنے یا مارنے کے میدانوں میں غازی یا شہید ہونے کی آرزو لیے پھرتا ہے۔ اور اس انسان کی زندگی بھی اچھی ہے جو اپنی بکریوں کو لے کر تنہا کسی پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہو یا پہاڑی میدانوں (وادی) میں رہائش اختیار کر لی ہو، نماز قائم کرتا (وقت پر عین تعلیمات نبی کے مطابق پڑھتا) ہو، زکوۃ ادا کرتا ہو اور موت تک رب کی بندگی کرتا ہو اور لوگوں کے ساتھ بھلائی و خیر خواہی کے سوا کچھ نہ کرتا ہو"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۳۲۱۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبی ذرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ :سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ :اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ :" اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجِھَادٌ فِی سَبِیْلِہٖ " قُلْتُ :فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ :" اَعْلَاھَا ثَمَناً وَاَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا" قُلْتُ : فَاِنْ لَمْ اَفْعَلُ ؟ قَالَ :" تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ " قُلْتُ : فَاِنْ لَمْ اَفْعَلُ ؟ قَالَ :" تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّھَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِھَا عَلٰی نَفْسِكَ".

حضرت ابو ذر (غفاری) ؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے (ایک دفعہ) پوچھا (اے اللہ کے رسول) کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

- "اللہ پر ایمان اور اس (اللہ) کی راہ میں جہاد"۔

میں (ابوذر غفاریؓ) نے پھر پوچھا:

- کونسے غلام (یا قیدی) کو (آزاد کرنا) افضل ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

- "جس کی قیمت زیادہ اور اپنے مالک کے ہاں خوب چاہت والا ہو"۔

میں نے (پھر) پوچھا:

- اگر غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو... ؟

آپؐ نے فرمایا:

- "کسی کاریگر کی معاونت یا اناڑی اور بیکار آدمی کی مدد کرنا"۔

میں نے (پھر) پوچھا:

۔ اگر مدد بھی نہ کر پاؤں تو...؟

آپؐ نے فرمایا:

۔" تو لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے...! یہ بھی اپنے اوپر کردہ صدقہ میں سے ایک صدقہ ہے"۔

(یہ حدیث بخاری (۱۵۲۸) نے روایت کی ہے)

اعمال میں کونسا افضل ہے؟

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ :" اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ". قِيْلَ : ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ :" اَلْجِهَادُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ". قِيْلَ :ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ :" حَجٌّ مَبْرُوْرٌ"

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ (اعمال میں سے) کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان"۔ (پھر) پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد"۔ (پھر) پوچھا گیا اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا "مقبول (ہونے والا، ریاکاری اور گناہ سے پاک) حج"۔

(یہ حدیث بخاری (۱۵۱۹) نے روایت کی ہے)

اعمال میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَیُّ الاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ اَوْ اَیُّ الاَعْمَالِ خَيْرٌ ؟ قَالَ :" اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ

وَرَسُوْلِهِ". قِيْلَ: ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ؟ قَالَ: "اَلْجِهَادُ سِنَامُ الْعَمَلِ". قِيْلَ: ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ".

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اعمال میں سے افضل یا خیر والے (عمل) کے بارے پوچھا گیا؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ اور اس کے رسول پر ایمان"۔ (پھر) آپؐ سے پوچھا گیا کہ اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا" جہاد اعمال میں بلند تر ہے"۔ پھر پوچھا گیا اے اللہ کے رسول اسکے بعد؟ آپؐ نے فرمایا: "مقبول حج"

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۵۵) نے حسن صحیح سند سے روایت کی ہے)

افضل ترین اعمال میں سے ایک (عمل) جہاد ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُبْشِیٍّ الْخَثْعَمِیِّ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سُئِلَ: اَیُّ الاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "طُوْلُ الْقِيَامِ". قِيْلَ: اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "جَهْدُ الْمُقِلِّ" قِيْلَ: فَاَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ" قِيْلَ: فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: "مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ". قِيْلَ: "فَاَیُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ؟ قَالَ: "مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ"

نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا کونسا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "طویل قیام (والی نماز) ہے"۔ (پھر آپؐ سے) پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا "اس تنگدست آدمی کا صدقہ جس کے پاس بہت تھوڑا مال ہو"۔ (پھر آپؐ سے) پوچھا گیا کہ کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا "اس آدمی کی ہجرت ہے جو ان چیزوں سے باز آ

گیا جو اللہ نے اس پر حرام ٹھہرائی ہیں" (پھر آپؐ سے) پوچھا گیا کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا"وہ جہاد جو جان ومال کے ساتھ مشرکین کے خلاف کیا جائے" (پھر آپؐ سے) پوچھا گیا کونسی موت زیادہ (خیر و) شرف والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا" (وہ موت) جس میں آدمی کا خون بہایا گیا اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالی گئیں" (یعنی گھوڑا مار ڈالا گیا)

(یہ حدیث ابو داؤد (۱۴۸۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں جہاد دنیا و مافیہا سے افضل ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ،اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ :" لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"صبح یا شام (کسی بھی وقت) اللہ کی راہ میں (جہاد کی خاطر) ایک دفعہ چلنا ،بلا شبہ دنیا یا دنیا کی ہر شے سے زیادہ خیر (و برکت) والا ہے"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۷۵۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

کونسا جہاد اللہ کی راہ میں ہے؟

عَنْ اَبِي مُوْسٰى ،قَالَ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً ، وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً ، وَيُقَاتِلُ رِيَاءً . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :" مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ، فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ".

نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص بہادری کے لیے جنگ

کرتا ہے کوئی (ملک یا قبیلہ کی) عزت کے لیے جنگ کرتا ہے کوئی دکھاوے کے لیے جنگ کرتا ہے (ان کے بارے آپ کیا فرماتے ہیں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجاہد فی سبیل اللہ وہ ہے جو صرف اس لیے جہاد کرتا ہے کہ اللہ کے کلمۃ (کلمہ توحید) کی عزت و سربلندی ہو"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۷۸۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ،قَالَ :جَآءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ :دُلَّنِی عَلٰی عَمَلٍ یَعْدِلُ الْجِهَادَ ، قَالَ :" لا اَجِدُهُ " قَالَ :" هَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ ، وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ ". قَالَ :وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر ایک آدمی نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتلائیے جو جہاد کے ہم رتبہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا "میں جہاد کے برابر تو کوئی عبادت نہیں پاتا ہوں۔ (نیز آپؐ نے فرمایا) کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جب مجاہد (سفر) پر نکلے اور تو اپنی مسجد میں داخل ہو کر (اس کی واپسی تک) نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے اور سستی و کاہلی (ہرگز) نہ دکھائے۔ برابر روزے رکھے، اور کوئی روزہ نہ چھوڑے" اس آدمی نے جواباً عرض کیا: حضرت ایسا کون کر سکتا ہے؟

(یہ حدیث بخاری (۲۷۸۵) نے روایت کی ہے)

اللہ کا نام بلند ہونے کی غرض سے جہاد کرنا

عَنْ اَبِی مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ،قَالَ :جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ :اَلرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمَةِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانَهُ، فَمَنْ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ .قَال :" مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ".

ایک شخص نے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس آکر عرض کیا: (اے اللہ کے رسول) کوئی آدمی تو صرف مال غنیمت کے لیے جہاد کرتا ہے کوئی آدمی (لوگوں کے درمیان) شہرت کی خاطر جہاد کرتا ہے کوئی آدمی لوگوں کو (بہادری) میں اپنا مقام دکھلانے کے لیے جہاد کرتا ہے ان میں فی سبیل اللہ جہاد کون سا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا: "جو صرف اللہ کا نام سربلند کرنے کی نیت سے جہاد کرتا ہے (اس مجاہد کا کردہ جہاد) اللہ کی راہ میں ہے"۔

(یہ حدیث بخاری (۲۸۱۰) نے روایت کی ہے)

ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے روزوں سے جہاد کا افضل ہونا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ :" مَا مِنْ اَیَّام، اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ ،مِنْ هٰذِهِ الاَیَّامِ یَعْنِی الْعَشْرَ" قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !وَلا الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ : " وَلا الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارے آج کل کے یہ ایام

(یعنی ذالحجہ کے پہلے دس دن) میں کردہ اعمال صالحہ باقی ایام کی نسبت اللہ تعالی کے نزدیک بہت زیادہ پسندیدہ ہیں (صحابہ) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ کی راہ میں جہاد بھی کیا (زیادہ پسندیدہ نہیں ہے ؟) آپؐ نے فرمایا: (ہاں) اللہ کی راہ میں جہاد بھی (اتنا پسندیدہ نہیں ہے) مگر جو شخص اپنی جان و مال سے کچھ واپس نہ لائے (اس مجاہد کا عمل ان دس دنوں کے عمل سے افضل ہے)"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۱۴۰۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

کونسا جہاد زیادہ فضیلت والا ہے؟

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ ،قَالَ عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ جَمْرَةِ الأُوْلٰی. فَقَالَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ ؟ فَسَکَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمٰی الْجَمْرَةَ الثَّانِیَةَ سَاَئَلَهُ، فَسَکَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الْغَرَزِ لِیَرْکَبَ .قَالَ :" اَیْنَ السَّائِلُ ؟" قَالَ :اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !قَالَ:"کَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ ذِی سُلْطَانٍ جَائِرٍ".

(منیٰ میں) پہلے جمرے کے قریب ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون سا جہاد افضل ہے؟ آپؐ خاموش رہے جب آپؐ دوسرے جمرے کو کنکریاں مار چکے تو اس آدمی نے پھر وہی پوچھا آپؐ پھر خاموش رہے جب آپؐ (تیسرے اور آخری) جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار چکے اور (سواری پر) سوار ہونے کے لیے رکاب میں پاؤں رکھا (تو اس وقت) آپؐ نے پوچھا: سوال پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا اے اللہ کے رسول

میں (موجود) ہوں آپؐ نے فرمایا "(سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد) ظالم بادشاہ کے پاس (بھلائی کا حکم دینے والا یا برائی سے منع کرنے والا) کلمہ حق کہنا ہے"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۳۲۴۱) نے حسن صحیح سند سے روایت کی ہے)

جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: "يَااَيُّهَاالنَّاسَ لاَ تَتَمَنُّوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ . فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّيُوْفِ" ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالَ: "اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِیَ السَّحَابِ ،وَهَازِمَ الاَحْزَابِ ، اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے لوگو! دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو! اللہ تعالیٰ سے سلامتی طلب کرو، ہاں جب دشمن سے مڈ بھیڑ ہو جائے تو پھر صبر کا مظاہرہ کرو! جان لو، کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے" پھر نبی علیہ الصلاۃ والسلام کھڑے ہوئے اور یوں دعا فرمائی "اے میرے اللہ! اے کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے (دشمنوں کے) جتھوں کو بھگا دینے والے! انہیں پریشان حال کر دے اور ہمیں ان پر کامیابی عطا فرما"

(یہ حدیث مسلم (۱/۲۰) نے روایت کی ہے)

سب سے فضیلت والا جہاد، ظالم بادشاہ کو کلمہ عدل کہنا ہے.

عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ،اَوْ

اَمِيْرٍ جَائِرٍ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "افضل ترین جہاد، ظالم بادشاہ یا ظالم امیر کے پاس کہی جانے والی عدل وانصاف کی بات ہے"

(یہ حدیث ابوداؤد (۳۶۵۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کرنے والا اللہ کے ہاں مقبول ہے

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ :" تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِیْصَةِ، اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَمْ یُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَکَسَ ، وَ اِذَا شِیْكَ فَلاَ انْتَقَشَ طُوبٰی لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعَنَانِ فَرَسِهٖ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَاْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَةِ ، کَانَ فِی الْحِرَاسَةِ، وَاِنْ کَانَ فِی السَّاقَةِ، کَانَ فِی السَّاقَةِ اَنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ یُؤْذَنْ لَهُ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ یُشَفَّعْ"

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا "درہم و دینار (یعنی سونا چاندی) اور خمیصہ (ایک قسم کی چادر) کا پوجاری ہلاک و شرمسار ہو۔ ایسے (منفعت باز) آدمی کو (کردہ نیکی کا صلہ اللہ کی طرف سے) مل جائے تو راضی ہو جاتا ہے۔ اور اگر نہ ملے تو (اللہ کی تقدیر کے بارے) بگڑتا ہے۔ ایسے (منفعت پسند) ذلیل ہوں نقصان وخسارہ سے دوچار ہو اس کے کانٹا لگے اور نکل نہ سکے (اس کے بالمقابل) اس آدمی کے لیے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں گھوڑے کی لگام پکڑے (جہاد میں جانے کے لیے تیار) ہے اس کے بال پریشان حال ہوں، قدم گرد آلود ہو، اگر وہ حراسہ (پہرے داری) پر ہے تو وہ (انتہائی جانفشانی سے) پہرے داری کرتا ہے

اگر (واپسی پر فوج کے پیچھے) متعین کر دیا جائے تو وہ پیچھے خوب ڈیوٹی نبھا رہا ہے (اللہ کی خاطر یہ ذمہ داریاں ادا کرنے والا پہادر) اگر (کسی مسئلے میں) اجازت چاہے تو اجازت نہ ملے اور اگر سفارش کرے تو وہ بھی نہ مانی جائے" (لیکن اللہ کے ہاں اسکی سب مقبول ہوتی ہے)

(یہ حدیث بخاری (۲۸۸۷) نے روایت کی ہے)

مسلمان ہونے کے بعد ہجرت کرنے والے اور جہاد کرنے والے کا بدلہ

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: " اَنَا زَعِيْمٌ وَالزَّعِيْمُ الْحَمِيْلُ لِمَنْ آمَنَ بِي وَاَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَاَنَا زَعِيْمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَاَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي اَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوْتَ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں (تمہارا) کفیل وضامن ہوں جس نے مجھ پر ایمان لا کر اسلام کے مطابق زندگی گزاری ہجرت کی اس کے لیے جنت کے کنارے ایک گھر اور جنت کے درمیان ایک گھر دیے جانے کا ضامن ہوں اس طرح اس شخص کے لیے جس نے مجھ پر ایمان لا کر میری راہ اختیار کی نیز اللہ کی راہ میں جہاد کیا اس کے لیے جنت کے کنارے ایک گھر اور جنت کے وسط میں ایک گھر اور جنت کی سب سے خوبصورت جگہ پر ایک گھر دیے

جانے کا ضامن ہوں جس نے یہ کام کیا (ایمان، ہجرت جہاد) اس شکل میں کیا اس نے نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور برائی سے بالکل دور رہا (یہ آدمی) جہاں بھی ہو (اس کو جیسے بھی جہاں پر بھی موت آئے) اس کا مقام جنت ہے۔

(یہ حدیث نسائی (۲۹۳۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنِ ابْنِ اَبِی فَاکِهٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِاَطْرُقِهِ، فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ: تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ وَدِيْنَ آبَائِكَ وَآبَاءِ اَبِيْكَ فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ: تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَ سَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ. فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ" فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: "فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شیطان ابن آدم کے ہر طرف آگے آتا ہے اسلام کی راہ میں اس کے آگے آتا ہے (مسلمان ہونے والے آدمی سے کہتا ہے) تم کیونکر مسلمان ہو رہے ہو اپنا قدیم دین، اپنے آباؤاجداد کے دین کو چھوڑ رہے ہو؟ لیکن وہ آدمی شیطان کی بات پر کان نہیں دھرتا اور مسلمان ہو جاتا ہے پھر ہجرت کرتے وقت راہ پر آنکلتا ہے اور کہتا ہے تم اپنی مملکت (ارض و سماء یعنی علاقہ) چھوڑ کر کیسے ہجرت کر رہے ہو؟ اور مہاجر کی مثال تو اس گھوڑے

جیسی ہے جو رسے میں (کھونٹے سے باندھ رکھا) ہے" یہ شخص اس بار بھی شیطان کی بات پر کان نہیں دھرتا اور ہجرت کرتا ہے پھر اس آدمی کے جہاد پر جاتے وقت راہ پر آنکلتا ہے اور کہتا ہے کہ. تو جہاد کرے گا یہ تو تیری جان کھپائے گا اور مال برباد کرے گا ایسے حالات میں تو کیسے جہاد کرے گا؟ تو میدان میں لڑے گا تو مارا جائے گا، تیری بیوی کسی دوسرے سے نکاح کرلے گی اور تیرا مال تقسیم کر ڈالا جائے گا، وہ مومن شیطان کی بات پر ہرگز کان نہیں دھرتا اور جہاد پر چلا جاتا ہے" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو کوئی یوں کرے گا اس کو جنت میں داخل کرنا اللہ عزوجل کے ذمے ہے جو جہاد میں مارا جائے (شہید ہو جائے) جو کوئی پانی میں ڈوب مرے، یا کوئی گھوڑے کی پیٹھ سے گر کر مر جائے ان سب کو جنت میں داخل کرنا اللہ عزوجل کے ذمے ہے"۔

(یہ حدیث نسائی (۲۹۳۷) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: " مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ـ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِی سَبِيْلِهِ ـ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال، اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کر رہا ہے، مسلسل روزے رکھنے والے، رات کو عبادت کرنے والے، خشوع خضوع کے ساتھ رکوع و سجود (یعنی نماز) والے کی ہے"۔

(یہ حدیث نسائی (۲۹۳۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں جان اور مال کے ساتھ کردہ جہاد کی فضیلت

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، اَنَّ رَجُلاً اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ :" مَنْ جَاھَدَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ " قَالَ : ثُمَّ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ :" ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِی شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللّٰہَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ ".

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا کون ہے ؟ آپؐ نے فرمایا" جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا" اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کون ؟ آپؐ نے فرمایا" وہ مومن جو (پہاڑوں کی) وادیوں میں کسی ایک وادی میں (اکیلا) رہتا ہے تاکہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور وہاں اللہ سے ڈرتا (اس کی خوب عبادت کرتا) ہے"۔

(یہ حدیث نسائی (۲۹۰۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

صبح جلدی اللہ کی راہ میں جہاد پر نکلنے کی فضیلت

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ :" اَلْغَدْوَۃُ وَالرَّوْحَۃُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ، اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :" صبح کو جلدی یا شام کو اللہ کی راہ میں جہاد پر جانا، دنیا سے اور جو کچھ (دنیا میں) ہے اس سے زیادہ فضیلت والا ہے"۔

(یہ حدیث نسائی (۲۹۲۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کرنے والے کا معاملہ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ :" مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِی سَبِيْلِهِ۔ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِی سَبِيْلِهِ بِاَنْ يَتَوَفَّاهُ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ "۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے والے) مجاہد کی مثال۔ اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کر رہا ہے۔ (دن کو) روزے رکھنے والے اور (رات کو) نماز پڑھنے والے کی ہے اور جو مجاہد اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے ذمہ داری لے رکھی ہے کہ یا تو اسے شہادت کی شکل میں موت دے کر سیدھا جنت میں داخل کرے گا یا مجاہد کو (غازی بنا کر) ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس (ٹھکانے) پر لوٹائے گا"۔

(یہ حدیث بخاری (۲۷۸۷) نے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اللہ کی حفاظت میں ہوتا ہے

عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ،عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : " اَلْمُجَاهِدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ مَضْمُوْنٌ عَلَی اللّٰهِ اِمَّا اَنْ يَكْفِتَهُ اِلٰی مَغْفِرَتِهِ وَرَحْمَتِهِ وَاِمَّا اَنْ يَرْجِعَهُ بِاَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ . وَمَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ ، الَّذِی لَا يَفْتُرُ ،حَتّٰی يَرْجِعَ "۔

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے (مسلمان مجاھد) کا اللہ ضامن (اللہ کی گارنٹی میں) ہے۔ اللہ یا تو اسے مغفرت اور رحمت (کے ٹھکانے یعنی جنت کی طرف) اٹھالے گا یا اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ (گھر کی طرف صحیح سالم) لوٹائے گا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے (مجاہد مسلمان) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو (دن کو) ہمیشہ روزے رکھتا ہو اور (رات) کو ہمیشہ قیام کرتا ہو اور قیام و صیام میں کوئی سستی اور ناغہ نہ کرتا ہو، یہاں تک کہ مجاہد واپس آجائے“۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۲۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد میں حصہ خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : " مَنْ قَاتَلَ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَغْزَرِ ،مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّاعْفَرَانُ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ "

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ”کسی مسلمان نے اللہ کی راہ میں خواہ اونٹنی کا دودھ دوہنے کی (تھوڑی سی) مدت کے برابر جہاد کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی (یعنی جنت میں داخلہ یقینی ہو گیا) اور جسے اللہ کی راہ میں دوران جہاد کوئی زخم لگا یا کوئی مصیبت آئی وہ قیامت کے دن (اس زخم یا مصیبت) سے بڑھ کر آئے گا لیکن اس کا رنگ زعفران اور خوشبو مشک کی سی ہو گی“۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۵۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں خواہ تھوڑا سا جہاد کرنے والے کو بڑا صلہ ملنا

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ :" مَنْ قَاتَلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ،مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ، فُوَاقَ نَاقَةٍ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ "

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا" جس مسلمان (مجاہد) نے اللہ عزوجل کی راہ میں اونٹنی کا دودھ دوہنے کے درمیانی عرصہ کے برابر (بھی) جہاد کیا اس کے لیے (اللہ کے فضل وکرم سے) جنت واجب ہو گئی"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۵۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی فضیلت

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی حُسَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : " اِنَّ اللّٰهَ لَیُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ :صَانِعَهُ یَحْتَسِبُ فِی صَنْعَتِهِ الْخَیْرَ ، وَالرَّامِی بِهِ ، وَالْمُمِدَّ بِهِ " قَالَ :"ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَاَنْ تَرْمُوا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا یَلْهُوْبِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمَ بَاطِلٌ ، اِلاَّ رَمْیَهُ بِقَوْسٍ ، وَتَاْدِیْبَهُ فَرَسَهُ وَ مُلَاعَبَتَهُ اَهْلَهُ ، فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلا شبہ (اللہ تعالی ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا (ایک) وہ تیر تیار کرنے والا جو تیر تیار کرتے وقت اس سے خیر کا خواہاں ہو، (دوسرا) اس تیر کو پھینکنے والا (تیسرا) اس کی مدد کرنے والا نیز آپؐ نے فرمایا: تیر اندازی اور گھڑ سواری سیکھو میرے ہاں تمہارا تیر اندازی، گھڑ سوار، ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے مسلمان آدمی کا ہر کھیل باطل (بیکار) ہے سوائے کمان سے تیر پھینکنا، گھوڑے کو سدھانا اور بیوی سے

کھلینا کیونکہ یہ (اس پر) حق ہیں" (اور ان کی ادائیگی سے ان حقوق کی ادائیگی ہوتی ہے)

(یہ حدیث ضعیف ترمذی (۲۷۷) پر ہے جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے)

ایک تیر پھینکنے کے بدلے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملنا

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ :" مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ ، فَبَلَغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ ، اَصَابَ اَوْ اَخْطَاَ فَيَعْدِلُ رَقَبَةً "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس (مجاہد) نے (اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے) دشمن پر ایک تیر پھینکا چاہے وہ تیر ہدف پر صحیح لگا یا نہ لگا وہ تیر (اس کے لیے ثواب کے اعتبار سے) غلام (آزاد کرنے کے) برابر ہے"

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۶۸) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مجاہدوں غازیوں کا ثواب

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ :" مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيْمَةً اِلاَّ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَىْ اَجْرِهِمْ مِنَ الآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَاِنْ لَمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اگر (ان کے ہاتھ) مال غنیمت لگ جائے تو انہوں نے آخرت کے اجر میں سے دو تہائی اس دنیا میں پالیا ان کے اجر کا تیسرا حصہ آخرت کے لیے باقی رہا

اور اگر مال غنیمت بالکل ہاتھ نہ لگا تو ان کا سارا اجر و ثواب آخرت میں باقی رہا"۔

(یہ حدیث نسائی (۲۹۲۸) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْمَا یَحْكِیْهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ:" اَیُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِی، خَرَجَ مُجَاهِدًا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِی ضَمِنْتُ لَهُ اَنْ اَرْجِعَهُ اِنْ اَرْجَعْتُهُ بِمَا اَصَابَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ وَاِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ"

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے رب سے (حدیث قدسی میں) یوں بیان فرمایا (اللہ تعالی فرماتا ہے کہ) میرے بندوں میں سے جو بھی میری راہ میں، میری رضا کے لیے جہاد کرتا ہے اگر میں نے اسے صحیح سالم واپس گھر بھیجنا ہوا تو اس کو اجر و ثواب کے ساتھ لوٹاؤں گا اور اگر اس کی روح قبض کروں گا تو اس کے گناہ معاف کرتے ہوئے اپنی مغفرت و رحمت میں ڈھانپ لوں گا"۔

(یہ حدیث نسائی (۲۹۲۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں خرچ کردہ تھوڑے مال کا بھی بڑا اجر دیا جائے گا

عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ:" مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جس کسی نے اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے تھوڑا یا زیادہ) خرچ کیا تو اس کے لیے بدلے میں سات سو گنا اجر لکھا جاتا ہے"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۶۲۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

تیر تیار کرنے، پھینکنے اور مدد کرنے والے کا معاملہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهْنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ :" اِنَّ اللّٰهَ لَیُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ الثَّلاَثَةَ الْجَنَّةَ : صَانِعَهُ ، یَحْتَسِبُ فِی صَنْعَتِهِ الْخَیْرَ ، وَالرَّامِیَ بِهِ ، وَالْمُمِدَّ بِهِ " وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ :" ارْمُوا وَارْکَبُوا . وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا وَ کُلُّ مَا یَلْهُو بِهِ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلاَّ رَمْیَهُ بِقَوْسِهِ وَتَاْدِیْبَهُ فَرَسَهُ وَمَلاَعَبَتَهُ امْرَاَتَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلا شبہ (اللہ تعالی ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ (ایک) وہ تیر تیار کرنے والا جو تیر تیار کرتے وقت اس سے خیر کا خواہاں ہو، (دوسرا) اس تیر کو پھینکنے والا (تیسرا) اس کی مدد کرنے والا۔ نیز آپؐ نے فرمایا" تیر اندازی اور گھڑ سواری سیکھو میرے ہاں تمہارا تیر اندازی، گھڑ سوار، ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے مسلمان آدمی کا ہر کھیل باطل (بیکار) ہے سوائے کمان سے تیر پھینکنا، گھوڑے کو سدھانا اور بیوی سے کھلینا کیونکہ یہ (اس پر) حق ہیں (اور ان کی ادائیگی سے ان حقوق کی ادائیگی ہوتی ہے)۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۶۷) پر ہے اور امام ترمذی نے اپنی سند سے حسن کہا ہے)

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی تیاری کروانا

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهْنِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ :" مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ کَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ

غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اَجْرِ الْغَازِی شَيْئًا "۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کسی نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی تیاری میں مدد و معاونت کی تو وہ غازی کے ثواب میں معمولی سی بھی کمی کیے بغیر برابر کے ثواب کا حقدار ہے"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۲۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

خرچ کی جانے والی دولت میں سب سے زیادہ فضیلت والی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ:" اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى اَصْحَابِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ "۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" آدمی کے خرچ کردہ مال و دولت میں سب سے زیادہ فضیلت (اجر و ثواب) والی اس کا اہل و عیال پر، اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) تیار کیے جانے والے گھوڑے پر اور اللہ کی راہ (جہاد) میں مصروف احباب پر خرچ کردہ مال و دولت ہے"

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۳۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی خاطر گھوڑا پالنے کا ثواب

عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ :" مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَالَجَ عَلَفَهُ بِيَدِهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ "۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کسی نے اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑا پال کر اسے چارہ ودانہ خود کھلایا تو اس کے لیے ہر دانے کے

بدلے ایک حسنہ (ثواب) ہے"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۵۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

گھوڑے کے ساتھ جہاد کرنے والے کا حصہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: " جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَیْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت میں سے) گھوڑے کے لیے دو حصے اور اس کے مالک کے لیے ایک حصہ مقرر فرمایا (یوں سوار کے لیے تین حصے ہوئے)۔

(یہ حدیث بخاری (۲۸۶۳) نے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) گھوڑا باندھنے والے کا صلہ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: " اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِی نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ .اَلْخَیْلُ لِثَلَاثَةٍ: هِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَهِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ ،وَهِیَ عَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ .فَاَمَّا الَّذِی هِیَ لَهُ اَجْرٌ فَالَّذِی یَتَّخِذُهَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُعِدُّهَا لَهُ هِیَ لَهُ اَجْرٌ لَا یُغَیِّبُ فِی بُطُوْنِهَا شَیْئًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرًا ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خیر (بھلائی) قیامت تک کے لیے گھوڑوں کی پیشانیوں میں معلق ہے گھوڑے تین طرح سے ہیں ایک آدمی کے لیے (باعث) اجر، دوسرے بعض کے لیے پردہ پوش اور تیسرے بعض کے لیے وبال ہیں پس اس شخص کے لیے گھوڑا اجر ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد) کے

لیے رکھتا ہے اور اسے (جہاد) کے لیے تیار کرتا ہے تو یہ (گھوڑا اس کے لیے باعث اجر و ثواب ہے وہ (گھوڑے) اپنے پیٹوں میں جو (دانہ، چارہ وغیرہ) ڈالتے ہیں اللہ اس (شخص) کے لیے (اس کے بدلے میں بھی) اجر لکھتا ہے"

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۳۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

تین آدمیوں سے اللہ کی مدد کا وعدہ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : " ثَلَاثَةٌ کُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُ،اَلْغَازِی فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِی یُرِیْدُ الاَدَاءَ ،وَالنَّاکِحُ الَّذِی یُرِیْدُ التَّعَفُّفَ" .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" ان تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ کے ذمے ہے (ایک) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا غازی (دوسرا) وہ مکاتب (ایسا غلام جو آزادی کے لیے) رقم ادا کرنا چاہتا ہو (تیسرا) جو زنا سے محفوظ رہنے کے لیے نکاح کرنے والا ہو"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۰۴۱) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

جہاد میں زخمی ہونے والا حشر کے روز اسی زخم لیکن مشک کی خوشبو بکھیرتا ہوا اٹھے گا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :" وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ،وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُکْلَمُ فِی سَبِیْلِهِ،اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ

وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جس کسی کو اللہ کی راہ (جہاد) میں کوئی زخم لگتا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے قیامت کے دن (وہ زخمی یا زخموں کی وجہ سے شہید مجاہد اسی زخمی حالت میں) آئے گا، (کہ اس کے زخموں سے) سرخ رنگین خون بہہ رہا ہوگا لیکن ان سے مشک کی خوشبو آ رہی ہوگی"

(یہ حدیث بخاری (۲۸۰۳) نے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں جاگنے والی آنکھ کے لیے ثواب

عَنْ اَبِی رَیْحَانَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: "حُرِّمَتْ عَیْنٌ عَلَی النَّارِ سَهِرَتْ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ (جہاد) میں جاگنے والی آنکھ جہنم کی آگ پر حرام ٹھہرا دی گئی ہے"۔

(یہ حدیث نسائی (۲۹۲۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں جس کے بال سفید (خواہ ایک ہی) ہوں

عَنْ کَعْبِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ شَابَ شَیْبَةً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَهُ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کسی کا اسلام میں (خواہ) ایک بال سفید ہوا یہ سفیدی اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۶۳۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ (جہاد) میں سفید ہونے والا بال نور ہوگا

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: " مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کسی کا اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک بال بھی سفید ہوا وہ (سفید بال) قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا".

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۳۵) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں گرد آلود ہونے والے کی فضیلت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :"لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے خوف سے رونے والا آدمی، تھنوں میں دودھ کی واپسی تک جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا (جس طرح دودھ واپس نہیں جائے گا اس طرح یہ جہنم میں ہرگز نہیں جائے گا) اور اللہ کی راہ (جہاد) میں (غازیوں کو پہنچنے والا) گرد و غبار اور جہنم کا دھواں ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۳۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اس مجاہد کے لیے اللہ کا صلہ جس کے قدم غبار آلود ہوں

عَنْ اَبِي عَبْسٍ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :"مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کے قدم اللہ کی راہ (جہاد) میں گرد آلود ہوں تو یہ قدم جہنم کی آگ پر حرام ہیں"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۳۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد میں اُجرت لینا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: " لِلْغَازِي اَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ وَاَجْرُ الْغَازِي " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "غازی کے لیے اس کا اجر ہے غازی کی ضرورتیں پوری کرنے والے کے لیے اپنا اور غازی (کے برابر) کا اجر ہے"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۲۰۳) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

لشکر کا مال غنیمت کے بغیر واپس آنا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :" مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيْمَةً اِلاَّ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِنَ الآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَاِنْ لَمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اگر (ان کے ہاتھ) مال غنیمت لگ جائے تو انہوں نے آخرت کے اجر میں سے دو تہائی اس دنیا میں پالیا ان کے اجر کا تیسرا حصہ آخرت کے لیے باقی رہا اور اگر مال غنیمت بالکل ہاتھ نہ لگا تو ان کا سارا اجر و ثواب آخرت میں باقی رہا"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۱۸۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد پر نہ جانے والوں کا جانے والوں کے برابر ثواب پانا

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ کَانَ فِیْ غَزَاۃٍ ،فَقَالَ :"اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِیْنَۃِ خَلْفَنَا مَا سَلَکْنَا شِعْبًا وَّلَا وَادِیًا اِلَّا وَھُمْ مَعَنَا فِیْہِ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ".

نبی علیہ الصلاۃ والسلام غزوہ (تبوک) میں تھے کہ آپؐ نے (مدینہ میں پیچھے رہنے والے معذور صحابہ کو یاد کرتے ہوئے) فرمایا "ہمارے پیچھے مدینہ میں ایک گروہ ایسا ہے کہ ہم جس گھاٹی یا وادی میں سے گزریں تو وہ (ثواب میں) ہمارے ساتھ ہونگے کیونکہ انہیں عذر نے روک رکھا ہے"۔

(یہ حدیث بخاری (۲۸۳۹) نے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں غازیوں کی خدمت کرنے کا ثواب

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِیِّ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ :اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ ؟قَالَ :"خِدْمَۃُ عَبْدٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ، اَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ ، اَوْ طَرُوْقَۃُ فَحْلٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا صدقہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: "اللہ کی راہ (جہاد) میں (غازی کی) خدمت کے لیے غلام دینا، یا خیمہ کا سایہ (مہیا کرنا)، یا جوان اونٹنی (یعنی سواری) اللہ کی راہ (جہاد) کے لیے (میسر کرنا)۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۶۲۷) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

مجاہد کے اہل و عیال کی خدمت کرنے کا صلہ

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ،بَعَثَ اِلٰی بَنِی لَحْیَانَ وَقَالَ :" لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ" .ثُمَّ قَالَ :" لِلْقَاعِدِ اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِی اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ بِخَیْرٍ ، کَانَ لَہٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف (ایک لشکر) بھیجتے ہوئے فرمایا" ہر دو مردوں میں ایک جہاد پر نکلے" پھر آپؐ نے (عذر کی بناء پر) بیٹھ رہنے (پیچھے رہنے) والوں سے فرمایا" تم میں سے جو کوئی جہاد پر جانے والے کے اہل و عیال کے ساتھ خیر کا معاملہ کرے گا تو اسکے لیے جہاد پر جانے والے کے نصف اجر کے برابر (صلہ) ہے"۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۲۱۹۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مجاہد اور اس کے اہل و عیال کی مدد کرنے کا ثواب

عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ :" مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی تیاری (سفر و لڑائی کے ضروری سامان میں مدد) کی وہ بھی جہاد (کرنے والے کی طرح ثواب حاصل) کرتا ہے۔ اور اسی طرح جس نے اللہ کی راہ میں (جہاد) کرنے والے (کی واپسی تک اس) کے اہل و عیال کے ساتھ

خیر وعافیت (کے ساتھ اشیاء کی فراہمی اور دیکھ بھال کا معاملہ کیا تو اس نے بھی جہاد (کرنے والے کی طرح ثواب کے اعتبار سے جہاد) کیا۔

(یہ حدیث بخاری (۲۸۴۳) نے روایت کی ہے)

عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :" اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "افضل ترین صدقہ اللہ کی راہ (جہاد میں مجاہدین کو) خیمہ کے سایہ (کا بندوبست کرنا) یا مجاہد فی سبیل اللہ کو خادم مہیا کرنا یا اللہ کی راہ (جہاد) میں جوان اونٹنی (سواری) عطا کرنا ہے"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۲۸) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے کے صلہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ ،يَوْمَ اُحُدٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :"يَا جَابِرُ! اَلاَ اُخبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِاَبِيْكَ "قُلْتُ :بَلٰى. قَالَ :"مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا اِلاَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا. فَقَالَ :يَا عَبْدِی !تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ.قَالَ :يَا رَبِّ ! تُحْيِيْنِي فَاُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً .قَالَ :اِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي "اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لاَ يُرْجَعُوْنَ "قَالَ :يَا رَبِّ !فَاَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي . فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الآيَةَ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾ الآيَةَ كُلَّهَا.

غزوہ احد کے روز جب (حضرت جابرؓ کے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرامؓ شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے جابر! اللہ عزوجل نے تیرے باپ سے جو بات کی ہے اس کی تجھے خبر نہ دوں؟" حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، بیان کریں۔ آپؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے بلا حجاب (کسی شہید سے بھی) قطعاً آج تک گفتگو نہیں کی ہے۔ لیکن تیرے باپ سے بلا حجاب اور براہ راست بات کی ہے اور فرمایا اے میرے (پیارے) بندے! مجھ سے انعام واکرام مانگ، تجھے عطا کروں گا۔ اس پر (تیرے باپ نے) کہا: اے میرے رب! (میری آرزو یہ ہے) مجھے زندگی عطا فرما (دوبارہ دنیا میں بھیج) اور میں تیری خاطر دوبارہ شہید ہوں۔ اللہ نے فرمایا "انسانوں کو دوبارہ دنیا میں نہ بھیجنے کا حکم بلا شبہ میری طرف سے پہلے سے جاری ہو چکا ہے۔ (تب میرے باپ نے) کہا اے میرے رب! تب ہمارے معاملے سے پیچھے رہ جانے والوں کو آگاہ فرما دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مردہ نہ سمجھو...." آخیر آیت تک

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۵۸) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

شہداء کا اللہ کے ہاں مقام ومرتبہ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: "اَلشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ، رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذَاكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا" وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ، فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ، اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. قَالَ:

" وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ، فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ .وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلاً صَالِحًا وَ آخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ ،فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ .وَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ ،فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"شہداء چار (قسم کے) ہیں۔ایک دشمن سے مقابلہ ہونے پر مارے جانے تک اللہ کے بارے ایمان میں صادق نکلنے والا مومن ہے اس کی طرف قیامت کے روز لوگ یوں نظریں اٹھائیں گے۔اور یہاں تک سر اٹھایا کہ ٹوپی گر گئی راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ اوپر والے راوی نے آپؐ کی ٹوپی یا حضرت عمرؓ کی ٹوپی مراد لی تھی۔دوسرا وہ اچھے ایمان والا مرد مومن جس کا دشمن سے مقابلہ ہوا اور اس کی جلد کو کیکر (یا ببول) جیسے کانٹے سے مارا گیا اور اس کمتر درے بزدلی دکھلائی کہ کسی نامعلوم کا تیر اسے لگا اور وہ مارا گیا تو وہ دوسرے درجے کا شہید ہے۔ تیسرا وہ مومن ہے جس نے نیک وبد عمل خلط ملط کر ڈالے لیکن دشمن سے مقابلے پر اس نے بھی اللہ پر ایمان کو سچ کر دکھایا حتی کہ مار ڈالا گیا تو یہ تیسرے درجے پر ہے۔اور چوتھا وہ مومن آدمی جس نے اپنی ذات پر گناہوں کی وجہ سے زیادتی کی لیکن دشمن سے مقابلے پر اللہ پر ایمان کو سچ کر دکھایا حتی کہ قتل کر دیا گیا تو یہ (شہداء میں سے) چوتھے درجہ میں ہے"۔

(یہ حدیث ضعیف ترمذی (۲۷۹) پر ہے۔جبکہ امام ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے)

شہادت کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ:" مَا مِنْ عَبْدٍ یَمُوْتُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا ،وَاَنَّ لَہُ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اِلاَّ الشَّھِیْدُ لِمَا یَرَی مِنْ فَضْلِ الشَّھَادَۃِ ،فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ مَرَّۃً اُخْرَی".

نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا"کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ مرے اور اللہ کے ہاں اس کے لیے خیر و برکت ہو اور وہ دینا کی طرف لوٹنا پسند کرے ۔ جبکہ (وہاں) اس کے پاس دنیا ومافیہا (سے بڑھ کر) ہے صرف شہید اس سے مستثنی ہے جو کہ شہادت کی فضیلت دیکھتا ہے اور دنیا میں دوبارہ جا کر قتل ہونا پسند کرتا ہے"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۶۴۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مجاہد کا معاملہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ :"یَعْنِی یَقُوْلُ اللّٰہُ: الْمُجَاھِدُ فِی سَبِیْلِی ھُوَ عَلَیَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُہٗ اَوْرَثْتُہُ الْجَنَّۃَ ،وَاِنْ رَجَعْتُہٗ رَجَعْتُہٗ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَۃٍ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اللہ فرماتا ہے"میری خاطر جہاد کرنے والا میری ضمانت میں ہے اگر اس کی روح قبض کروں گا تو اسے جنت کا وارث ٹھہراؤں گا۔ اور اگر واپس (دنیا میں) بھیجوں گا تو اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ بھیجوں گا"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۲۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

شہداء کے لیے چھ باتیں

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ ،عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُلَهُ فِي اَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وِيُرَى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ ،وَيَجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الاَكْبَرِ ،وَيُحَلّٰى حُلَّةَ الاِيْمَانِ ،وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَ يُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِهِ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے ہاں شہید کے لیے چھ خصائل ہیں۔ پہلی بار ہی بہنے والے خون کے ساتھ گناہوں کی معافی، جنت میں اس کا مقام اسے دکھایا جانا، عذاب قبر سے محفوظ رکھنا، (حشر کے دن) بڑی گھبراہٹ سے بچانا، ایمان کا جوڑا پہنایا جانا، حور عین (خوبصورت حور) سے نکاح اور (آخرت میں) اپنے رشتہ داروں میں سے ستر (مسلمانوں) کے حق میں سفارش کا حق ملتا ہے"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۵۷) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

پہرہ دیتے ہوئے شہید ہونے والے کی فضیلت

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ :"كُلُّ مَيِّتٍ يَخْتِمُ عَلَى عَمَلِهِ اِلاَّ الَّذِى مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَاْمَنُ فِتْنَةِ الْقَبْرِ " وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :"الْمُجَاهِدُ مَنْ جَهَدَ نَفْسَهُ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر مرنے والے کا دفتر عمل لپیٹ دیا جاتا ہے صرف اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا اس سے مستثنی ہے کیونکہ اس سے اعمال میں قیامت تک کے لیے اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ عذاب قبر سے محفوظ رکھا جاتا ہے" نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجاہد اپنے نفس کے خلاف جہاد (مجادلہ) کرنے والا ہے"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۲۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں مارا جانا بعض حقوق کے علاوہ تمام خطاؤں کا کفارہ ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اَلْقَتْلُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ "فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ :اِلاَّ الدَّيْنَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : "اِلاَّ الدَّيْنَ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں مارا جانا تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اس پر جبرائیل نے کہا سوائے قرض کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کہا. سوائے قرض کے۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۴۰) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

مقروض شہید ہونے والا

عَنْ اَبِى قَتَادَةَ اَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْ لِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ :"اَنَّ الْجِهَادَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ" فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ

قُتِلْتُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرَ عَنِّی خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ". ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :"کَیْفَ قُلْتَ ؟" قَالَ: اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَیُکَفِّرُ عَنِّی خَطَایَایَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :" نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلاَّ الدَّیْنَ ، فَاِنَّ جِبْرَائِیْلَ قَالَ لِی ذٰلِکَ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ انکے (صحابہ کرام کے) درمیان وعظ کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ کی راہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان کو افضل اعمال ہونا بیان فرمایا۔ اسی اثناء میں ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اللہ کی راہ (جہاد) میں مارا جاؤں تو میری خطاؤں کے کفارہ (ہو جانے) کے بارے آپ کیا فرماتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں بشر طیکہ تو اللہ کی راہ میں مارا جائے نیز تو صبر اور ثواب کی طلب کے ساتھ آگے بڑھنے والا ہو نہ کہ پیچھے بیٹھنے والا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "تو نے کیا کہا تھا؟" اس شخص نے (سوال دہراتے ہوئے کہا) اے اللہ کے رسول! اگر میں اللہ کی راہ (جہاد) میں مارا جاؤں تو میری خطاؤں کے کفارہ (ہو جانے) کے بارے آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں! بشر طیکہ تو اللہ کی راہ میں اس حال میں مارا جائے کہ تو صبر اور ثواب کی طلب کے ساتھ آگے بڑھنے والا ہو نہ کہ پیچھے ہٹنے والا، لیکن قرض اس سے مستثنیٰ (یعنی خطاؤں میں سے قرض کی معافی نہیں) ہے کیونکہ جبرائیل

نے مجھے یہ بتایا ہے"۔

(یہ حدیث ترمذی (۱۳۹۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

شہید کو شہادت کے وقت پہنچنے والی تکلیف

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

" مَا یَجِدُ الشَّهِیْدُ مِنَ الْقَتْلِ اِلاَّ کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ مِنَ الْقَرْصَةِ "۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" شہید کو مرتے وقت (درد یوں) محسوس ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے (بالکل تھوڑی سی درد) محسوس ہوتی ہے"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۶۰) نے حسن صحیح سند سے روایت کی ہے)

اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کی روحیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، فِی قَوْلِهٖ ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ﴾ قَالَ: اَمَا اِنَّا سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ:" اَرْوَاحُهُمْ کَطَیْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ فِی اَیِّهَا شَاءَتْ . مَّ تَاْوِی اِلَی قَنَادِیْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَبَیْنَمَا هُمْ کَذٰلِكِ اِذِ اطَّلَعَ لَیْهِمْ رَبُّكَ اطِّلاَعَةً .فَیَقُوْلُ سَلُوْنِی مَا شِئْتُمْ .قَالُوْا :رَبَّنَا اَوَمَا ذَا ْاَلُكَ وَنَحْنُ نَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ فِی اَیِّهَا شِئْنَا ؟فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لاَ کُوْنَ مِنْ اَنْ یَسْاَلُوْا ،قَالُوْا :نَسْاَلُكَ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِی اَجْسَادِنَا ی الدُّنْیَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِی سَبِیْلِكَ فَلَمَّا رَاٰی اَنَّهُمْ لاَ یَسْاَلُوْنَ اِلاَّ ذٰلِكَ تُرِکُوْا"۔

صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت ﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ کے بارے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا "ان کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پھرتی ہیں پھر عرش (الٰہی) سے معلق قندیلوں کی طرف پلٹتی ہیں ان کی اس حالت میں تیرے رب نے ان پر جھانکا اور فرمایا مجھ سے مانگو جو تم چاہتے ہو ان (روحوں) نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے کیا مانگیں ؟ جنت میں جہاں چاہیں کھاتی پھرتی ہیں۔ جب انہوں نے جانا کہ کچھ مانگے بغیر وہ نہیں چھوڑے جائیں گے تو انہوں نے کہا (اے ہمارے رب!) تیری راہ میں (ایک دفعہ پھر) شہید ہونے کی خاطر اپنی روحوں کو اجسام میں لوٹائے جانے کے ساتھ دنیا میں بھیجنے کی آرزو ہے۔ اللہ نے انکو اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگتے ہوئے دیکھ کر ان کو اسی حال پر چھوڑ دیا"۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۵۹) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کرتے ہوئے جنت میں داخل ہونا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَضَرْتُ حَرْبًا، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: يَا نَفْسِي!

اَلاَ اَرَاكِ تَكْرَهِيْنَ الْجَنَّةْ   اَحْلِفُ بِاللّٰهِ لَتَنْزِلِنَّهْ

طَائِعَةً اَوْ لَتُكْرَهِنَّهْ

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں ایک لڑائی میں شامل تھا (نیز میں نے دیکھا کہ) حضرت عبداللہ بن رواحہؓ (اپنے آپ سے) کہہ رہے

ہیں اے میرے نفس!

میں دیکھتا ہوں تو جنت میں (لے جانے والے جہاد سے) خوش نہیں ہے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تو یا اطاعت گزار (مطیع ہو کر) جہاد کرتے ہوئے مطلقا جنت میں جائے گا یا بلاشبہ اس پر مجبور کیا جائے گا۔ (بہر حال تجھے جہاد کے ذریعے ضرور جنت میں لے جا کر چھوڑوں گا)۔

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۲۵۲) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

صرف ایک عمل یعنی جہاد کے ذریعے جنت میں جانے والے عمرو بن ثابتؓ

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ؟ قَالَ: "اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ" فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "عَمِلَ قَلِیْلاً وَاُجِرَ کَثِیْرًا".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ احد میں ایک آدمی زرہ پوش حالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول! میں پہلے جہاد کروں یا اسلام لاؤں؟ آپؐ نے فرمایا "(پہلے) مسلمان ہو (جاؤ)، پھر جہاد کرو"۔ وہ فوراً مسلمان ہو گیا پھر جہاد کیا اور آخر شہید ہو گیا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمل تو تھوڑا کیا لیکن اجر بہت زیادہ پا گیا"۔

(یہ حدیث بخاری (۲۸۰۸) نے روایت کی ہے)

شہید کی سفارش قبول ہونا

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ و سَلَّمَ :" یُشَفَّعُ الشَّھِیْدُ فِی سَبْعِیْنَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ " .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر (مسلمان افراد) کی (اللہ کے ہاں) سفارش کرے گا" (اور ان شاء اللہ اس کی سفارش مقبول ٹھہرے گی) .

(یہ حدیث ابو داؤد (۲۲۰۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

ترک جہاد کی سزا

کے بارے

آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ

جہاد نہ کرنے کی سزا بیان کرنے والی آیات قرآنیہ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِیْعُوْا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَاسِرِیْنَ ﴿﴾ بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ ﴿﴾ [۳:آل عمران:۱۴۹۔۱۵۰]

اے ایمان والو! اگر تم کافروں کی باتیں مانو گے تو وہ تمہیں ایڑیوں کے بل پلٹا دیں گے (یعنی تمہیں مرتد بنا دیں گے) پھر تم نامراد ہو جاؤ گے بلکہ اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔

اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْہُ شَیْئًا وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿﴾ [۹:التوبۃ:۳۹]

اگر تم نے کوچ نہ کیا تو تمہیں اللہ تعالیٰ دردناک سزا دے گا اور تمہارے سوا اور لوگوں کو بدل دے گا تم اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَجَاھِدُوْا مَعَ رَسُوْلِہِ اسْتَاْذَنَکَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْھُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَکُنْ مَّعَ الْقٰعِدِیْنَ ﴿﴾

[۹ :التوبۃ:۸۶]

جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ مل کر جہاد کرو تو ان میں سے دولتمندوں کا ایک طبقہ آپؐ کے پاس آکر یہ کہہ کر رخصت لے لیتا ہے کہ ہمیں تو بیٹھے رہنے والوں میں ہی چھوڑ دیجئے۔

رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَفْقَهُوْنَ﴿﴾ [۹: التوبة : ۸۷]

یہ تو خانہ نشین عورتوں کا ساتھ دینے پر ریجھ گئے اور ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی ہے اب وہ کچھ سمجھ عقل نہیں رکھتے۔

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَ عَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ نِاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ﴿﴾

[۹: التوبة : ۲٤]

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جو تم پسند کرتے ہو اگر تمہیں یہ اللہ سے اور اُس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی عزیز ہیں تو تم اللہ کے حکم سے عذاب کے آنے کا انتظار کرو۔ اللہ تعالی فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

سَیَقُوْلُ لَکَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْلَنَا یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا اِنْ اَرَادَ بِکُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ نَفْعًا بَلْ کَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا﴿﴾بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

اِلٰی اَھْلِیْھِمْ اَبَدًا وَّ زُیِّنَ ذٰلِکَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَ کُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا﴿ [۴۸: الفتح: ۱۱، ۱۲]

لوگ پیچھے جو چھوڑ دیے گئے تھے وہ اب تجھ سے کہیں گے کہ ہم اپنے مال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے پس آپؐ ہمارے لئے مغفرت طلب کریں یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے آپؐ جواب دے دیجئے کہ تمہارے لیے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا بھی اختیار کون رکھتا ہے اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو، یا تمہیں کوئی نفع دینا چاہیں تو۔ بلکہ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خوب باخبر ہے۔ نہیں بلکہ تم نے تو یہ گمان کر رکھا تھا کہ پیغمبر اور مسلمانوں کا اپنے گھروں کی طرف لوٹ آنا قطعاً ناممکن ہے۔ اور یہی خیال تمہارے دلوں میں رچ بس گیا تھا اور تم نے برا گمان کر رکھا تھا دراصل تم لوگ ہو ہی ہلاکت والے۔

قُلْ لِلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَھُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِکُمُ اللّٰہُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا کَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا﴿ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَمَنْ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبْہُ عَذَابًا اَلِیْمًا﴿ [۶۸: الفتح: ۱۶-۱۷]

آپ پیچھے رہے ہوئے بدوئوں کو کہہ دو کہ عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ پس اگر تم اطاعت

کروگے تو اللہ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا۔ اور اگر تم نے منہ پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم منہ پھیر چکے ہو تو تمہیں دردناک عذاب دے گا اندھے پر کوئی حرج نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اسے اللہ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے درختوں تلے چشمے جاری ہیں اور جو منہ پھیرے اسے دردناک سزا کرے گا۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴿﴾

[۹:التوبة:۹۰]

بادیہ نشینوں میں سے عذر والے لوگ حاضر ہوئے کہ انہیں رخصت دے دی جائے اور وہ بیٹھ رہے جنہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے جھوٹی باتیں بنائی تھیں اب تو ان میں سے جتنے کفار ہیں انہیں دکھ دینے والی مار پہنچ کر رہے گی۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاَوْلٰى لَهُمْ﴿﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ﴿﴾ [۴۷:محمد:۲۰-۲۱]

اور جو لوگ ایمان لائے وہ کہتے ہیں کوئی سورت کیوں نہیں نازل کی گئی پھر جب کوئی صاف مطلب والی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں جہاد کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپؐ دیکھتے ہیں کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے وہ آپؐ کی

طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے اس شخص کی نظر ہوتی ہے جس پر موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ پس بہت بہتر تھا ان کے لیے فرمان کا بجالانا اور اچھی بات کا کہنا پھر جب کوئی مقرر ہو جائے تو اگر اللہ سے سچے رہیں تو ان کے لیے بہتری ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۝

[٢٤:النور:٥٣]

بڑی پختگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ آپ کا حکم ہوتے ہی نکل کھڑے ہونگے کہہ دیجیے کہ بس قسمیں نہ کھاؤ تمہاری اطاعت کی حقیقت معلوم ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ۝فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّ لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ۝

[٩:التوبة:٨١-٨٢]

پیچھے رہ جانے والے لوگ رسول اللہ کے خلاف اپنے بیٹھے رہنے پر خوش ہیں انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جانوں سے جہاد کرنا ناپسند کر رکھا ہے اور انہوں

نے کہہ دیا ہے کہ اس گرمی میں مت نکلو کہہ دیجئے کہ دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہے
کاش وہ سمجھتے ہوتے۔ پس انہیں چاہیے کہ بہت کم ہنسیں اور بہت زیادہ روئیں بدلے میں
اس کے جو یہ کرتے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ آپ کو انکی کسی جماعت کی طرف لوٹا کر واپس لے
آئے پھر یہ آپ سے میدان جنگ میں نکلنے کی اجازت طلب کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم
میرے ساتھ ہرگز نہیں چل سکتے اور نہ میرے ساتھ دشمنوں سے لڑائی کر سکتے ہو۔ تم نے
پہلی دفعہ ہی بیٹھے رہنے کو پسند کیا تھا پس تم پیچھے رہ جانے والوں میں ہی بیٹھے رہو۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ
النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ
لَوْ لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ
وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ قُلْ كُلٌّ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ فَمَا لِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿﴾

[٤: النساء: ٧٧-٧٨]

کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے
رکھو اور نمازیں پڑھتے رہو اور زکوۃ ادا کرتے رہو پھر جب انہیں جہاد کا حکم دیا گیا تو
اسی وقت ان کی ایک جماعت لوگوں سے اس قدر ڈرنے لگی جیسے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو
بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے اے ہمارے رب! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض

کردیا؟ کیوں ہمیں تھوڑی سی زندگی اور نہ جینے دی۔ آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کی سود مندی تو بہت کم ہے اور پرہیزگاروں کے لیے تو آخرت ہی بہتر ہے۔ اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ستم روا نہ رکھا جائے گا تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پکڑ لے گی گو تم مضبوط برجوں میں ہو۔ اور اگر انہیں کوئی بھلائی ملتی ہے تو کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے انہیں کہہ دو کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے انہیں کیا ہو گیا ہے کہ کوئی بات سمجھنے کے قریب نہیں۔

اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ وَاِنْ کَانَ لِلْکَافِرِیْنَ نَصِیْبٌ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ وَنَمْنَعْکُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلاً﴿﴾ [٤: النساء: ١٤١]

یہ لوگ تمہارے انجام کار کا انتظار کرتے رہتے ہیں پھر اگر تمہیں اللہ فتح دے تو یہ کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھی نہیں۔ اور اگر کافروں کو تھوڑا سا غلبہ مل جائے تو ان سے کہتے ہیں ہم تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہ بچایا تھا؟ پس قیامت میں خود اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ ہرگز راہ نہ دے گا۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْکُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَھُمْ کُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَی الْفِتْنَةِ اُرْکِسُوْا فِیْھَا فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْکُمْ وَیُلْقُوْٓا اِلَیْکُمُ

السَّلَمَ وَيَكُفُّوْا اَيْدِيَهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِيْنًا﴿﴾ [٤: النساء:٩١]

تم کچھ اور لوگوں کو ایسا بھی پاؤ گے جن کی (بظاہر) چاہت ہے کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (لیکن) جب کبھی فتنہ انگیزی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تو اوندھے منہ اس میں ڈال دیے جاتے ہیں پس اگر یہ تم لوگوں سے کنارہ کشی نہ کریں اور تم سے صلح کی سلسلہ جنبانی نہ کریں اور اپنے ہاتھ نہ روک لیں تو انہیں پکڑو اور مارو جہاں کہیں بھی پالو یہی وہ ہیں جن پر ہم نے تمہیں ظاہر حجت عنائت فرمائی ہے۔

وَلاَ تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ﴿﴾

[٨: الانفال:٤٧]

ان لوگوں جیسے نہ ہو جو اتراتے ہوئے اور لوگوں میں خود نمائی کرتے ہوئے اپنے شہروں سے چلے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اسے گھیر لینے والا ہے۔

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴿﴾وَلَوْ تَرٰى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴿﴾ [٨: الانفال:٤٩-٥٠]

جب کہ منافق کہہ رہے تھے اور وہ بھی جن کے دلوں میں روگ تھا کہ

انہیں تو ان کے دین نے مست بنا دیا ہے جو بھی اللہ پر بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ بلا شک وشبہ غلبے والا اور حکمت والا ہے۔ کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور کمروں پر مار مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) تم جلنے کا عذاب چکھو۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴿﴾ [٩: التوبة:٤٢]

اگر جلد ہونے والا مال واسباب ہوتا اور ہلکا سا سفر ہوتا تو یہ ضرور آپ کے پیچھے ہو لیتے لیکن ان پر تو دوری اور دراز کی مشکل پڑ گئی۔ اب تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے اگر ہم میں قوت و طاقت ہوتی تو ہم یقیناً آپ کے ساتھ نکلتے۔ یہ اپنی جانوں کو خود ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں ان کے جھوٹے ہونے کا سچا علم اللہ ہی کو ہے۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ﴿﴾ [٩: التوبة:٤٦]

اگر ان کا ارادہ جہاد کے لیے نکلنے کا ہوتا تو یہ سفر کے لیے سامان کی تیاری کر رکھتے لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا پسند ہی نہ تھا اس لیے انہیں حرکت ہی سے روک دیا اور کہہ دیا گیا کہ تم تو بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ

اللّٰهُ عَلَیَّ اِذْ لَمْ اَکُنْ مَّعَهُمْ شَهِیْدًا﴿﴾ وَلَئِنْ اَصَابَکُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَیَقُوْلَنَّ کَاَنْ لَّمْ تَکُنْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ یّٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا﴿﴾ [٤: النساء:٧٢-٧٣]

اور یقیناً تم میں بعض وہ بھی ہیں جو پس و پیش کرتے ہیں پھر اگر تمہیں کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا اور اگر تمہیں اللہ تعالی کا کوئی فضل مل جائے تو، اس طرح کہ تم میں اور ان میں دوستی تھی ہی نہیں، کہتے ہیں کہ کاش میں بھی ان کے ہمراہ ہوتا تو بڑی کامیابی کو پہنچتا۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ کُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ﴿﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْکُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ﴿﴾ [٩: التوبة:٦٥-٦٦]

اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے کہہ دیجیے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی بول کے لیے رہ گئے ہیں۔ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہو گئے ہو اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کر لیں تو کچھ لوگوں کو انکے جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ

بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ﴿﴾قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿﴾وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ﴿﴾ [۹: التوبة:۵۲ ـ ۵۴]

کہہ دیجئے کہ تم ہمارے بارے میں جس چیز کا انتظار کر رہے ہو وہ دو بھلائیوں میں سے ایک ہے۔ اور ہم تمھارے حق میں اس کا انتظار کرتے ہیں کہ یا تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے کوئی سزا دے یا پھر ہمارے ہاتھوں سے۔ پس ایک طرف تم انتظار کرتے رہو دوسری جانب تمھارے ساتھ ہم بھی منتظر ہیں۔ کہہ دیجئے کہ تم خوشی یا ناخوشی کسی طرح بھی خرچ کرو قبول تو ہر گز نہ کیا جائے گا۔ اور یقیناً تم بے حکم لوگ ہو کوئی سبب ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا نہیں کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور بڑی کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں اور برے دل ہی سے ہی خرچ کرتے ہیں۔

ترک جہاد کی سزا بیان کرنے والی احادیث صحیحہ

ترک جہاد کا برا انجام

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُوَ لَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةِ نِفَاقٍ".

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو کوئی جہاد یا جہاد کی نیت کیے بغیر مرا تو جہاد سے جان چھڑانے یا پیچھے رہ جانے والے منافقوں کی سے موت مرا".

(یہ حدیث نسائی (۲۹۰۱) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کو چھوڑنے والوں کا ذلیل ہونا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ، وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ ، وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ ، سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلاًّ لاَ يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوْا اِلَى دِيْنِكُمْ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"ادھار پہ مہنگا مال بیچ کر، نقد پیشگی کے ساتھ سستا واپس لینے کی شکل میں خرید و فروخت کرنے، جہاد کو ترک کر کے بیلوں کی دُمیں پکڑنے، کھیتی باڑی پر راضی ہو جانے کے وقت، اللہ تم پر ایسی پریشانی مسلط کر دے گا کہ اپنے دین (جہاد) کی طرف واپس پلٹے بغیر اس ذلت سے چھٹکارا نہیں ہو گا"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۲۹۵۶) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

تیر اندازی ترک کرنے والے کے بارے حکم

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " مَنْ تَعَلَّمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ ، فَقَدْ عَصَانِي".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ (بھلا) دیا تو اس نے میری نافرمانی کی"

(یہ حدیث ابن ماجہ (۲۸۱۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد کے بغیر مرنے والا، نفاق پر مرتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو (آدمی) جہاد پر نکلے اور دل میں (جہاد کی) نیت کیے بغیر مرا، تو اس کی موت منافقت کی شاخ پر ہوئی"۔

(یہ حدیث ابوداود (۲۱۸۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)

جہاد پر نہ نکلنے والے کا ہلاکت سے دوچار ہونا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ".

قَالَ يَزِيْدُ ابْنُ عَبْدِ رَبِّهِ فِي حَدِيْثِهِ : " قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ "

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جو کوئی جہاد پر نہ نکلے، کسی غازی کی تیاری بھی نہ کروائے اور نہ کسی غازی کے پیچھے اس کے اہل وعیال کی خیر وعافیت کی نگہداشت کرے، تو اللہ اسے ہلاکت سے دوچار کرنے والی آفت

میں مبتلا کر دے گا "۔

یزید ابن عبدربہ نے اپنی روایت میں "قیامت کے دن سے پہلے ایک بڑی ہلاکت آمیز آفت" کہا ہے۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۲۱۸۵) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

صاحب طاقت ہونے کے باوجود برائی سے نہ روکنے کا وبال

عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِي قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُوْنَ عَلَى اَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلاَ يُغَيِّرُوا اِلاَّ اَصَابَهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَمُوْتُوا ".

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی کسی (ایسی) قوم میں ہو (کہ) وہاں پر معصیت و نافرمانی (برائی و گناہ) کے کام (ہوتے) ہوں (اور) وہ اسے روکنے کی طاقت کے باوجود نہ روکے، تو اللہ تعالیٰ اسے مرنے سے قبل عذاب سے دوچار کر دے گا"۔

(یہ حدیث ابو داؤد (۳۶۴۶) نے حسن سند سے روایت کی ہے)

اگر لوگوں کے درمیان کچھ نافرمان ہوں تو ان کے نافرمانی سے باز آنے تک، اللہ کا وہاں سب پر عذاب ہوتا ہے

عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ : قَالَ اَبُوبَكْرٍ بَعْدَ اَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ : يٰاَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّكُمْ تَقْرَؤُنَ هٰذِهِ الآيَةَ وَ تَضَعُوْنَهَا عَلَى غَيْرِ

مَوَاضِعِهَا . ﴿عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لاَ يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾
وَ اِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوالظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ ' وَ اِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى اَنْ يُغَيِّرُوا ثُمَّ لاَ يُغَيِّرُوا اِلاَّ يُوشِكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ ".

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اللہ تعالی کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا : اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو اور اسے غلط جگہ فٹ کرتے ہو۔ "اپنی جانوں کا دھیان کرو، اگر تم راہ راست پر آجاؤ تو کسی گمراہ کی کوئی گمراہی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکی۔

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے" لوگ ایک ظالم کو دیکھنے کے باوجود اگر اسے منع نہیں کرتے ہیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالی عمومی انداز میں ان پر عذاب مسلط کر دے"

نیز میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کسی قوم میں سے ایک معاصی کا ارتکاب ہوتا ہے اور اس نافرمانی کو ختم کرنے کی طاقت کے باوجود نہیں کرتے تو اللہ تعالی کا سب پر عذاب قریب ہے"۔

(یہ حدیث ابوداؤد (۴۳۴۴) نے صحیح سند سے روایت کی ہے)